Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم الحیوانات کے امام علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب حیاۃ الحیوان

اور علامہ قزوینی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب عجائب المخلوقات

کے

چیدہ چیدہ دلچسپ

اور مفید اقتباسات کا اُردو ترجمہ

جانوروں کی دُنیا

عجائب الحیوانات

اس کتاب میں جنگلی، برّی، ہوائی اور بحری جانوروں کے دلچسپ حالات اور ان کی پر لطف خصلتیں اور عادات درج ہیں علاوہ ازیں اُنہیں خواب میں دیکھنے کی جو تعبیر ہے اور وہ حلال ہیں یا حرام؟ ان دونوں باتوں کا بھی ساتھ ہی ذکر ہے، آخر کتاب میں مثنوی شریف کی جانوروں کی پُر لطف حکایات بھی درج ہیں۔

جامع سُلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب

ناشر

فاروقیہ بک ڈپو

422 مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی۔6

Ph.: 23266053, 23267199

نام کتاب : عجائب الحیوانات

مؤلف : سلطان الواعظین مولینا ابوالنور محمد بشیر صاحب

کمپوزنگ : گلوب کمپیوٹرز

سنہ طباعت : ۱۴۲۵ھ مطابق 2005ء

صفحات : 160

ناشر : فاروقیہ بک ڈپو

پروف ریڈنگ : محمد ہارون رشید اشرفی

قیمت : [illegible] روپیا

سید محمد امام الدین نادری [illegible]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ○

۸۶/۹۲ے

پہلی نظر

اسلام نے بڑی بڑی قابل قدر اور مایۂ ناز ہستیاں پیدا کی ہیں ان میں سے
دو نامور بزرگ حضرت علامہ کمال الدین دمیری اور امام زکریا بن محمد بن محمود قزوینی رحمۃ اللہ علیہما
بھی ہیں جن کی دو کتابیں ہیں۔ ''حیوۃ الحیوان'' اور ''عجائب المخلوقات'' علم الحیوانات میں
بے نظیر اور شاہکار ہیں اوّل الذکر کتاب علامہ دمیری کی ہے اور دوسری امام قزوینی کی۔
ان دونوں بزرگوں نے ان کتابوں میں جنگلی، برّی، ہوائی اور بحری جانوروں کی شکلیں
صورتیں اُن کی عادتیں ان کے رنگ ڈھنگ۔ ان کی طبعی مقتضیات اور جہاں جہاں وہ
پائے جاتے ہیں ان مقامات کا اس تحقیق و تفصیل سے ذکر کیا ہے کہ پڑھنے والے کے
سامنے گویا وہ جانور چلتے پھرتے نظر آنے لگتے ہیں اور پھر لطف یہ کہ جانوروں کے ذکر کے
ساتھ حسب موقع اسلامی تاریخ کے ایمان افروز واقعات کا بھی ذکر کر دیا ہے علاوہ ازیں
جس جانور کا ذکر شروع کیا ہے اس کی تفصیل کے بعد پھر اس کے اعضاء کے طبعی و طبّی خواص
کا بھی ذکر ہے۔ اور پھر اگر اس جانور کو خواب میں دیکھا جائے تو اس کی جو تعبیر ہے اس کا
بھی ذکر ہے۔ اور سب سے خوب تر یہ بات کہ وہ جانور حلال ہے یا حرام؟ اس کے متعلق
جو شرعی فیصلہ ہے آخر میں اس کو بھی بیان کر دیا ہے۔

میں نے ان سب باتوں کا ترجمہ کرنے کے بعد آخر میں ''ہمارا تبصرہ'' کے زیرِ
عنوان جانوروں کے متعلق بیان کردہ حالات سے آج کل کی روش کو بڑے لطیف پیرائے

اور ایک ایسے نئے انداز میں مطابق کر کے دکھایا ہے جو نئے زمانہ کی خرمستیاں اپنا لینے والوں کے لئے تازیانۂ عبرت بھی ہے اور جسے پڑھتے ہوئے بھی لطف آتا ہے۔

''حیوۃ الحیوان'' اور ''عجائب المخلوقات'' بڑی ضخیم کتابیں ہیں۔ ان دو ضخیم کتابوں میں سے چند ایک ہی دلچسپ اقتباس پیش کئے ہیں گویا اس دریا سے چند چلّو پیش کئے ہیں۔

ان دو کتابوں کے اقتباسات کے علاوہ آخر میں حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی شریف کی کچھ ایسی حکایتیں بھی درج کر دی ہیں جن کا تعلق جانوروں سے ہے یہ حکایتیں بجائے خود بڑی سبق آموز اور مفید ہے۔ جن میں جانورں کا ذکر ہے الغرض یہ مجموعہ اپنی طرز کا واحد مجموعہ ہے جسے پڑھ کر یقیناً آپ محظوظ ہوں گے۔

چونکہ حضرت انسان بھی ''حیوانات'' ہی میں سے ہیں امتیاز یہ ہے کہ یہ صفت نطق سے موصوف ہیں اور ''حیوان ناطق'' ہیں اس لئے علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے حیوانات کا ذکر کرتے ہوئے سب سے پہلے ''انسان'' ہی کا انتخاب فرمایا ہے۔ اور میں نے بھی اپنی اس کتاب کی ابتداء ''انسان'' ہی کے ذکر سے کی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ جو جو خوبیاں خدا نے انسان کو عطا فرمائی ہیں۔ اس قدر خوبیاں کسی دوسری مخلوق میں نہیں انسان پوری کائنات کی خوبیوں کا جامع ہے اور ساری کائنات گویا اسی ایک ''انسان'' کی تفصیل و تفسیر ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ انسان کو خدا تعالیٰ نے کس قدر جامع کمالات پیدا فرمایا ہے اور یہ اپنے اندر کیا کیا جوہر رکھتا ہے۔

لیجئے کتاب پڑھیئے اور لُطف اُٹھایئے

ابوالنّور محمد بشیر

فہرست

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ○

انسان

انسان اللہ تعالیٰ کی حسین وجمیل مخلوق ہے۔ چنانچہ خداتعالیٰ نے خود فرمایا۔ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ○ یعنی ہم نے انسان کو بڑی اچھی صورت پر بنایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق میں انسان ہی کو عظمت وکرامت اور شرافت عطا فرمائی ہے۔ اور اِسے ساری مخلوق سے خوبصورت اور بہترین ڈھانچے میں پیدا فرمایا ہے ہر جانور کو اللہ تعالیٰ نے جھکا ہوا پیدا کیا ہے اور انسان کو سیدھا پیدا کر کے اس کو سر بلندی عطا فرمائی ہے امام ابوبکر بن العربی المالکی فرماتے ہیں، ساری مخلوق میں انسان سے زیادہ خوبصورت کوئی مخلوق نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو حی .عالم. قادر. متکلم. سمیع. بصیر. مدبّر. حکیم ۔ بنایا ہے اور یہ سب صفتیں اللہ کی ہیں اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ :

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوۡرَتِهٖ یَعۡنِیۡ عَلٰی صِفَاتِهٖ

یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت یعنی اپنی صفات پر پیدا فرمایا ہے۔

چاند سے بھی زیادہ خوبصورت

خلیفہ منصور کے زمانہ میں ایک شخص کو اپنی بیوی سے بڑی محبت تھی اس نے ایک روز فرطِ محبت میں آ کر اپنی بیوی سے یوں کہہ دیا کہ تو اگر چاند سے زیادہ خوبصورت نہ ہو تو تجھ پر تین طلاق، بیوی نے اس سے پردہ کر لیا اور کہا کہ تو نے مجھے طلاق دے دی ہے۔ اب میں تمہارے سامنے نہیں ہو سکتی۔ خاوند بڑا حیران و پریشان ہوا کہ یہ میں کیا کہہ بیٹھا۔ اور اب کیا ہوگا۔ ساری رات وہ اسی فکر میں رہا اور صبح خلیفہ منصور کے پاس آیا اور اپنا قصہ بیان کر کے کہنے لگا کہ کوئی صورت نکالئے تا کہ میری بیوی پر طلاق واقع نہ ہو۔ خلیفہ نے علماء کو بلایا اور یہ مسئلہ دریافت کیا تو سب نے بتایا کہ عورت پر طلاق ہوگئی۔ مگر ایک فقیہ عالم نے

برعکس اس کے فتویٰ یہ دیا کہ طلاق واقع نہ ہوئی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے: -
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْم یعنی ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت پر بنایا ہے۔
تو اس ارشاد کے پیش نظر انسان چاند سے بھی زیادہ خوبصورت ہے۔ خلیفہ منصور اس جواب سے بہت خوش ہوا۔ اور خاوند کو اس کی بیوی کے پاس بھیج دیا۔

لطیفہ

ابن حطان خارجی بڑا بدشکل اور سیاہ رنگ کا تھا اور بیوی اس کی بڑی حسینہ وجمیلہ اور خوبصورت تھی۔ ایک روز اس کی خوبصورت بیوی نے اُسے دیکھا۔ تو اُسے کچھ عرصہ دیکھتی ہی رہی اور پھر کہنے لگی۔ الحمدللہ! خاوند نے پوچھا کہ یہ الحمدللہ کس بات پر کہا تو نے؟ بولی۔ اس بات پر کہ میں اور تم دونوں ہی جنت میں جائیں گے۔ اس نے پوچھا وہ کیسے؟ بولی اس لئے کہ تجھے میری جیسی خوبصورت بیوی ملی اور تو نے شکر کیا اور مجھے تیرے جیسا بدشکل شوہر ملا۔ تو میں نے صبر کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ صابر وشاکر دونوں ہی جنت میں جائیں گے۔

عجیب

تاریخ بغداد میں ہے کہ عضد الدولہ کے زمانہ میں ایک ترکی نوجوان کا نکاح ایک بڑی پارسا لڑکی سے ہوا دو سال کے بعد وہ نوجوان نکاح خواں کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ آپ نے جس لڑکی سے میرا نکاح پڑھایا تھا اس کے بطن سے میرا ایک لڑکا پیدا ہوا ہے مگر وہ مجھے میرا بچہ دکھاتی نہیں اور جب بھی میں نے اپنا بچہ دیکھنے کا اصرار کیا اس نے دکھانے سے انکار ہی کیا ہے۔ آپ اس کی ماں کو بلا کر پوچھیں کہ ایسا کیوں ہے؟ چنانچہ نکاح خواں نے اس لڑکی کی ماں کو بلایا اور پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے داماد کو اس کا بچہ نہیں دیکھنے دیتیں؟ وہ بولی بات دراصل یہ ہے کہ ہم ایک بڑی مشکل میں پڑ گئے ہیں۔ جو بچہ پیدا ہوا ہے وہ عجیب وغریب شکل کا ہے سر سے لے کر ناف تک تو اس کا رنگ سفید ہے اور ناف سے پاؤں تک بیحد کالا ہے ہم ڈرتی ہیں کہ اس کا باپ اُسے دیکھ کر خدا جانے کیا سمجھے اور کیا کہے۔ بس اسی باعث ہم نے آج تک اُسے بچہ نہیں دکھایا۔ نکاح خواں نے اس

نوجوان سے اصل حقیقت بیان کی تو وہ چیخا اور کہنے لگا وہ میرا ہی بیٹا ہے میرا ہی بیٹا ہے کیونکہ میرے دادا بھی بالکل اسی طرح کے تھے میں خوش ہوں اور مجھے کوئی شک وشبہ نہیں۔ یہ بات سن کر اس کی بیوی بھی خوش ہوگئی اور بچے کو اس کے والد کے سامنے کر دیا۔ (حیواۃ الحیوان ص ۲۸-۲۹، ج ۱)

علامہ قزوینی نے فرمایا کہ انسان اشرف الحیوانات اور خلاصۂ مخلوقات ہے اللہ تعالیٰ نے اسے بہترین شکل وصورت دی اسے کلام کرنا عطا فرمایا اور عقل دی۔ دماغ دیا اور اُسے اُونچے محل یعنی سر میں رکھا فکر وذکر اور حفظ کی زینت سے اُسے مزین کیا۔ جواہر عقلیہ کو اس پر مسلط کیا تا کہ نفس اسیر بنے اور عقل اس کی وزیر بنے۔ اُس کی قوتیں اُس کا لشکر اور اعضا اُس کے نوکر بنیں۔ بدن کو اس کی سلطنت کا محل بنایا اور حواس اس کے گویا اس سلطنت میں ہر وقت پھرنے والے جاسوس ہیں جو مخالف وموافق خبریں لالا کر نفس وحواس کے درمیان کے واسطہ حس مشترک کے سامنے پیش کر دیتے ہیں اور وہ قوت عقلیہ کے سامنے ان خبروں کو پیش کر دیتی ہے اور قوت عقلیہ ان میں سے موافق چیزوں کو قبول اور مخالف کو رد کر دیتی ہے اس لحاظ سے انسان ایک عالم صغیر ہے یہ اس لحاظ سے کھاتا پیتا اور بڑھتا ہے۔ ''نباتات'' ہے اور اس لحاظ سے کہ اس میں حِس وحرکت ہے ''حیوان'' ہے اور اس لحاظ سے کہ حقائق اشیاء کو جانتا ہے ''فرشتہ'' ہے گویا یہ کہ سارے عالم کا مجموعہ ہے اور جب یہ ان جہتوں میں سے کسی ایک جہت کی طرف اپنی ہمت صرف کرنے لگے تو اسی طرف پیوست ہو جاتا ہے۔ پس اگر یہ کھانے پینے کی طرف راغب ہو جائے تو دُنیا ہی کے کاموں میں لگا رہتا ہے اور کھانے پینے ہی کے فوائد ونقصان سوچتا رہتا ہے اور اگر حیوانیت کی طرف جھک جائے تو یا تو درندوں کی طرح غصہ میں آنے لگتا ہے اور یا گائے بھینسوں کی طرح کھانے پینے میں لگا رہتا ہے یا خنزیر کی طرح شرارتوں پر آمادہ رہتا ہے یا اونٹ کی طرح بغض وکینہ رکھنے لگتا ہے، یا شیر کی طرح متکبر بن جاتا ہے یا لومڑی کی طرح مکار بن جاتا ہے اور اگر یہ اپنی ہمت، جہت ملکیت کی طرف صرف کرنے لگے۔ تو عالم بالا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور عالم اسفل کی طرف دیکھتا بھی نہیں پس اُس وقت وہ اس آیت کا مصداق بن

جاتا ہے۔وَفَضَّلْنَا هُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا (عجائب المخلوقات ص۹۲ ج ۲)

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

ایک انوکھا اور عجیب شہر

(ا) انسان کے جسم پر جب غور کرتے ہیں تو اس میں مختلف مناظر نظر آتے ہیں مثلاً

(۱) چار ارکان: مٹی، پانی، ہوا اور آگ۔

(۲) چار طبائع: یبوست، رطوبت، حرارت اور برودت

(۳) چار اخلاط: بلغم، صفراء، خون اور سودا۔

(۴) نو طبقات۔سر۔منہ۔گردن۔سینہ۔پیٹھ۔کمر۔ران۔پنڈلی اور پاؤں۔

(۵) مختلف ہڈیاں مختلف ستون ہیں۔

(۶) پٹھے رسیاں ہیں۔

(۷) آٹھ خزانے اور ان کی مختلف تھیلیاں۔نخاع، پھیپھڑے، دل، جگر، تلی، معدہ، انتڑیاں اور گردے ہیں۔

(۸) راستے اور شارع عام رگیں ہیں۔

(۹) ۳۹۰ وریدیں نہریں ہیں۔

(۱۰) سات دروازے، آنکھیں، کان، ناک، پستان، منہ اور دو شرمگاہیں۔

(ب) جسم انسانی ایک انوکھا اور عجیب شہر ہے جس میں مختلف عمال اور پیشہ ور کام کرتے ہیں مثلاً (۱) معدہ ایک باورچی ہے جو کھانے پکاتا ہے۔(۲) جگر ایک عطار ہے جو غذا کے جوہر اور عرق بنا رہا ہے۔(۳) پتہ ایک حکیم ہے جو تیزاب ملا رہا ہے۔(۴) انتڑیاں۔جلد گردے اور پھیپھڑے بھنگی اور جاروب کش ہیں۔جو جسم کے شہر کی گندگی اور گندے مواد فضلے۔پسینے و پیشاب اور ہوا کی صورت میں نکال رہے ہیں اور جسم کی صفائی کرتے ہیں۔(۵) جسم میں ایک ایسا کاریگر بھی ہے جو چیزوں کو آناً فاناً تبدیل کر دیتا ہے۔خوراک کو خون اور خون کو گوشت میں تبدیل کر دیتا ہے۔(۶) ایک بھٹہ پکانے والا بھی ہے جو ہڈیوں کی اینٹیں پکاتا ہے (۷) ایک جولاہا بھی ہے جو اعصاب اور جھلیاں بُن رہا ہے۔

(۸) ایک درزی بھی ہے جو جسم کے لباس کے چاکوں کو سی رہا ہے یعنی جسم کے زخموں کو مندمل کررہا ہے۔ (۹) ایک رنگ ساز بھی ہے جو دانتوں اور ہڈیوں کو سفید رنگ، بالوں کو سیاہ اور خون کو سُرخ اور دیگر اجزاء جسم کو طرح طرح کے رنگ چڑھا رہا ہے۔ (۱۰) ایک بڑھئی اور لوہار سنار اور موچی اور کیا کیا کاریگر لگے ہوئے ہیں جو عمارت جسم کو جوڑتے اور اس کی سخت ہڈیوں کے مقام پر چمڑے اور گوشت کے گدیلے سیتے اور اس کے خط وخال اور زیوراتِ حسن وجمال سے آراستہ وپیراستہ کرتے ہیں۔

(ج) جسم انسانی ایک چھوٹی سی کائنات ہے جس میں (۱) زمین گوشت اور پوست انسانی ہے۔ (۲) پہاڑ ہڈیاں ہیں (۳) معادن جگر، دل، تلی، پتہ اور گردے ہیں (۴) سورج اور چاند دل اور دماغ (۵) ستارے جو اس قویٰ مختلفہ عقل، قوت متخیلہ اور حافظہ وغیرہ (۶) سمندر پیٹ۔ (۷) دریا اور نہریں رگیں۔ شریانیں وغیرہ (۸) بدررو۔ انتڑیاں (۹) جنگل بال (۱۰) میدان ماتھا اور پیٹھ (۱۱) ہوا، تنفس (۱۲) صبح کی روشنی، خوشی اور مسکراہٹ (۱۳) رات کی تاریکی غم واندوہ (۱۴) بارش آنسو اور رونا (۱۵) موت نیند اور جہالت (۱۶) زندگی، بیداری وعلم (۱۷) موسم بہار، بچپن (۱۸) گرمی، جوانی (۱۹) خزاں وسردی، بڑھاپا (۲۰) رعدوبرق، غصہ۔

(د) انسان میں جملہ حیوانات کیا چرند اور کیا پرند سب جمع ہیں۔

(۱) بہادری اس کی شیر ہے۔ (۲) بزدلی۔ خرگوش (۳) مکروفریب اس کی لومڑی ہے (۴) اور سادہ لوحی بھیڑ (۵) تیز خرامی ہرن (۶) سستی کچھوا (۷) اطاعت اونٹ (۸) سرکشی چیتا (۹) گویا پن بلبل (۱۰) بدآوازی گدھا (۱۱) نفع رسانی مرغی (۱۲) ضرر رسانی چوہا (۱۳) وفاداری گھوڑا (۱۴) مردم آزادی سانپ (۱۵) زینت اس کی مور (۱۶) خود فراموشی الّو اسی طرح تمام جانور انسان میں موجود ہیں۔

(ر) نیک اعمال اور اوصاف حمیدہ کی صورت میں انسان کے اندر ملائکہ جمع ہیں اور بدعملیوں اور بُرے اخلاق کے باعث انسان کے اندر سارے شیاطین جمع ہیں غرض انسان ساری کائنات کا ایک مکمل ماڈل اور نمونہ ہے۔ (عرفان)

انسان میں ایک جہان آباد ہے

انسان کی ولادت طلوعِ قمر کی مانند ہے اور موت اس کی مثل غروبِ قمر کے۔ جسم اس کا زمین کی مثل ہے اور ہڈیاں اس کی مثل پہاڑوں کی ہیں۔ ہڈیوں کے مغز مثل دفینوں کے ہیں رگیں مثل نہروں کی ہیں اور بال مثل درختوں کے ہیں۔ چہرہ اس کا مشرق اور پشت مغرب دائیں طرف۔ اس کی جنوب اور بائیں شمال ہے سانس اس کی ہوا ہے۔ غصہ اس کا بادل ہے اور بولنا اس کا رعد ہے ہنسنا اس کا بجلی ہے اور رونا پسینہ اس کا بارش ہے نیند اس کی مثل موت کے ہے اور جاگنا مثل زندگی کے۔ (نزہۃ المجالس)

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ

خدا تعالیٰ نے سورج کو روشنی دی اور چاند کو نور بخشا، ظلمت رات کو دی لطافت ہوا کو اور کثافت پہاڑوں کو دی اور پانی کو رقت بخشی اور اسی طرح فرشتوں کو نور بخشا حوروں کو روشنی دی۔ مغروروں کو ظلمت اور شیطانوں کو رقت دی۔ لطافت جنوں کو بخشی اور کثافت چوپایوں کو دی۔ پھر یہ سب چیزیں انسان میں جمع فرمادیں اور وہ اس طرح کہ نور آنکھوں کو بخشا اور روشنی چہرے کو دی۔ ظلمت بالوں کو بخشی اور لطافت روح کو دی۔ کثافت ہڈیوں کو دی اور رقت دماغ کو دی اور جب ان متضاد چیزوں کو خدا نے ایک جگہ جمع فرما کر انسان کو پیدا فرمایا تو اپنی مدح میں فرمایا۔ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ (نزہۃ المجالس)

انسان اور زمین و آسمان

اللہ تعالیٰ نے انسان میں وہ سب چیزیں جمع فرمادی ہیں جو متفرق طور پر تمام چیزوں میں پائی جاتی ہیں۔ آسمان کو اگر اللہ نے بلندی دی ہے تو انسان کو قد و قامت، آسمان میں اگر چاند و سورج ہیں تو انسان میں دو آنکھیں آسمان میں اگر ستارے ہیں تو انسان میں دانت آسمان میں اگر کڑک ہے تو انسان میں چھینک اور زمین کو اگر اللہ نے قرار عطا فرمایا ہے تو انسان کو سکون و وقار، زمین میں اگر نہریں ہیں تو انسان میں رگیں زمین میں اگر کھیتیاں ہیں تو انسان میں بال اور آسمان میں اگر جنت ہے تو مومن انسان میں ایسا دل

ہے جو جنت سے زیادہ مزین ہے اس لئے کہ جنت محل لذت ہے اور دل محل معرفت اور جنت کا خازن رضوان ہے اور دل کا خازن رحمان ہے۔(السبعیات)

اِنسان اور سارا جہان

اللہ تعالیٰ نے آسمان سات پیدا کئے تو انسان کے اعضاء بھی سات ہی پیدا کئے اور جہان میں اگر حیوان پیدا کئے تو انسان میں جوئیں پیدا کیں جہاں میں اگر سورج پیدا کیا تو انسان کے دل میں معرفت پیدا کی جہان میں چاند پیدا کیا تو انسان میں عقل پیدا کی جہاں میں نجوم پیدا کئے تو انسان میں علوم جہان میں چار قسم کی رطوبتیں ہیں پھیکا ترش، کڑوا، اور نمکین اور انسان میں بھی چار ہی قسم کی رطوبتیں ہیں ذائقہ منہ کے تھوک کا۔ترش ناک کا نمکین آنسوؤں کا۔اور کڑوا کانوں کی رطوبت کا (السبعیات)۔

تجربے

انسان کے بال جلا کر عرقِ گلاب میں ملا کر ولادت کے وقت عورت کے سر پر ڈالے جائیں تو بچہ آسانی سے پیدا ہوگا اور انسان کا تھوک سانپ کے لئے زہر قاتل ہے سانپ کے منہ میں اگر تین بار تھوکا جائے تو سانپ فوراً مر جاتا ہے عورت کے لمبے بال اگر دریا میں ڈال دیئے جائیں اور پھر نکالے نہ جائیں تو وہ پانی کے سانپ بن جائیں گے۔ بچے کا جو دانت سب سے پہلے اکھڑ کر نکلے وہ اگر عورت کے گلے میں ڈال دیا جائے تو اُسے حمل نہ ٹھہرے گا جو شخص اپنے ہاتھ اور پیر پانی سے دھو کر ہاتھ پیروں کی میل والا وہ پانی جس کو پلا دے گا وہ اس شخص کی محبت میں ایسا گرفتار ہو جائے گا کہ اُس کی جدائی اس کے لئے نا قابل برداشت ہو جائے گی یہ عمل بڑا مجرب ہے۔اسی طرح اگر تم چاہو کہ تم سے کوئی شخص محبت کرنے لگے تو اپنی قمیص کی جیب کو دھو کر وہ پانی اس طرح پلا دو کہ اس کا علم نہ ہو۔تو اُسے تم سے بیحد محبت پیدا ہو جائے گی۔انسان کی داڑھ اور ہدہد کے دائیں پر کی ہڈی یہ دونوں چیزیں سوئے ہوئے انسان کے سر کے نیچے رکھ دی جائیں تو وہ کبھی نہ جاگے گا۔ جب تک کہ یہ دونوں چیزیں اس کے سر کے نیچے سے نکال نہ لی جائیں۔انسان کا تھوک۔ بھڑ۔بچھو وغیرہ حشرت الارض کے کاٹنے کی جگہ پر لگانے سے درد کو آرام آ جاتا ہے۔کتے

کے کاٹنے کی جگہ انسان کا پیشاب لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔انسان کے ناخن جلا کر جس شخص کو پلائے جائیں اُسے اُس سے بڑی محبت ہو جاتی ہے جسم مجروح ہو جائے اور زخم سے خون بہنا بند نہ ہو تو اسی وقت اگر انسان اس پر پیشاب کر دے تو خون فوراً بند ہو جائے گا۔ اور روزہ دار انسان کا تھوک کان میں ڈالا جائے تو کان کا کیڑا نکل جائے گا جس کی نکسیر بہہ رہی ہو۔نکسیر کے خون سے اُسی شخص کا نام کسی کپڑے کے ٹکڑے پر لکھ کر اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان وہ ٹکڑا لگا دیجئے تو نکسیر بند ہو جائے گی۔(حیاۃ الحیوان ص۳۴۔۳۶،ج۱)

انسان کے کسی عضو کو چوٹ آ جائے تو ہتھیلی سے اُسے دبانے سے درد کو آرام آ جاتا ہے اور یہ انسانی بدن کی تاثیر کی وجہ سے ہے۔ ورنہ اگر اُسے کسی جمور وغیرہ سے دبایا جائے تو درد اور بھی زیادہ بڑھتا ہے کسی شخص کی دکھتی ہوئی آنکھ کی طرف اگر مسلسل دیکھا جائے تو دیکھنے والے کی آنکھ بھی دکھنے لگے گی۔ بھلبھری کا مریض اگر ننگے پاؤں زمین پر چلے۔ تو اس کے قدموں کی جگہ پر کچھ نہ اُگے گا۔

نابینا آدمی کثرت نکاح کا شائق ہوتا ہے حائضہ عورت اگر باغ میں چلی جائے تو جس درخت کے پاس سے گزرے گی وہ مُرجھا جائے گا آئینہ کو کو دیکھے گی تو آئینہ مکدّر ہو جائے گا۔مرگی کے مریض کو چھو لے تو مرگی کا دورہ ختم ہو جائے گا اور اگر سانپ کی کینچلی پر اس کا پاؤں پڑ جائے تو وہ سانپ جس کی وہ کینچلی ہے مر جائے گا۔اور بکریوں کے جس ریوڑ کو چرائے گی اس ریوڑ کے پاس بھیڑیا نہ آئے گا اور اگر آ جائے گا تو اس بھیڑیئے کے پیٹ میں درد ہونے لگے گا۔اور اس کے حیض کا کپڑا اگر کشتی کے پچھلے کنارے میں باندھ دیا جائے تو وہ کشتی مخالف ہواؤں سے محفوظ رہے گی۔

انسان کے آنسو جو خوشی میں آ کر بہے ہوں اگر جمع کر کے جب وہ ٹھنڈے ہو جائیں کسی مغموم انسان کو پلائے جائیں۔تو اس کا غم جاتا رہے گا۔اور جو آنسو غم کی وجہ سے بہے ہوں وہ اگر کسی انسان کو پلا دیئے جائیں تو وہ رونے لگے گا اور سخت روئے گا اور روزہ دار انسان کا تھوک مقناطیس کے پتھر پر لگا دیا جائے تو اس کی قوت کشش باقی نہیں رہتی۔(عجائب المخلوقات ۱۵۷۔۱۶۱،ج)

تعبیر

خواب میں اگر آدمی نظر آئے تو اگر اُسے پہچانتا ہے تو وہ وہی ہوگا۔ اگر نہیں پہچانتا۔ تو وہ اس کا کوئی دشمن ہے اور اگر کسی بوڑھے کو دیکھا۔ تو یہ نیکی وسعادت کی علامت ہے۔ جوان کو دیکھنا قوت اور کسی بشارت ملنے کی علامت ہے اور خواب میں اگر عورت کو دیکھا تو یہ دنیا ہے۔

حکم : (بوجہ عزت وحرمت) حرام ہے۔ (حیٰوۃ الحیوان ص ۳۷، ج ۱)

ہمارا تبصرہ

انسان اشرف المخلوقات ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک شاہکار۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر اپنی معرفت کے کئی خزانے پیدا فرمادیئے ہیں۔ انسان اگر اپنے آپ ہی کو تعمق وتدبر کی نظر سے دیکھے تو اپنے خالق کی اُسے معرفت حاصل ہوسکتی ہے چنانچہ خود خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَاتُبْصِرُوْنَ ۔اور ایک عارف نے بھی لکھا ہے کہ

زمین وآسماں وعرش وکرسی ☆ ہمہ درتست تو از کے پرسی

جو شخص اتنے بڑے سامانِ معرفت کو رکھ کر بھی اللہ تعالیٰ کی معرفت سے محروم رہے اور اس کی ہستی کا اقرار نہ کرے اس سے بڑا کورچشم۔ اندھا بد بخت اور گمراہ کون ہوگا؟

☆ انسان کی ان گوناگوں صفات اور اس کی جامعیت وکمالات کو دیکھ کر عقل سلیم رکھنے والا بے ساختہ پکار اٹھتا ہے کہ:۔ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ

☆ ہر حیوان کو اللہ تعالیٰ نے جھکا ہوا پیدا فرمایا اور انسان کو سربلند رکھا مگر یہ سربلندی اسی وقت تک ہے جب تک کہ سربلندی عطا فرمانے والے اپنے خالق کے آگے جھکا رہے ورنہ یہ سربلندی ''تکبر'' بن جائے گی۔ جس کا نتیجہ ذلت وخواری ہے نمرود وفرعون کا حشر اس حقیقت پر شاہد ہے پس اپنی سربلندی کو قائم رکھنے کے لئے انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے اللہ کے آگے سربسجود بھی رہے۔

☆ انسان صفاتِ الٰہیہ کا مظہر ہے۔ سمیع وبصیر۔ عالم وقادر، مدبّر وحکیم اور موجود

وحی ہے اور یہ سب صفتیں اللہ کی ہیں۔ اور اسی کی عطا سے انسان کو یہ حاصل ہوئی ہیں پھر جو لوگ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام کی بلند و بالا شانیں سن کر اپنا پٹارہ شرک کھول کر بیٹھ جاتے ہیں اور یوں سناتے ہیں کہ یہ صفتیں تو اللہ کی ہیں جو کسی نبی ولی میں ماننا شرک ہیں وہ عوام الناس کے لئے سمیع و بصیر عالم و قادر اور موجود وحی وغیرہ صفاتِ حق کیوں تسلیم کرتے ہیں؟ اور انسان کو گونگا۔ بہرا، جاہل و عاجز اور معدوم و مردہ کیوں نہیں کہتے؟ اور اگر یہ صفات اللہ کی عطا سے عام انسانوں میں ہو سکتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے مخصوص اور مقبول بندوں ہیں اُس کی دیگر صفاتِ عالیہ بھی کیوں نہیں ہو سکتیں۔

☆ فقہا کرام پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے اللہ تعالیٰ نے انھیں دین کی سمجھ عطا فرمائی ہے اور وہ بڑی بڑی مشکلیں آسان کر دیتے ہیں جہاں دوسروں کے فہم کی رسائی نہ ہو سکے وہاں ان کے فہم کی رسائی ہو جاتی ہے پس فقہ و فقیہہ کا مخالف ہونا بہت بڑی نافہمی ہے۔

☆ انسان ایک عالم صغیر ہے اور یہ ساری کائنات گویا اس کی تفصیل و تفسیر ہے خدا تعالیٰ نے اس میں ساری صفات کا بیج بو کر اسے اختیار دے دیا ہے چاہے تو وہ بُری خصلتوں کو اختیار کر کے بدترین مخلوق بن جائے اور چاہے تو نیک صفات کو بروئے کار لا کر شرافت و افضیلت کا تمغہ حاصل کر لے۔ چنانچہ انسانوں کی یہ دو ہی قسمیں چلی آ رہی ہیں پس ہمیں اچھی صفتوں کو بروئے کار لا کر اچھا انسان بننا چاہیے اور ہر قسم کی برائی سے بچنا چاہیئے۔

شیر

شیر ایک مشہور درندہ ہے۔ جنگل کا بادشاہ کہلاتا ہے۔ چہرہ سے ہیبت شاہی اور دبدبہ ٹپکتا ہے ابن خالو یہ کہتے ہیں کہ (عربی زبان میں) اس کے پانچ سو نام ہیں۔ ان میں سے مشہور نام یہ ہیں:۔

حرث۔ حیدرہ۔ رئبال۔ زفر۔ ضرغام۔ ضیغم۔ فرافصہ۔ قسورہ۔ لیث ہرماس وغیر ہا۔ اور ظاہر ہے کہ ناموں کی کثرت نام والے کی شرافت ظاہر کرتی ہے۔

شیر کی کئی قسمیں ہیں۔ ارسطو کہتے ہیں کہ میں نے ایک ایسی قسم کا شیر دیکھا ہے

جس کا منہ انسان کے منہ سے ملتا جلتا تھا جسم اس کا سُرخ رنگ کا اور دُم اُس کی بچھو کی دُم کی مانند تھی۔

عام مشہور شیر کے متعلق ماہر حیوانیات حضرات لکھتے ہیں کہ شیر کی مادہ صرف ایک بچہ جنتی ہے اور پیدائش کے وقت بچہ بالکل ایک گوشت کا بے حس و حرکت لوتھڑا ہوتا ہے نہ سانس لیتا ہے نہ حرکت کرتا ہے مادہ (بچہ کی ماں) تین دن تک اُسی لوتھڑے بچے کو چاٹتی رہتی ہے چوتھے روز نر اس بچہ کا باپ آتا ہے اور بچے کے نتھنوں میں متواتر پھونک لگاتا ہے یہاں تک کہ بچہ سانس لینے لگتا ہے اور حرکت کرنے اور اپنے ہاتھ پیر کھولنے لگتا ہے پھر اس کی ماں اُسے دودھ پلانا شروع کر دیتی ہے اور یہ بچہ اپنی پیدائش کے ساتویں روز اپنی آنکھیں کھولتا ہے اور چھ ماہ کے بعد پھر یہ شکار کرنا سیکھنے لگتا ہے شیر کا ایک خاص وصف یہ ہے کہ دوسرے درندوں کے برعکس اِسے پیاس کم لگتی ہے اور اس کی شرافت نفس دیکھئے کہ کسی دوسرے جانور کا جھوٹا ہرگز نہیں کھاتا حتیٰ کہ اپنا شکار جب سیر شکم ہو کر کھا کر کچھ حصہ چھوڑ کر چلا جائے تو دوبارہ بھوک لگنے پر پھر اپنا چھوڑا ہوا شکار بھی نہیں کھاتا۔ اور جس پانی میں کتا منہ ڈال جائے۔ اس پانی کو ہرگز نہیں پیتا۔

کسی شاعر نے اسی لئے یوں لکھا ہے کہ ؎

وَاَتْرُکُ حُبُّهَا مِنْ غَيْرِ بُغْضٍ — وَذَاكَ لِكَثْرَةِ الشُّرَكَاءِ فِيْهِ
اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ عَلٰى طَعَامٍ — رَفَعْتُ يَدِىْ وَنَفْسِىْ تَشْتَهِيْهِ
وَتَجْتَنِبُ الْاَسُوَدُ وَرُوْدَ مَاءٍ — اِذَا كَانَ الْكِلَابُ وَلَغْنَ فِيْهِ

''میں اپنی محبوبہ کی محبت بغیر کسی بغض کے چھوڑتا ہوں اس لئے کہ اس کے بہت سے چاہنے والے اور بھی ہیں کھانے میں جب مکھی پڑ جائے تو بھوک کے باوجود ہاتھ اٹھا لیتا ہوں۔ اور شیر اس پانی سے اجتناب کرتا ہے جس میں کتا منہ ڈال گیا ہو۔''

شیر کی گرج سے سارے حیوان ڈر کر بھاگ جاتے ہیں مگر گدھا نہیں بھاگتا بلکہ گرج سن کر بیچارہ سہم کر کھڑا ہو جاتا ہے شیر ایک بہادر جانور ہونے کے باوجود مرغ کی بانگ۔ مور کے ٹھونگے اور بلی سے بہت ڈرتا ہے اور آگ کو دیکھ بہت حیران ہوتا ہے شیر

کسی درندہ کو اپنا ہمسایہ نہیں سمجھتا۔ اسی واسطے کسی سے دوستی نہیں رکھتا باوجود سخت بھوک کے حائضہ عورت کے قریب بھی نہیں جاتا۔ بدن اس کا ہمیشہ گرم رہتا ہے اور عمر بہت لمبی پاتا ہے۔ اس کے بڑھاپے کی علامت اس کے دانتوں کا گرنا ہے یہ بیمار ہو جائے تو بندر کھاتا ہے اور اچھا ہو جاتا ہے۔ اور اگر خود زخمی ہو جائے تو بھیڑیئے جمع ہو کر اسے ہلاک کر دیتے ہیں۔

غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیر بھی غلام ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں ایک جگہ لوگوں کو رُکے ہوئے پایا کھڑے ہو کر پوچھا یہ لوگ کیوں کھڑے ہیں؟ عرض کیا ایک شیر راستہ میں آ کر بیٹھ گیا ہے لوگ شیر کے ڈر کے مارے رکے ہوئے ہیں یہ سن کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی سواری سے اتر کر شیر کے پاس چلے گئے اور شیر کا کان پکڑ کر فرمایا ''جا دُراستہ چھوڑ دو'' شیر جنگل کو چلا گیا۔ پھر آپ نے فرمایا شیر سے وہ ڈرے جو اللہ سے نہ ڈرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ ارض روم میں اپنے لشکر سے جدا ہو کر کسی جنگل میں آ گئے وہاں انھیں ایک شیر کا سامنا ہو گیا آپ نے اس شیر سے مخاطب ہو کر فرمایا خبردار! اے شیر! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں اتنا سنتے ہی وہ شیر آپ کے سامنے سرنگوں ہو گیا اور آپ کے ساتھ ساتھ غلامانہ طور پر چلتے ہوئے آپ کو لشکر میں ملا کر واپس آ گیا۔

شیر کا بدن ہر وقت گرم کیوں رہتا ہے

روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے جب اپنی کشتی میں ہر جانور کا جوڑا بٹھایا تو شیر کو دیکھ کر لوگوں نے حضرت نوح علیہ السلام سے عرض کی کہ ہمارے مویشی ہمارے ساتھ ہیں وہ شیر کو دیکھ کر ڈریں گے اس کا کچھ تدارک فرمایئے حضرت نوح علیہ السلام نے خدا سے عرض کی تو اللہ نے شیر پر بخار نازل کیا۔ تاکہ وہ اس کی وجہ سے پریشانی نہ پیدا کر سکے۔ اس وقت سے شیر کا بدن گرم رہنے لگا۔

لوگوں نے پھر چوہے کی شکایت کی کہ ہمارے ساتھ جو کھانے پینے کا سامان

ہے۔ یہ چوہا اُسے خراب کردے گا۔ اس کا بھی کچھ تدارک فرمایئے تو حضرت نوح علیہ السلام نے خدا سے عرض کی۔ تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شیر کو ایک چھینک آئی جس کے ساتھ ایک بلی نکل آئی جسے دیکھ کر چوہے اپنی جگہ دبک کر بیٹھ گئے۔

تجربے

شیر کی چربی جو شخص اپنے بدن پر مل لے تو اس کے قریب کوئی درندہ نہیں آتا اور اس کے بدن میں جوئیں بھی نہیں پڑتیں اور جو نابالغ بچہ مرگی کا مریض ہو اس کے گلے میں شیر کی کھال کا بالوں سمیت ٹکڑا ڈال دیا جائے تو مرگی جاتی رہتی ہے اور اگر بالغ ہونے کے بعد مرگی لاحق ہو تو پھر فائدہ نہیں ہوتا اور جس مکان میں شیر کے بال جلائے جائیں وہاں سے سارے درندے بھاگ جاتے ہیں اور اگر کپڑوں کے صندوق میں شیر کی کھال کا ٹکڑا رکھ دیا جائے تو کپڑوں کو کسی قسم کا کیڑا نہیں لگتا۔ اور شیر کا دانت جو شخص اپنے پاس رکھے اُسے دانت کا درد نہیں ہوتا اور شیر کی کھال پر بیٹھنے سے بواسیر اور گٹھیاں کا مرض جاتا رہتا ہے۔

تعبیر

شیر کو خواب میں دیکھا اگر اس طرح دیکھا کہ شیر نے اس کو نہیں دیکھا اور یہ بھاگ آیا ہے تو دشمن سے نجات ملے گی اور اگر اس طرح دیکھا کہ شیر نے دیکھ لیا ہے اور حملہ آور ہوا ہے اور یہ بھاگ آیا ہے تو کسی حاکم سے تکلیف پہونچے گی اور پھر اس سے نجات بھی مل جائے گی اور اگر بیمار ہے تو صحت ہو جائے گی اور اگر شیر نے حملہ کر کے پچھاڑ دیا ہے مگر مارا نہیں تو بخار ہونے لگے گا۔ یا قید کا سامنا ہوگا۔ اور جو اپنی گود میں شیر کا بچہ دیکھے اس کے ہاں امیر بچہ پیدا ہوگا۔ (حیوٰۃ الحیوان ص۲ تا ۱۰، ج۱)

حُکم : حرام ہے۔ (حیوٰۃ الحیوان ص۲ تا ۱۰، ج۱، اور عجائب المخلوقات ص۲ تا ۱۰، ج۱)

ہمارا تبصرہ

☆ مسلمان بھی اللہ کا شیر ہے اللہ نے اسے رعب و دبدبہ اور جلال عطا فرمایا ہے اور یہ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ کی زندہ تفسیر ہے اس کا نعرۂ تکبیر کی گرج سے سارے کافر ڈر کر

بھاگ جاتے ہیں۔

☆ مسلمان دوسرے لوگوں کے برعکس کھانے پینے کا شائق نہیں اور یہ اس کی شرافت نفس ہے کہ دوسرے کا ذبیحہ نہیں کھاتا۔ اپنا ہی ذبیحہ کھاتا ہے۔

☆ جس طرح شیر ایسا پانی نہیں پیتا جس میں کتا منہ ڈال جائے اسی طرح مسلمان بھی ایسی چیز ہرگز نہیں اپناتا جس میں حرام چیز کی ملاوٹ ہو جائے۔

☆ شیر اتنا بہادر ہونے کے باوجود اگر مُرغ کی بانگ سے ڈرتا ہے تو مسلمان اتنا بہادر ہونے کے باوجود غریب کی آہ سے ڈرتا ہے۔

☆ اور مسلمان ایک ایسا شیر ہے جس کا بدن اللہ کی محبت کی حرارت سے گرم رہتا ہے اور جو خدمتِ خلق میں ہر وقت سرگرم کار رہتا ہے۔

بھیڑیا

بھیڑیا ایک مشہور درندہ ہے (عربی میں) ذئب کے علاوہ اس کے نام عاطف عملس اور سلق بھی ہیں۔ اور مادہ کو ذئبہ۔ سلقہ اور سمسام کہتے ہیں کنیت اس کی ابو جعدہ ہے تمام درندوں میں سے شیر اور بھیڑیا یہ دونوں بھوکے رہ کر بھی صبر کرتے ہیں۔ اس کے پیٹ میں ہڈی بھی گل جاتی ہے مگر کھجور کی گٹھلی نہیں گلتی اور یہ اپنے شکار پر جھپٹ کے پڑتا ہے اور مثل شیر کے یہ سَیر شکم ہو کر کھا کے چھوڑے ہوئے اپنے جھوٹے کو پھر کھانے پر تیار نہیں ہوتا اور اس کی عجیب بات یہ ہے کہ یہ اپنی ایک آنکھ سے سوتا ہے اور ایک کھلی رکھتا ہے ایک سے گویا اپنی حفاظت کے لئے پہرہ دیتا ہے اور ایک سے اپنی نیند پوری کرتا ہے اور جب ایک آنکھ سے خوب سو لیتا ہے تو پھر اُسے کھول کر دوسری آنکھ سے سو جاتا ہے اس طرح اپنی نیند بھی مکمل کر لیتا ہے اور اپنی حفاظت بھی کر لیتا ہے اس کی قوت شامہ یعنی سونگھنے کی قوت تین میل تک کام کرتی ہے اتنی دور سے اسے بو آ جاتی ہے اور زیادہ تر حملہ اس کا بکریوں پر ہوتا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ اگر بھیڑیئے اور بکری کی کھالیں بھی کہیں اکٹھی ہو جائیں تو بکری کی کھال کے بال فوراً جھڑ جاتے ہیں اور خود بھیڑیئے کی موت دیکھئے یہ اگر

پیاز کے پتوں پر سے گزر جائے تو فوراً مر جاتا ہے اور جب یہ بھوکا ہوتا ہے تو چلاّ تا ہے اس کی آواز سُن کر دوسرے بھیڑیئے جمع ہو کر ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں اور اگر ان میں سے کوئی بھیڑیا نکل بھاگے تو سب کے سب اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور اُسے کھا جاتے ہیں اور جب اس کا مقابلہ انسان سے ہو جائے اور دیکھے کہ میں ہار جاتا ہوں تو امداد کے لئے چیختا ہے اس کی آواز سن کر دوسرے بھیڑیئے جمع ہو جاتے ہیں اور سارے مل کر انسان پر حملہ کر دیتے ہیں اور سب کے سب انسان کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہیں اور اگر انسان ان سب میں سے ایک بھیڑیئے کو بھی زخمی کر دے تو پھر انسان بچ جاتا ہے اور وہ اس طرح کے وہ سارے کے سارے اپنے ہی زخمی بھائی پر حملہ کر دیتے ہیں اور انسان کو چھوڑ دیتے ہیں اور جب یہ بیمار ہوتا ہے تو الگ تھلگ رہتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر میرے بھائیوں کو میرے ضعف کا پتہ چل گیا تو وہ مجھے کھا جائیں گے اور جب یہ بکریوں کے ریوڑ پر حملہ کرنے آتا ہے تو پہلے ایک طرف آ کر چیختا ہے اور پھر جھٹ دوسری طرف چلا جاتا ہے تا کہ بکریوں کا محافظ کتا چیخ کی آواز دوسری طرف سے سُن کر اُس طرف آئے اور یہ حملہ اس طرف سے کر دے چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ کتاب دوسری طرف آتا ہے اور یہ حملہ دوسری طرف سے کر دیتا ہے اور حملہ اکثر صبح کے وقت کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ محافظ کتا ساری رات جاگتا ہے اور اس وقت وہ نیند کے غلبہ سے سو رہا ہو گا۔

معجزہ

حدیث میں ہے کہ ایک یہودی چرواہے کی بکریوں پر ایک بھیڑیئے نے حملہ کر دیا۔ چرواہے نے بھیڑیئے سے بکری چھڑا لی۔ تو بھیڑیا بہ زبان فصیح کہنے لگا۔ کہ خدا کا دیا ہوا رزق تو نے مجھ سے کیوں چھین لیا؟ یہودی چرواہا حیران ہو کر کہنے لگا۔ تعجب ہے کہ بھیڑیئے بھی باتیں کرنے لگے بھیڑیا بولا کہ اس پر تعجب کرتے ہو۔ زیادہ تعجب کی تو یہ بات ہے کہ مدینہ منورہ کی طرف ہاتھ کا اشارہ کر کے)اس طرف اللہ کا رسول تشریف لا چکا ہے جو اگلی پچھلی جو ہو چکیں اور جو ہونے والی ہیں ساری باتوں کا بیان کرتا ہے پھر بھی لوگ اس پر ایمان نہیں لاتے یہ سن کر وہ چرواہا بارگاہِ نبوی علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام میں

حاضر ہو کر ایمان لے آیا اور صحابی بن گیا۔

تجربے

گائے کی چراگاہ میں بھیڑیے کی دم لٹکا دی جائے تو وہاں کوئی بھیڑیا نہ آئے گا۔ اگرچہ وہ کتنا ہی بھوکا کیوں نہ ہو اور اس کی کھال پر بیٹھے رہنے سے قولنج سے بچاؤ رہتا ہے اور اس کی آنکھ مرگی کے مریض کے گلے میں ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

تعبیر

جو شخص خواب میں بھیڑیا دیکھے وہ کسی پر غلط اتہام لگائے گا اور جس پر اتہام لگائے گا وہ باعزت بری ہو جائے گا اور اگر بھیڑیے کو گھر میں داخل ہوتے دیکھا۔ تو اس گھر میں چوروں کا خطرہ ہوگا۔

حکم : حرام ہے۔ (حیٰوۃ الحیوان ص ۳۰۲ تا ۳۰۵، ج ۱۔ اور عجائب المخلوقات ص ۲۱۴ ج ۲)

ہمارا تبصرہ

☆ سود خور اور خائن اور غیر شرعی طریقہ سے مال جمع کرنے والا بھی بھیڑیا ہی ہے بڑی بڑی سخت چیزیں بھی اس کے پیٹ میں گل جاتی ہیں۔

☆ اس کے دین کی آنکھ بند رہتی ہے اور دنیا کی آنکھ کھلی۔

☆ اس کے ظلم و ستم کی زد دور دور تک پڑتی ہے اور زیادہ تر اس کا حملہ سادہ لوح افراد پر ہوتا ہے۔ انجام اس کا اتنا ہولناک ہوتا ہے کہ معمولی سے نقصانِ مال کے باعث اس کا ہارٹ فیل ہو جاتا ہے۔

☆ اور اسی طرح بدعقیدہ افراد بھی بھیڑیے ہوتے ہیں جو ذِئَابٌ فِیْ ثِیَابٌ کے مطابق انسانوں کی شکل میں پھرتے نظر آتے ہیں۔ یہ لوگ محض اپنے بچاؤ کی خاطر دین کی آنکھ کھلی رکھتے ہیں اور ان کا حملہ بھی زیادہ تر سادہ لوح مسلمانوں پر ہوتا ہے۔

☆ بھیڑیا پیاز کی جگہ سے گزر جائے تو مر جاتا ہے اور یہ نذر و نیاز کی جگہ سے گزر جائیں تو مر ہی جاتے ہیں۔ ☆☆☆☆☆☆

چیتا

شیر سے بھی زیادہ خبیث درندہ ہے اور شیر کے بعد اس کا دوسرا درجہ ہے اس کے بدن پر سیاہ وسفید بڑے بڑے نقطے ہوتے ہیں اس کی کنیت ابوجہل ہے یہ جب غصہ میں آجائے تو آپے سے باہر ہوجاتا ہے بڑی قوت وسطوت کا مالک ہے چالیس گز تک بھی اونچی چھلانگ لگا کر اپنے شکار پر جھپٹتا ہے جب یہ سیر شکم ہوجائے تو تین دن تک متواتر سویا رہتا ہے بیمار پڑ جائے تو چوہا کھاتا ہے اور اچھا ہوجاتا ہے جاحظ کا بیان ہے کہ اسے شراب پینے سے بڑی محبت ہے چنانچہ بعض شکاری اِسے اسی طرح پکڑتے ہیں کہ کسی جگہ شراب رکھ دیتے ہیں چیتا، اُسے پی لے تو مدہوش ہوجاتا ہے اور شکاری آسانی سے اُسے گرفت میں لے آتے ہیں یہ اپنا مارا ہوا شکار ہی کھاتا ہے خود شکار نہ کرے تو بھوکا رہتا ہے مگر دوسرے کے شکار سے ہرگز نہیں کھاتا اور مردار کھانے سے بھی پرہیز رکھتا ہے۔

تجربے

اس کے پتے کا سرمہ بنا کر آنکھوں میں لگانے سے نزول ماء کو فائدہ پہونچتا ہے اس کا دماغ اگر بدبودار ہوجائے تو اُسے جو آدمی سونگھے گا۔فوراً مرجائے گا۔اس کے بال جلانے سے گھر سے بچھو بھاگ جاتے ہیں اس کی چربی پگھلا کر زخموں میں لگانے سے زخم اچھے ہوجاتے ہیں اس کا گوشت پانچ درہم کے وزن کے مطابق کھالینے والے پر سانپ کا زہر اثر نہیں کرتا۔

تعبیر

چیتا خواب میں نظر آئے تو کسی سخت دشمن کا سامنا ہوگا اگر چیتے کو مار ڈالا ہے تو دشمن کو شکست ہوگی اور خواب میں چیتے کا گوشت کھایا تو مال ملنے کی نشانی ہے۔

حکم : حرام ہے۔ (حیٰوۃ الحیوان ص۲۹۲ ج۲)

ہمارا تبصرہ

☆ جو شخص اپنے غصہ پر قابو نہ پاسکے اور غصہ میں آ کر ظلم وستم پر آمادہ ہوجائے وہ جنگلی ابوجہل ہے۔

☆ کھا پی کر غفلت کی نیند سوئے رہنا اور ''الصلوٰۃ خیر من النوم'' کی پیاری صدا کو بھی نہ سننا اور نماز کے لئے نہ اٹھنا اور ساری عمر اسی طرح سوسو کر گزار دینا اس جنگلی ابوجہل کا بھی باپ بننا ہے۔

☆ شراب پینے والوں کو بھی سوچنا چاہیئے کہ وہ انسانیت کی سطح سے گر کر درندگی کے کس گڑھے میں جا گرے ہیں۔

☆ شیطان بھی جب کسی بندے کو اپنی گرفت میں لانا چاہتا ہے تو اس کے سامنے شراب رکھ دیتا ہے اور جب غافل انسان اُسے پی کر مدہوش ہو جاتا ہے تو وہ بڑی آسانی سے شیطان کی گرفت میں آ جاتا ہے۔☆☆☆☆☆

گینڈا

گینڈا سو ہاتھ تک لمبا ہوتا ہے۔ بسا اوقات اس سے بھی زیادہ اس کے تین سینگ ہوتے ہیں ایک دونوں آنکھوں کے درمیان اور دو دونوں کانوں کے پاس۔ یہ ہاتھی پر حملہ کر کے اپنے درمیانی سینگ سے اُسے مار ڈالتا ہے اس کا بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں چار سال تک رہتا ہے ایک سال گزر جانے پر بچے کا منہ باہر آ جاتا ہے اور وہ اسی حالت میں جو درخت وغیرہ اس کے قریب آ جائے اس کے پتے کھاتا رہتا ہے اور جب چار سال پورے ہو جائیں تو سارا باہر آ جاتا ہے اور باہر آتے ہیں بجلی کی طرح دوڑ جاتا ہے اس ڈر سے کہ اُس کی ماں اُسے اپنی زبان سے چاٹنے نہ لگے۔ گینڈے کی زبان پر ایک بہت بڑا کانٹا ہوتا ہے جس کسی کو وہ چاٹ لے اس کے جسم پر گوشت باقی نہیں رہتا ہڈیاں ہی رہ جاتی ہیں چنانچہ چین کے بادشاہ جب کسی مجرم کو سزا دینا چاہتے تو اُسے گینڈا کے حوالے کر دیا کرتے تھے۔ جو مجرم کے بدن کو چاٹ کر ہی ہلاک کر دیتا تھا۔

اس کے درمیان سینگ میں اتنی صلابت وقوت ہوتی ہے کہ بسا اوقات ہاتھی پر حملہ کر کے اُسے اسی سینگ کے سہارے اٹھالیتا ہے۔ اور اس سینگ کے وزن سے گینڈے کا سر جھکا رہتا ہے اور یہ اتنا مہیب درندہ ہے کہ جہاں یہ موجود ہو ارد گرد کے سب درندے اس کی ہیبت سے بھاگ جاتے ہیں یہ انسان کا بڑا دشمن ہے۔ جہاں اس کی آواز بھی سن

لے اس کا پیچھا کر کے اُسے مار ڈالتا ہے اور اُسے کھاتا نہیں مارتا صرف دشمنی کے لئے ہے کھانے کے لئے نہیں۔

تجربے

اس کا سینگ ہاتھ میں پکڑنے سے قولنج کا مریض اچھا ہوجاتا ہے عسر ولادت کے وقت عورت اگر اُسے ہاتھ میں پکڑ لے تو ولادت آسانی سے ہوجاتی ہے اس کے تھوڑے سے حصہ کو پیس کر مرگی کے مریض کو پلایا جائے تو افاقہ ہوجائے گا اسے گرم پانی میں ڈالا جائے تو پانی فوراً ٹھنڈا ہوجاتا ہے اس کی دائیں آنکھ پاس رکھنے سے جن اور سانپ قریب نہیں آتے۔

تعبیر

گینڈے کا خواب میں دیکھنا اس بات کی علامت ہے کہ کسی سے لڑائی جھگڑا ہوگا۔

حکم : حرام ہے۔ (حیوٰۃ الحیوان ص ۲۱۹ ج ۲)

ہمارا تبصرہ

☆ راشی وخائن شخص بھی ایک گینڈا ہے جو اپنے رشوت کے سینگ سے بڑا بڑا مال مار لیتا ہے اور اس کے بل بوتے پر بڑی بڑی بلڈنگیں اٹھا لیتا ہے اور اُسے اس کی ایسی چاٹ پڑ جاتی ہے کہ جسے وہ ''چاٹ'' لے اس غریب کا کچھ نہیں رہتا۔

☆ نئی تہذیب کی زبان پر ایک ٹیڈیٹ کا کانٹا بھی ہے کہ جسے اس نے چاٹ لیا اس کے بدن کا لباس چٹ کر گئی اور وہ ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ ہی نظر آنے لگا۔

☆ بعض لوگ ''مولوی'' کے بڑے دشمن ہوتے ہیں جہاں اس کی آواز بھی سن لیں اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور اپنے طعن وتشنیع کے سینگ سے اُسے مجروح کرنے کے درپے ہوجاتے ہیں حالانکہ یہ انسانی صفت نہیں ہے۔

☆ ماڈرن شخص کے سر پر نئی تہذیب کا جو سینگ ہے اس کے وزن سے بیچارے کا سر اپنی بیگم کے آگے جھکا رہتا ہے۔

☆ بدعقیدہ شخص بھی گینڈے کی طرح مدت تک تقیہ کے پیٹ میں چھپا رہتا ہے.

ہاتھی

ہاتھی ایک عظیم الجثہ حیوان ہے بلند قامت۔ عجیب وغریب شکل وصورت لمبی سونڈ۔ اور بڑے بڑے کان رکھتا ہے۔ اس کی مدت حمل دو سال تک ہے اور یہ پچاس سال کا ہو جائے تو اپنی مادہ کے قریب جاتا ہے۔ اور مادہ کو جب حمل ٹھہر جائے تو پھر اس کے قریب نہیں جاتا حتیٰ کہ وضع حمل کے بعد بھی تین سال تک اس کے نزدیک نہیں جاتا اور یہ ایک یہ مادہ سے تعلق رکھتا ہے اور اس اپنی مادہ کے حق میں بڑی غیرت رکھتا ہے جب مدت حمل پوری ہو جائے تو مادہ کسی نہر میں داخل ہو کر بچہ جنتی ہے اس لئے کہ وہ ٹانگوں میں جوڑ نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ نہیں سکتی اور بچہ کھڑے کھڑے ہی جنتی ہے نر ہاتھی بھی ساتھ رہتا ہے اور بچہ پیدا ہونے کے بعد اس کی دیکھ بھال کرتا ہے ہاتھی اونٹ کی طرح کینہ میں آ جائے تو بسا اوقات اپنے مہاوت کو بھی مار ڈالتا ہے ہند میں مشہور ہے کہ ہاتھی کی زبان الٹی ہے اگر سیدھی ہوتی تو یہ باتیں کرتا اس کی سونڈ ہی اس کی ناک بھی ہے اور ہاتھ بھی اسی سونڈ سے چارہ اور پانی اپنے منہ میں ڈالتا ہے اور اسے اپنے سارے بدن پر گھماتا رہتا ہے اس کے دو بڑے بڑے چھاج کے مانند کان ہر وقت ہلتے رہتے ہیں ان سے وہ مکھیاں اور مچھر اڑاتا رہتا ہے کیونکہ منہ اس کا ہر وقت کھلا رہتا ہے اور اگر اس کے منہ میں مچھر یا مکھی گھس جائے تو مر جاتا ہے اس لئے وہ کانوں کو ہر وقت ہلاتا رہتا ہے یہ سانپ کا بڑا دشمن ہے اُسے پاؤں تلے مسل کے مار دیتا ہے اور سانپ اس کا دشمن ہے وہ اگر کاٹ لے تو ہاتھی مر جاتا ہے اور ہاتھی بیمار پڑ جائے تو مردہ سانپ کھاتا ہے اور اچھا ہو جاتا ہے اور جب یہ اپنے ایک پہلو پر زمین پر گر جائے تو اٹھ نہیں سکتا اس صورت میں سب ہاتھی ایک دوسرے کو خبر کرتے ہیں اور اس کو اٹھانے کے لئے جمع ہو جاتے ہیں پھر سب سے بڑا ہاتھی اپنی سونڈ اُس کے نیچے ڈال کے زور لگاتا ہے اور دوسرے بھی سب اُس کی مدد کرتے ہیں حتیٰ کہ سب مل جل کر اُسے اٹھا دیتے ہیں اور یہ اپنی سونڈ سے کسی درخت کو اکھیڑنا چاہے تو اس درخت کے اردگرد سونڈ لپیٹ کر اُسے جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے سونڈ سے لڑتا بھی ہے گویا سونڈ اس کا آلہ حرب بھی ہے اور آواز اس کی اتنے بڑے جثہ کا مقابلہ میں کچھ بھی نہیں چھوٹے بچے کی چیخ کی مانند

ہوتی ہے یہ فہم کا مالک بھی ہے سکھلانے سے بہت کچھ سیکھ جاتا ہے۔ مثلاً مہاوت کے اشارے سے بادشاہوں کو سجدہ کرنا اور اسی طرح اور بھی بہت کچھ۔ دو ہاتھی آپس میں لڑ پڑیں تو بسا اوقات ایک دوسرے کو مار ڈالتے ہیں۔ اور یا پھر مغلوب ہاتھی اپنی شکست مان کر فاتح ہاتھی کے آگے جھک جاتا ہے رفتار اس کی اس قدر بغیر آواز کے ہوتی ہے کہ انسان کے پاس سے گزر جائے تو پتہ بھی نہیں چلتا اور خدا کی شان دیکھئے کہ اس قدر عظیم الجثہ ہوتے ہوئے بلی سے ڈرتا ہے جہاں بلی کو دیکھ لے۔ بھاگ جاتا ہے۔

مُسلمان کی طاقت

جنگ قادسیہ میں رستم ہاتھی پر سوار ہو کر حضرت عمرو بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں آیا۔ تو حضرت عمرو نے اپنی تلوار کے ایک ہی وار سے رستم کے ہاتھی کی اگلی دونوں ٹانگیں کاٹ ڈالیں (اللہ اکبر) ہاتھی گر گیا۔ رستم قتل ہوا اور فوج بھاگ گئی۔

(حیٰوۃ الحیوان ص ۱۸۲، ج ۲۔ عجائب المخلوقات ص ۲۲۳، ج ۲)

ہاتھیوں کی لڑائی

ایک اردو رسالہ ''دلگداز'' ہاتھیوں کی لڑائی کے متعلق لکھتا ہے کہ لکھنؤ میں ہاتھیوں کی لڑائی بڑی پسند کی جاتی ہے اور یہ شوق اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ نصیر الدین حیدر شاہ کے زمانے میں ڈیڑھ سو لڑائی کے ہاتھی تھے جن کو سواری سے تعلق نہ تھا ہاتھیوں کی لڑائی کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ مست ہو گئے ہوں اس لئے کہ جب تک ہاتھی مست نہ ہوں، نہیں لڑتے اور لڑیں بھی تو ان میں فتحیابی اور حریف پر غالب آنے کا سچا جوش اور غصہ نہیں ہوتا لڑائی کے وقت ان کی گردن سے دم تک ایک رسا بندھا ہوتا ہے حریف کا سامنا ہوتے ہی دونوں حریف سونڈیں اور دمیں اٹھا کے زور سے چنگھاڑتے ہوئے ایک دوسرے پر جھپٹ پڑتے ہیں اور بڑی زبردست ٹکر ہوتی ہے اس کے بعد برابر ٹکروں پر ٹکریں ہوتی رہتی ہیں۔ جن کی آواز بڑی دور تک جاتی ہے پھر دونوں ایک دوسرے سے منہ ملا کر اور دانتوں کو اڑا کر ایک دوسرے کو ریلنا اور دھکیلنا شروع کرتے ہیں جس میں ان کے جسم کے پیچ و تاب کھانے سے اندازہ ہوتا ہے کہ کیسا زور لگا رہے ہیں فیلبان آنکس مار مار کر زور لگانے پر انہیں اور زیادہ

اُبھارتے رہتے ہیں ۔ آخر دونوں میں سے ایک ہاتھی کمزور پڑتا اور ریلے کی تاب نہ لا کر زمین پر گرتا ہے غالب ہاتھی اس وقت اکثر دانت سے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالتا ہے لیکن اکثر ہاتھیوں کا معمول ہے کہ کمزور پڑتے ہی دانت چھڑا کر بھاگتے ہیں اور غالب ہاتھی اس کا تعاقب کرتا ہے پا گیا تو ٹکریں مار کر گراتا ہے اور دانتوں سے پیٹ پھاڑ ڈالتا ہے اور اگر وہ نکل گیا تو جان بچ جاتی ہے۔ (دلگداز)

تجربے

ہاتھی کی ہڈی بچے کے گلے میں ڈالی جائے تو بچہ کی مرگی جاتی رہتی ہے اس کا دانت اگر کسی درخت پر لٹکایا جائے تو اس سال اس درخت کو پھل نہیں لگتا جس کھیتی اور درخت کے قریب اس کی ہڈی کا دھواں دیا جائے وہاں کیڑے نہیں لگتے اور جس گھر میں یہ دھواں دیا جائے وہاں سب مچھر مر جاتے ہیں اور اس کا دھواں لینے سے بواسیر کو فائدہ ہوتا ہے۔

تعبیر : ہاتھی کو خواب میں دیکھنا لمبی عمر پانے کی علامت ہے۔

حکم : حرام ہے۔ (حیٰوۃ الحیوان ص۱۸۹، ج۲)

ہمارا تبصرہ

☆ جو برائے نام انسان اپنی عورت کی غیرت نہ رکھے اس دیوث سے تو ہاتھی اچھا ہے۔

☆ چونکہ ہاتھی کی ٹانگوں میں جوڑ نہیں۔ اس لئے اس کی مادہ بچہ کھڑے کھڑے جنتی ہے مگر جو لوگ اپنی ٹانگوں میں جوڑ رکھ بھی پیشاب کھڑے کھڑے کر دیتے ہیں ان کے لئے کیا کہا جائے سوائے اس کے کہ نئی تہذیب کی بدولت اُن کے جوڑ جڑ گئے ہیں۔

☆ ہاتھی کے گر جانے پر دوسرے سب ہاتھی اُسے اٹھانے میں لگ جاتے ہیں۔ پھر کیا وہ بھی انسان کہلانے کے مستحق ہیں جو اپنے بھائی کے گرانے کی کوششوں میں لگے رہتے ہیں۔

☆ انسان وہ ہے جس کا منہ ہاتھی کی طرح ہر وقت کھلا نہ رہے بلکہ رمضان شریف میں بند رہے۔ رشوت، سود، بلیک، خیانت اور جملہ مال حرام کے لئے بھی بند رہے اور اگر

کھلا رہا۔ تو مال حرام کی مکھی یا مچھر اگر اندر چلا گیا تو اخلاقی موت واقع ہو جائے گی۔

☆ جنگ قادسیہ کی طرح عظیم الجثہ مشرک ہاتھی کا حشر بھی دنیا نے دیکھ لیا کہ اس کی ٹانگیں مسلمان کی ضرب ید اللہی نے کاٹ کر رکھ دی ہیں۔☆ ☆ ☆ ☆ ☆

لومڑی

عربی زبان میں لومڑی کا نام ثعلب ہے، یہ بڑی ہوشیار چالاک اور مکار جانور ہے باوجود ضعیف تر ہونے کے اپنی چالاکی سے بڑے بڑے طاقتور درندوں کے ساتھ پھرتی ہے اور بھوک لگنے پر اپنا پیٹ بھی بڑے مکر وفریب سے بھرتی ہے اور وہ اس طرح کہ زمین پر لیٹ کر اپنی آنکھوں کی پتلیاں پھیر لیتی ہے تا کہ دیکھنے والا یہ سمجھے کہ مرگئی ہے اس حال میں کوئی جانور اُسے مردہ سمجھ کر اس کے قریب آئے تو فوراً اس پر جھپٹ کر اس کا شکار کر لیتی ہیں اور اُسے ہڑپ کر لیتی ہے اور اس کا ایک حیلہ دیکھئے کہ اس کے بدن میں چیچڑیاں پڑ جائیں تو ان کے ازالہ کے لئے اس کی ترکیب ملاحظہ فرمائیے۔

اپنے ہی کچھ بال نوچ کر انہیں منہ میں پکڑ لیتی ہے اور پھر کسی تالاب کا رُخ کر کے پانی میں داخل ہو جاتی ہے پہلے تھوڑے پانی میں ٹھہرتی ہے حتیٰ کہ چیچڑیاں پانی سے بچنے کے لئے لومڑی کے جسم بالا کی طرف بڑھنا شروع کر دیتی ہے لومڑی پھر آہستہ آہستہ گہرے پانی کی طرف بڑھنے لگتی ہے اور چچڑیاں سب کی سب اوپر کی طرف رُخ کرتی جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ لومڑی اپنا سارا جسم پانی کے اندر ڈبو دیتی ہے اور اس وقت ساری چیچڑیاں جان بچانے کو وہاں سے بھی اوپر چڑھنے لگتی ہیں اور ان بالوں میں جو لومڑی نے اپنے منہ میں پکڑ رکھے ہوتے ہیں سب جمع ہو جاتی ہیں۔ لومڑی جب دیکھتی ہے کہ وہ سب کی سب ان بالوں میں جمع ہوگئی ہیں تو ایک دم ان بالوں کو پانی میں پھینک کر پانی سے فوراً باہر آ جاتی ہے.

حکایت

کہتے ہیں ایک شیر ایک بھیڑیا اور ایک لومڑی شکار کو نکلے تینوں نے ایک گدھا، ہرن اور ایک خرگوش شکار کیا شیر نے بھیڑیئے سے کہا کہ تم ان کی تقسیم کرو۔ بھیڑیئے نے

کہا کہ گدھا آپ کا ہرن میرا۔ اور خرگوش لومڑی کا شیر کو غصہ آ گیا کہ میرے ہوتے ہوئے یہ حصہ دار بن بیٹھا ہے اس نے بھیڑیئے کو ایک تھپڑ مار کر وہیں ہلاک کر ڈالا اور پھر لومڑی سے کہنے لگا کہ لے تو تقسیم کر۔ لومڑی نے کہا حضور! گدھا آپ اس وقت کھائیں ہرن شام کو کھایئے گا اور خرگوش سے صبح ناشتہ کیجئے گا شیر اس تقسیم پر بڑا خوش ہوا۔ اور کہا! لومڑی! ایسی اچھی تقسیم تم کو کس نے سکھائی؟ لومڑی بولی ''بھیڑیئے کے حال نے۔''

لومڑی کی چالاکی

شافعی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم سفر میں تھے کہ راستہ میں ہم نے کھانا کھانے کے لئے دستر خوان بچھایا۔ دو مُرغیاں سالم بھُنی ہوئی لائی گئیں کہ نماز مغرب کا وقت ہو گیا۔ ہم نے سب کچھ اُسی طرح چھوڑ کر نماز پڑھنی شروع کر دی۔ ہمارے نماز پڑھتے ہوئے ایک لومڑی آئی اور ایک مرُغی اُٹھا کر لے گئی۔ نماز پڑھ کر ہم نے بہت افسوس کیا کہ اتنے میں وہی لومڑی منہ میں مُرغی پکڑے ہوئے آئی۔ اور کچھ دُور اس مرغی کو رکھ کر چلی گئی ہم دوڑے کہ مُرغی کو اٹھا لائیں ہم جو اِدھر اُدھر دوڑے تو لومڑی پھر نمودار ہوئی اور ہمارے دستر خوان سے دوسری مرغی بھی اٹھا کر لے گئی۔ اس کے بعد ہم نے جو پہلی مرغی کو دیکھا۔ جو وہ دوبارہ آ کر پھینک گئی تھی تو وہ دراصل ایک بوسیدہ کپڑا تھا جسے لپیٹ کر مرغی کی شکل بنا دیا گیا تھا گویا اس چال سے لومڑی ہماری دونوں مرغیاں لے گئی۔

اور سنئے!

ایک شیر بیمار پڑ گیا تو سارے درندوں نے اس کی بیمار پرسی کے لئے حاضری دی مگر لومڑی نہ آئی۔ بھیڑیئے نے شیر سے اس کی چغلی کھائی کہ دیکھئے آپ کی بیمار پرسی کے لئے لومڑی نہیں آئی شیر نے کہا اچھا جب وہ آئے تو مجھے پتہ دینا پھر جب وہ آئی تو بھیڑیئے نے بتایا کہ لومڑی آئی ہے شیر نے غصہ میں پوچھا کہ تم آج تک میرا حال پوچھنے کیوں نہیں آئی؟ تو اس نے کہا۔ حضور! میں تو آپ کے مرض کا علاج تلاش کر رہی تھی۔ شیر نے پوچھا۔ تو پھر کونسی دوا تم نے ڈھونڈھی؟ وہ بولی حضور! بھیڑیئے کی ٹانگ کی ہڈی کا بھیجا آپ کے مرض کا شافی علاج ہے چنانچہ اسی وقت شیر نے بھیڑیئے کی ٹانگ پر پنجہ

مارا۔ اور اس کی ہڈی کا بھیجا نکال کر کھایا۔ بھیڑیا۔ بیچارہ زخمی ہوکر باہر نکلا۔ تو لومڑی بھی باہر نکلی بھیڑیئے کی ٹانگ خون سے سُرخ ہو رہی تھی لومڑی نے اسے دیکھ کر کہا۔

''اے سُرخ جراب پہننے والے! بادشاہوں کے پاس بیٹھو! تو ذرا سوچ کے منہ سے کچھ نکالا کرو۔''

تجربے

اس کی چربی ملنے سے گھٹیا کا آرام آجاتا ہے اسکا دانت مرگی کے مریض کے گلے میں ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہے اس کے ہجیروں کے مریض کے گلے میں ڈالنے سے گلے کی ہجیروں کا ازالہ ہوجاتا ہے اس کی چربی پگھلا کر کان میں ڈالنے سے کان کا درد جاتا رہتا ہے۔

تعبیر : جو شخص خواب میں لومڑی دیکھے۔ اُسے عورت ملے گی۔

حکم : حرام ہے۔ (حیٰوۃ الحیوان ص ۱۴۷ تا ۱۵۷، ج ۱)

ہمارا تبصرہ

☆ اسی طرح بعض لوگ ''لومڑی صفت'' ہوتے ہیں جو بڑے چالاک اور مکار ہوتے ہیں ضعیف ہونے کے باوجود بڑوں بڑوں کے ساتھ پھرتے نظر آتے ہیں اور اپنا پیٹ بھرنے کے لئے بڑے مسکین متواضع اور متوکل بن کر قوم کے سامنے آتے ہیں اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ ہمیں کوئی کسی قسم کا لالچ نہیں۔ ہم تو اللہ واسطے دین کی خدمت کرتے ہیں۔ مگر جب کوئی بھولا بھالا شخص ان کے قریب آجائے تو جھٹ کسی چندہ کی کاپی کا منہ کھول کر اسے ہڑپ کر جاتے ہیں یہ لوگ بڑے ہی فریب کار اور مکار ہوتے ہیں۔

☆ لومڑی کی تقسیم کا حال پڑھنے کے بعد یہ بات سمجھ میں آئی کہ لومڑی کی تقسیم کا نمبر بھیڑیئے کے بعد آنا اس کے لئے موجب رحمت ہوگیا اگر بھیڑیئے کی جگہ پہلے اس کا نمبر آجاتا۔ تو وہ بھی بھیڑیئے کی تقسیم کی طرح تقسیم کرتی اور اس کا حشر بھی وہی ہوتا جو بھیڑیئے کا ہوا۔ مگر اس کا نمبر بعد میں آیا۔ تو اس نے بھیڑیئے کے حال سے عبرت حاصل کرلی۔ اور سنبھل گئی۔ اور بھیڑیئے کی روش سے بچ کر اس نے اپنی جان بچالی۔

اسی طرح ہم غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا ہزار ہزار شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے ہمیں ساری امتوں کے بعد بھیجا۔ اور ہمارا نمبر سب سے بعد میں آیا اور ہم نے پہلی امتوں کی نافرمانیاں اور ان نافرمانیوں پر ان پر جو عذاب نازل ہوئے ان سب کا حال پڑھ سُن لیا اور ان کے حال سے عبرت حاصل کر کے ان نافرمانیوں سے کنارہ کش ہو کر اللہ کی گرفت سے ہم بچ گئے۔ اگر ہمارا نمبر پہلے ہوتا۔ تو لازماً ہمارا حال بھی وہی ہوتا جو پہلی امتوں کا ہوا۔

☆ لومڑی کی طرح شیطان بھی بڑا چالاک اور مکار ہے یہ اس دنیا کو طرح طرح کے رنگ و روغن کے ساتھ مزین کر کے اور اسے مختلف شکلوں میں لا کر ہمارے سامنے لاتا ہے اور ہم جو اس دنیا کے پیچھے دوڑتے ہیں تو مکار شیطان دوسری طرف سے نمودار ہو کر ایمان کو بھی لے اُڑتا ہے اور جب ہم اس دلکش دنیوی چیز کو بھی غور سے دیکھتے ہیں۔ تو ایک بوسیدہ ناپائیدار حقیقت سے خالی بیکار شے کے سوا کچھ نہیں پاتے۔

☆ لومڑی اپنے بچوں کو بھیڑیئے سے بچانے کے لئے بچوں کے پاس پیاز کے پتے رکھ دیتی ہے ہمیں اگر شیطان لعین سے اپنے ایمان کے بچانے کی فکر نہ ہو تو پھر ہم سے تو لومڑی اچھی ہمارے ایمان کا دشمن شیطان بھیڑیا ذکر حق سے مرتا ہے اس لئے ہمارے لئے یہ لازم ہے کہ ہم اللہ کی یاد سے کبھی غافل نہ ہوں۔ اور ہر وقت اس کا نام ہمارے پاس رہے۔

☆☆☆☆☆

بندر

یہ جانور کئی حالات میں انسان کی طرح ہے۔ خوش بھی ہوتا ہے ہنستا بھی ہے اور انسان کی طرح چیز ہاتھ سے پکڑتا ہے اس کے ہاتھ کی انگلیوں میں جوڑ ہیں اور ناخن بھی۔ سیکھ جانے کا اس میں ملکہ ہے جو بات سکھاؤ سیکھ جاتا ہے چاروں ٹانگوں پر بھی چلتا ہے اور دو ٹانگوں پر بھی بڑی آسانی سے چل سکتا ہے خلیفہ متوکل کو کسی نے ایک بندر بھیجا تھا جو کپڑے سی لیتا تھا۔ اور اہلِ یمن اسے اپنی دکانوں پر بیٹھنا سکھاتے ہیں۔ حتیٰ کہ قصاب اور سبزی فروش اسے دکان پر بٹھا جاتے ہیں اور دکاندار کے واپس آنے تک وہ دوکان کی

حفاظت کرتا ہے بندر چوری کرنا بھی جانتا ہے یہ انسان کی طرح اپنی مخصوص بیوی رکھتا ہے اور اپنی بندریا کے پاس دوسرے کسی بندر کو نہیں آنے دیتا۔ اور نہ ہی کوئی بندر دوسرے کی بندریا کی طرف رغبت رکھتا ہے پانی میں انسان کی طرح ڈوب جاتا ہے اور ماں اپنے بچے کو اس طرح اٹھائے پھرتی ہے جیسے عورت۔ یہ دس سے بارہ تک بچے جنتی ہے کچھ اولاد کو ماں اٹھائے پھرتی ہے اور باقی بچوں کو باپ زہریلا کھانا دیکھ کر چیختا ہے اور ڈرتا ہے اور نہیں کھاتا۔ (حیوٰۃ الحیوان ص ۱۹۸، ج ۱) ☆☆☆☆☆☆

بن مانس

لاہور کا ایک اردو ماہنامہ لکھتا ہے:

بندروں کی ایک قسم بن مانس ہے جو شکل و صورت میں انسان سے بہت ملتا جلتا ہے "جنگل کا انسان" کے لقب سے مشہور ہے یہ بورنیو اور سماٹرا کے دلدل سمندروں کے کناروں کے قریب پایا جاتا ہے اس کی لمبائی چار فٹ کے لگ بھگ ہوتی ہے اور درختوں پر رہتا ہے یہ جانور اپنے گھر درختوں پر بناتے ہیں۔ گو بندروں کی اور بھی دو قسمیں ہیں جو اپنے گھر بنا کر رہتے ہیں لیکن بن مانس کا گھر بہت اچھا ہوتا ہے یہ اپنے گھر درخت کی اونچی ٹہنیوں پر بناتے ہیں رات کے وقت نر بن مانس گھر کے نیچے سوتا ہے اور مادہ اور بچے گھر کے اندر آرام کرتے ہیں۔ ☆☆☆☆☆☆

لنگور

بن مانس کی ایک دوسری قسم لنگور ہے یہ سائز میں بڑے سے بڑا بلی کے برابر اور چھوٹے سے چھوٹا چوہے جتنا ہوتا ہے اس کے کان بہت نازک اور لمبے ہوتے ہیں۔ اسی لئے خدا نے ایسی سمجھ اور صلاحیت اِسے دے رکھی ہے کہ جب چاہے یہ اپنے کانوں کو سکیڑ کر اکٹھا کر لیتا ہے تاکہ درختوں کی شاخوں سے زخمی نہ ہونے پائیں لنگور دن کے وقت تو جنگلوں میں اپنے گھروں یا ناریل کے پتوں میں چھپے رہتے ہیں لیکن رات کو باہر نکل کر خوب سیر سپاٹا کرتے ہیں، یہ جانور بھی اپنا گھونسلا خود بناتے ہیں۔ ☆☆☆☆☆☆

چمپانزی

یہ قسم اپنی شکل وصورت کے اعتبار سے بالکل انسان معلوم ہوتا ہے اس کا وزن ایک سو پچاس پونڈ ہوتا ہے اور افریقہ کے جنگلوں میں رہتا ہے۔ اس کے چہرے پر بال بہت کم ہوتے ہیں اور کان باہر کی طرف پھیلے ہوئے سیدھے یہ جانور بہت آسانی سے سدھایا جاسکتا ہے اس کا گھونسلا زمین سے بیس اور پچاس فٹ کے قریب اونچا ہوتا ہے۔ یہ درختوں کی شاخوں اس کے چھلکوں پتوں اور چھوٹے چھوٹے پودوں کو ایک دوسرے کے اُوپر رکھ کر ایسی عمدگی سے گھر بناتا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

گوریلا

جسم کی بناوٹ کے لحاظ سے گوریلا انسان سے بہت ہی زیادہ ملتا جلتا ہے عادات میں بھی پورا انسان معلوم ہوتا ہے اور تمام جانوروں سے بڑا ہوتا ہے۔ بعض کا وزن چار سو پونڈ اور قد ساڑھے پانچ فٹ ہوتا ہے اور بعض اس سے ہلکے بھی ہوتے ہیں اس کی خوراک جھاڑیاں اور پھل ہے۔ (تعلیم وتربیت لاہور)

تجربے

بندر کا دانت اگر انسان کے گلے میں لٹکا دیا جائے تو اُسے نیند نہ آئے گی اور نہ ہی رات کی اندھیری میں اُسے ڈر لگے گا اور اگر اس کا بال سوئے ہوئے انسان کے سر کے نیچے رکھ دیا جائے۔ تو اسے بڑے ڈراؤنے خواب آنے لگیں گے۔

تعبیر

خواب میں بندر دیکھنا کسی عیب دار شخص کو دیکھنے کی علامت ہے اور بندر کو مار ڈالا ہے تو گھر میں کوئی بیمار اچھا ہوجائے گا اور اگر بندر غالب آگیا ہے تو بیمار اچھا نہ ہوگا۔

حکم : حرام ہے۔ (حیاۃ الحیوان ص ۱۹۸، ج ۱)

ہمارا تبصرہ

☆ بندر کے کئی حالات اگرچہ انسان کی طرح ہیں ہلتا بھی ہے اور ہاتھ سے پکڑتا

بھی ہے اور انگلیوں میں جوڑ بھی ہیں اور یہ اپنی شکل وصورت کے اعتبار سے انسان سے ملتا جلتا بھی ہے مگر پھر بھی یہ حیوان کا حیوان ہی ہے انسان ہرگز نہیں اور اگر کوئی بن مانس کسی معزز انسان سے یوں کہے کہ جناب! میں آپ ہی کی مثل ہوں یا آپ میری مثل ہیں یا کسی ''اَنَا بَشَرٌ مِثْلُکُمْ'' کی غلط تفسیر کرنے والے سے یوں کہا جائے کہ قبلہ آپ بندر کی مثل ہیں۔ تو یقیناً اُسے غصہ آئے گا پھر کسی عامی شخص کا محض ظاہری شکل وصورت کے پیش نظر انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنی مثل قرار دینا بندر پن نہیں تو اور کیا ہے۔

☆ ڈارون نے بندر کی غالباً انہی ترقی یافتہ قسموں یعنی چمپانزی اور گوریلا کو مزید ترقی یافتہ قرار دے کر اُسے اپنا ''باوا'' تسلیم کرلیا ہے اور یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ انسان بندر ہی کی ترقی یافتہ شکل ہے۔

☆ بقول ڈارون اگر بالفرض بات یہی ہے کہ بندر سے انسان بنا ہے۔ تو آج کل کی نئی تہذیب کو کیا کہا جائے جس نے انسان کو پھر سے بندر بنانا شروع کردیا ہے۔

☆ بندر کی غیرت مریدانِ ڈارون کے لئے مقامِ عبرت ہے کہ بندر تو نہ اپنی بیوی کے پاس دوسرے بندر کو آنے دیتا ہے اور نہ دوسرے کی بیوی کے پاس خود جاتا ہے مگر یہ لوگ اب ناچ گھروں میں جا جا کر ایک دوسرے کی بیویوں کی طرف راغب ہوگئے ہیں اور اپنے ''باوا'' کی غیرت کو بھول گئے ہیں اے کاش! یہ بندر کے بندر ہی رہتے۔ ☆☆

گائے

گائے ایک مفید اور قوت کا مالک جانور ہے اس میں انسان کے لئے بڑے منافع ہیں چونکہ انسان کے لئے اس میں فوائد ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کی رعایت سے اسے درندوں کی طرح کوئی ایسا ہتھیار نہیں دیا۔ جس سے یہ حملہ کرسکے۔ اس کے دشمن سے انسان خود اس کو بچاتا ہے۔ ہر حیوان کی مادہ کی آواز اُس کے نر کی آواز سے پتلی ہوتی ہے مگر گائے کی آواز اپنے نر کی طرح ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ بھاری۔ بھینس بھی گائے کی جنس سے ہے یہ گائے سے بھاری ہوتی ہے اور دودھ بھی اس سے زیادہ دیتی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک گائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک ایسی گائے کے پاس سے گذرے جس کے پیٹ میں بچہ تھا اور وہ پیدا نہیں ہو رہا تھا جس سے گائے کو بڑی تکلیف تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر وہ کہنے لگی اے کلمۃ اللہ! دُعا کیجئے اللہ مجھے اس مشکل سے نجات دے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دُعا فرمائی۔

یَاخَالِقَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ وَیَامُخْرِجَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ خَلِّصْهَا۔

''اے ایک نفس سے دوسرے نفس کو پیدا کرنے والے اور اے ایک نفس سے دوسرے نفس کو نکالنے والے اسے نجات دے؟''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس دعا سے گائے کے ہاں بچہ فوراً پیدا ہو گیا یہ دعا آج بھی مفید ہے اگر کسی عورت پر ولادت مشکل ہو رہی ہو تو یہی دُعا لکھ کر اس کے گلے میں ڈالئے آسانی سے ولادت ہو جائے گی۔

ایک حکایت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ایک بادشاہ اپنی مملکت کی سیر کیلئے نکلا اور ایک گاؤں میں ایک شخص کے گھر ٹھہرا۔اس رات صاحب خانہ نے اپنی گائے کو دوہا تو اس نے تیس گایوں کے برابر دودھ دیا۔ بادشاہ بڑا متعجب ہوا۔اور دل میں ارادہ کرلیا کہ یہ گائے میں اپنے قبضہ میں کرلوں گا دوسرے دن اس گائے کو دوہا گیا تو اس نے پہلے روز سے آدھا دودھ دیا۔ بادشاہ نے یہ قصہ دیکھ کر صاحب خانہ سے پوچھا کہ آج اس گائے کا دودھ کم کیوں ہو گیا؟ اس نے جواب دیا۔اس لئے کہ بادشاہ کی نیت بدل گئی ہے بادشاہ جب ظلم کرے یا ظلم کا ارادہ ہی کرے تو برکت اُٹھ جاتی ہے بادشاہ نے یہ بات سن کر دل ہی دل میں اپنا ارادہ بدل لیا پھر تیسرے روز جب اس گائے کو دوہا گیا تو اس نے پورا دودھ دیا بادشاہ کو یقین ہو گیا کہ بادشاہ کے بُرے ارادوں کا اثر ساری مملکت پر پڑتا ہے۔

تجربے

گائے کی چربی ہڑتال میں ملا کر اسے جلا کر اس کا دھواں دینے سے گھر سے بچھو اور سانپ بھاگ جاتے ہیں اور اس کا سینگ پیس کر کھانے میں ملا کر جسے چوتھے کا بخار ہو

اُسے کھلایا جائے تو بخار اتر جاتا ہے گائے کے بال جلا کر پانی میں گھول کر پینے سے دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے اور اگر انہیں سکنجبین میں ملا کر پیا جائے تو طحال کے ورم کے لئے مفید ہے۔

تعبیر

گائے کا خواب میں دیکھنا قحط پڑنے کی علامت ہے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کی تعبیر بیان فرمائی تھی اور خواب میں گائے نے اگر ٹکر ماری جس سے خراش آ گئی تو کوئی بیماری آئے گی بیل نے اگر حملہ کر دیا تو یہ موت کی علامت ہے گائے نے اگر گھر میں داخل ہو کر زمین یا دیوار کو کھودا ہے تو مال میں خسارہ ہوگا۔

حکم : حرام ہے۔ (حیوٰۃ الحیوان ص ۱۲۴۔۱۲۵، ج۱)

ہمارا تبصرہ

☆ انسان گائے کی خبر رکھتا ہے اُسے اس کے دشمنوں سے بچاتا ہے اس لئے کہ گائے کے پاس اپنے بچاؤ کے لئے درندوں کی طرح کا کوئی ہتھیار نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے موذی اور مہلک جانوروں سے بچانے کے لئے انسان کو اپنی حفاظت میں لے رکھا ہے۔ رات کو سوتے ہوئے جب کہ انسان انتہائی غفلت میں ہوتا ہے اس کی حفاظت فرمانے والا۔ بجز اللہ کے اور کون ہوتا ہے؟ بڑی بڑی قوت کے مالک جانور اونٹ گھوڑے اور ہاتھی وغیرہ انسان کے بس میں کب آنے والے تھے؟ انسان کے لئے انہیں مسخر کر دینے والا بجز خُدا کے اور کون ہے؟ گائے اگر دودھ نہ دے جس مقصد کے لئے اس کی پرورش کی جاتی ہے اگر وہی پورا نہ ہوا تو ایسی گائے بوچڑ خانے پہونچا دی جاتی ہے پس جو انسان اپنی ڈیوٹی یعنی عبادت الٰہی ادا نہیں کرتا وہ بھی بوچڑ خانے یعنی جہنم میں پہونچا دیا جائے گا۔

☆ بے حجاب اور ماڈرن لیڈی بھی نئی تہذیب کی ایک گائے ہے جو مرد کی طرح دوڑتی پھرتی ہے بلکہ مرد سے بھی دو ہاتھ آگے ہے۔

☆☆☆☆☆

جنگلی گائے

جنگلی گائے کا سینگ بہت بڑا ہوتا ہے اور اُس کی کئی شاخیں ہوتی ہیں۔ ہر سال اس کے سینگ پر ایک نئی شاخ نکل آتی ہے اس کے یہ سینگ بڑے سخت ہوتے ہیں ان سے یہ اپنی اور اپنی اولاد کی حفاظت کرتی ہے اور کتوں درندوں وغیرہ کو ان کے ساتھ روکتی ہے۔ یہ گائے گانا سننے کی بڑی مشتاق ہے کہیں گانا بجانا ہو رہا ہو تو مزے سے سننے لگتی ہے حتیٰ کہ اسے اپنے دشمن کی فکر بھی نہیں رہتی یہ اپنے کان جب اُٹھاتی ہے تو سننے لگتی ہے اور جب کانوں کو ڈھیلا چھوڑ دے تو پھر کوئی آواز نہیں سنتی۔ جب بیمار پڑ جائے تو سانپ کھاتی ہے اور اچھی ہو جاتی ہے سانپ کو دُم کی جانب سے کھانا شروع کرتی ہے۔ سر تک پہونچتی ہے تو اُسے پھینک دیتی ہے اور سانپ کو جب اس کا پتہ چل جائے تو وہ فوراً بل میں گھس جاتا ہے اور یہ گائے اس کے بل پر پہونچ کر اپنا منہ بل پر رکھ کر اپنے سانس کے زور سے اُسے باہر کھینچ لاتی ہے اور اُسے مار ڈالتی ہے سانپ کی اس قدر زیادہ دشمن ہے کہ گھوڑوں پر سوار شکاری اس کے پیچھے پڑے ہوں اور کتے بھی اس کے پیچھے دوڑ رہے ہوں اور یہ اپنی جان بچانے کو آگے آگے دوڑ رہی ہو اور اس عالم میں بھی اگر راستے میں اُسے کوئی سانپ نظر آ جائے تو وہیں ٹھہر جاتی ہے اور سانپ کو مار کر پھر دوڑنا شروع کر دیتی ہے گویا اپنی جان بچانے سے زیادہ عزیز اُسے سانپ کا مارنا ہے۔

تجربے

اس کا مغز فالج کے مریض کے لئے مفید ہے اس کے سینگ کا ٹکڑا پاس رکھنے سے درندے قریب نہیں آتے اس کے سینگ۔ کھال یا ناخن کو جلا کر جس گھر میں اس کا دھواں دیا جائے گا وہاں سے سانپ بھاگ جائیں گے اس کے بالوں کو جلا کر دھواں دینے سے چوہے بھاگ جاتے ہیں اس کا سینگ جلا کر کھانے میں ملا کر چوتھے کے بخار والے کو کھلانے سے بخار اُتر جاتا ہے۔

تعبیر : حضرت علامہ دمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جنگلی گائے کو خواب میں دیکھنے کی

کوئی تعبیر نہیں لکھی۔اس لئے یہاں بھی نہیں لکھی جا سکی علامہ موصوف نے غالبًا جنگل گائے کو بھی اہلی گائے کی طرح قرار دے کر دونوں کی ایک ہی تعبیر رکھی ہے۔

حکم : حلال ہے۔ (حیوۃ الحیوان ص ۱۲۸، ج ۱، عجائب المخلوقات ص ۱۹۰، ج ۲)

ہمارا تبصرہ

☆ آج کل کی یہ نئی تہذیب بھی ایک جنگلی گائے ہے جس کے سر پر فیشن کا بہت بڑا سینگ ہے جس میں ہر سال کسی نئے فیشن کی شاخ نکل آتی ہے۔

☆ اس کا لباس تو چست ہے مگر کان ایسے ڈھیلے ہیں کہ دین کی آواز سنتی ہی نہیں

☆ کسی گانے بجانے کی محفل میں اس کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس قدر محویت سے سننے لگتی ہے کہ پھر اسے اپنی عاقبت کی بھی فکر نہیں رہتی۔

☆ یہ جنگلی گائے کے برعکس الحاد کے سانپ سے محبت رکھتی ہے اور اُسے بڑے شوق سے پالتی ہے۔☆☆☆☆☆☆

گدھا

گدھا ایک بوجھ اُٹھانے والا جانور ہے اور بعض ان میں بہت تیز رفتار ہوتے ہیں حتیٰ کہ اچھے اچھے گھوڑوں سے بھی آگے نکل جاتے ہیں جس راستہ سے ایک بار گذر جائے پھر وہ راستہ نہیں بھولتا۔اور اس کی عجیب بات یہ ہے کہ شیر اگر اسے کہیں دور بھی نظر آ جائے تو ڈر کے مارے وہیں گر جاتا ہے لوگوں نے اپنی اپنی اغراض کے مطابق اس کی مدح و ذم میں مختلف اقوال گھڑ رکھے ہیں چنانچہ خالد ابن صفوان اور فضل بن عیسیٰ دونوں گدھے کی سواری پسند کرتے تھے اور گھوڑے کی سواری پر اُسے ترجیح دیتے تھے ایک مرتبہ خالد کو بصرے کا ایک رئیس ملا جب کہ خالد گدھے پر سوار تھا تو اس رئیس نے کہا۔اے ابن صفوان! یہ کیا! تو خالد بولا گدھا بڑا اچھا جانور ہے بوجھ اُٹھاتا ہے مشکل راستوں میں چلا جاتا ہے بیمار کم پڑتا ہے۔اور علاج اس کا سستا ہے اور مجھے متکبر بننے سے روکتا ہے اور فضل ابن عیسیٰ سے کسی نے پوچھا کہ کیوں گدھے پر سوار ہوتے ہو؟ تو انھوں نے بتایا کہ گدھے پر محنت کم

کرنی پڑتی ہے اور کام زیادہ لیا جا سکتا ہے ایک اعرابی نے اس کا معارضہ یوں کیا کہ گدھا سراپا عابد ہے آواز اس کی مکروہ ہے نہ یہ خوں بہا میں دیا جائے اور نہ عورتوں کے مہر میں مقرر کیا جائے۔

تجربے

اس کی دم میں کوئی پتھر باندھ دیا جائے تو ہینکے گا نہیں اس کے ناخنِ پا (کھر) کی انگوٹھی بنا کر مرگی کے مریض کو پہنا دی جائے تو مریض اچھا ہو جائے گا اس کے ماتھے کی کھال کا ٹکڑا بچے کے گلے میں ڈالنے سے بچہ نہیں ڈرتا۔ اس کی لید پر سرکہ چھڑک کر اُسے نکسیر کا مریض سونگھے تو نکسیر بند ہو جاتی ہے جس شخص کو بچھو کاٹ لے وہ اگر گدھے پر اس طرح بیٹھ جائے کہ اس کا منہ اس کی دم کی طرف ہو تو سارا درد گدھے میں منتقل ہو جائے گا اور سوار کو آرام آ جائے گا۔

تعبیر

گدھے کو خواب میں دیکھنا اس بات کی علامت ہے کہ کوئی سفر درپیش آئے گا یا اس بات کی کہ رزق ملے گا اور یا اس بات کی کہ اچھا بیٹا ملے گا۔

حکم : حرام ہے۔ (حیٰوۃ الحیوان۔ ص ۲۰۰-۲۱۲، ج ۱)

ہمارا تبصرہ

☆ جو شخص غریب محنت و مشقت کرنے کا عادی ہو وہ بڑے بڑے کاہل امیروں سے اچھا ہے۔

☆ صراط مستقیم جسے یاد نہیں۔ اس سے ایک گدھا ہی اچھا۔ جو اپنی راہ نہیں بھولتا۔

☆ فرعون مزاج اور شداد صفت افراد سے گدھا سو فیصدی بہتر ہے۔ جو نہ خود متکبر ہے اور نہ اپنے سوار میں تکبر پیدا ہونے دیتا ہے۔

☆ جس طرح گدھا شیر کو دیکھ لے تو ڈر کے مارے وہیں گر جاتا ہے۔ اسی طرح ''روزہ خور'' رمضان شریف کا چاند دیکھ لے تو وہیں بیمار ہو کر چارپائی پر گر جاتا ہے۔ ☆☆

کُتّا

کُتّا بڑا صابر اور وفادار جانور ہے۔ نہ یہ درندہ ہے اور نہ چوپایہ پورا درندہ ہوتا تو انسان سے مانوس نہ ہوتا اور اگر پورا چوپایہ ہوتا تو گوشت نہ کھاتا۔ کُتیا کے ہاں جو بچے پیدا ہوتے ہیں وہ اندھے پیدا ہوتے ہیں بارہ دن کے بعد ان کی آنکھیں کھلتی ہیں اور وہ دیکھنے لگتے ہیں۔ کتے میں کسی چلنے والے کے نشانات پا کو پہچاننے اور بوسونگھنے کی جو خاصیت پائی جاتی ہے وہ کسی دوسرے جانور میں نہیں۔ مردار کا گوشت مزے سے کھاتا ہے یہ اپنے مالک کا پہرہ دیتا ہے اس کے گھر کی حفاظت کرتا ہے اور اس کی خاطر رات بھر جاگتا ہے اور اسی لئے صبح کو سوتا ہے کیونکہ رات بھر کا جاگا ہوا ہوتا ہے اور صبح کو پہرے کی ضرورت نہ سمجھ کر اپنی نیند پوری کرتا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ معزز اور وجاہت والے انسان کی عزت کرتا ہے اُسے نہیں بھونکتا۔ اور بسا اوقات اُس کے لئے راستہ چھوڑ دیتا ہے اور ایک طرف ہو جاتا ہے اور سیاہ رنگ اور پھٹے پرانے کپڑے پہننے والوں اور کمزور و مفلوک الحال کو دیکھ کر بھونکتا ہے اور اس کی طبیعت میں مسکینی و عاجزی اور رضاء و تسلیم داخل ہے اُسے چاہے کتنا بھی ماریئے بلانے پر دُم ہلاتا ہوا پھر آ جاتا ہے۔ بسا اوقات اس کا مالک اس سے کھیلے تو یہ محبت سے اپنے مالک کو اس طور پر کاٹتا ہے جس سے مالک کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ اِسے جو سکھایئے سیکھ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کے سر پر اگر شمع رکھیئے اور سامنے روٹی ڈالئے تو اسی طرح ساکن کھڑا رہے گا اور روٹی کی طرف ہرگز التفات نہ کرے گا جب تک اس کے سر پر شمع رہے گی۔ اسی طرح کھڑا رہے گا۔ اور جب اس کے سر سے شمع اُٹھالی جائے تو فوراً روٹی کی طرف لپکے گا رات کو اگر کتا کسی انسان پر بھونکے تو انسان اگر بیٹھ جائے تو کتا واپس چلا جاتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ انسان نے اپنی شکست تسلیم کر لی ہے۔ ایک مخصوص موسم میں کتے کو مرض جنون بھی لاحق ہو جاتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں کان لٹک جاتے ہیں منہ سے لعاب اور ناک سے رطوبت کثرت کے ساتھ بہنے لگتی ہے پیٹھ ٹیڑھی ہو جاتی ہے دُم ڈھیلی پڑ جاتی ہے اور گردن بھی ٹیڑھی ہو جاتی ہے اور بڑا مغموم و پریشان نظر آتا ہے گویا نشہ میں ہے بھوکا ہو۔ تو کھاتا نہیں پیاسا ہو تو پیتا نہیں۔ بلکہ پانی کو دیکھ کر ڈرتا ہے اور بعض

اوقات پانی کو دیکھ کر مر جاتا ہے دوسرے کتے اُسے دیکھ کر اس سے دُور رہتے ہیں اور اگر غفلت میں کسی کتے کے پاس وہ آپہونچے تو وہ تندرست کتا اس کے آگے جھک جاتا ہے اور تواضع و عجز کا اظہار کرنے لگتا ہے یہ دیوانہ کتا اگر کسی انسان کو کاٹ لے تو وہ انسان بھی پانی سے ڈرنے لگتا ہے پانی پینا چاہے تو نہیں پی سکتا۔ پیشاب کرے تو پیشاب میں چھوٹے چھوٹے کتے نظر آنے لگتے ہیں اور یہ انسان بھی کتے کی طرح بھونکنے لگتا ہے ایک خچر سوار جارہا تھا کہ دیوانے کتے نے خچر کو کاٹ لیا۔ خچر نے سوار کو کاٹ لیا تو سوار کو بھی یہ مرض ہو گیا۔

حکایت

اصفہان میں ایک شخص نے ایک شخص کو قتل کر دیا اور پھر اُسے ایک گڑھا کھود کر دفن کر دیا۔ مقتول کا ایک کتا تھا جس نے یہ سارا واقعہ دیکھ لیا تھا وہ کتا ہر روز اُس گڑھے پر جاتا اور اُوپر سے مٹی کھودتا تھا اور قاتل کو جب بھی دیکھتا اُسے کاٹنے دوڑتا اور بھونکتا تھا لوگوں نے اس کتے کو جو متواتر اسی طرح کرتے دیکھا تو اس جگہ کو کھودا تو اندر سے مقتول کی نعش نکل آئی اور قاتل پکڑا گیا۔ اور سختی کے ساتھ پوچھنے پر اس نے اقبال جرم کر لیا یہ اس کتے کا کمالِ وفا تھا کہ اس نے اپنے مالک کے قاتل کو پکڑوا کر ہی چھوڑا۔

ایک حکایت

حضرت امام احمد رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی کہ وراء النہر میں ایک صاحب کے پاس احادیث ہیں حضرت امام احمد رضی اللہ عنہ اُن احادیث کے سننے کے لئے وہاں پہونچے آپ جب وہاں پہونچے تو آپ نے دیکھا کہ وہ صاحب ایک کتے کو روٹی ڈال رہے ہیں حضرت امام احمد نے سلام کہا۔ تو انھوں نے سلام کا جواب دے کر پھر کتے کو روٹی ڈالنی شروع کر دی اور ان کی طرف توجہ نہ کی حضرت امام احمد نے دل میں سوچا کہ یہ اچھے آدمی ہیں کہ کتے کی طرف تو رغبت ہے اور مجھ انسان کی طرف خیال ہی نہیں کر رہے ہیں۔ وہ صاحب کتے کو جب روٹی کھلا کر فارغ ہوئے تو امام احمد کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے شاید آپ دل میں یہ سوچ رہے ہیں کہ میں کتے کی طرف تو متوجہ ہوں اور آپ کی طرف میرا خیال نہیں'' امام احمد نے جواب دیا! ہاں یہی سوچ رہا تھا۔ انھوں نے کہا سنئے:

حدثنی ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة رضی اللّٰه عنه ان النبی صلی اللّٰه

علیہ وسلم قال من قطع رجاء من ارتجاہ قطع اللّٰہ منہ رجاء ہ یوم القیامۃ۔

یعنی حضورﷺ نے فرمایا جس کے پاس کوئی امید لے کر آئے اور وہ اس کی امید پوری نہ کرے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی بھی اُمید پوری نہ کرے۔"

تو اے جناب! یہ کتا میرے پاس اُمید لے کر آیا تھا۔ تو میں اگر اس کی امید پوری کر کے اِسے واپس نہ بھیجتا۔ تو مجھے ڈر تھا کہ قیامت کے روز کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا میری بھی امید پوری نہ کرے حضرت امام احمد فرمانے لگے بس مجھے یہی ایک حدیث کافی ہے اور واپس آ گئے۔

تجربے

کتے کا گوشت اُس کی چربی کے اُوپر ہوتا ہے برخلاف بکری کے گوشت کے کہ اس کی چربی گوشت کے اوپر ہوتی ہے اگر کسی بکری کے بچے کو کتیا کے دودھ سے پالا جائے تو اس بکری کا گوشت بھی ویسے ہی ہو جائے گا۔ کسی کالے کتے کی زبان جو شخص اپنے ہاتھ میں رکھے گا کوئی کتا اس پر حملہ نہ کرے گا۔ کسی کتے کے کان کا ٹکڑا جو شخص اپنے ہاتھ میں رکھے گا سب کتے اس کے طابع ہو جائیں گے۔ حتیٰ کہ وہ کتا بھی جس کے کان کا ٹکڑا لیا گیا ہے۔ کتے کا دانت اگر بچے کے گلے میں ڈالا جائے تو بچے کے دانت آسانی سے نکل آئیں گے۔

تعبیر

کتے کو خواب میں دیکھا کہ اُس نے کاٹ لیا ہے تو دشمن سے تکلیف پہونچے گی یا بیماری آئے گی۔ اور اگر شکاری کتا خواب میں دیکھا تو یہ رزق ملنے کی علامت ہے خواب میں دیکھا کہ کتے نے کپڑے پھاڑ دیئے ہیں تو کوئی بیوقوف اس کی غیبت کرے گا۔ اگر کتا بھونکتا ہوا دیکھا تو گھر کا کوئی آدمی جھگڑا کرے گا۔

حکم : حرام ہے۔ (حیٰوۃ الحیوان، ص ۲۲۳-۲۵۱، ج ۲۔ عجائب المخلوقات ص ۲۲۹، ج ۲)

ہمارا تبصرہ

☆ اشرف المخلوقات انسان اِس ارذل مخلوق کتے سے کئی سبق حاصل کر سکتا ہے۔

☆ کتے کو جس در سے دو لقمے مل جائیں وہ اس در کا ہو رہتا ہے اور مالک کا انتہائی

وفادار رہتا ہے پھر جو برائے نام انسان عمر بھر اپنے اللہ کا رزق کھا کر اس کا در چھوڑ دے اور
اس کے احکام کی پیروی نہ کرے تو ایسا انسان نام کا انسان ہے اس سے لاکھ درجے کتا اچھا۔

☆ کتا رات بھر اپنے مالک کی خاطر جاگتا اور پہرہ دیتا ہے پھر جو انسان اپنے
اللہ کی خاطر رات کو نہ جاگ سکے عشاء کی نماز چھوڑ کر ساری رات سو کر بھی فجر کی نماز کے
لئے نہ اُٹھے اور اگر جاگے بھی تو اللہ کے لئے نہیں بلکہ سنیما دیکھنے کے لئے جاگے تو سوچئے
کہ وہ انسان کیا انسان کہلانے کا مستحق ہے۔

☆ کسی مسلمان بھائی کی غیبت کرنا مردار کا گوشت کھانے کے برابر ہے اور یہ
گوشت بعض لوگ بڑے مزے سے کھاتے ہیں سوچئے کہ ایسے لوگ کون ہوئے؟

☆ آج کل عزت محض ظاہری وجاہت کی کی جاتی ہے غریب اور مفلوک الحال
افراد کو دیکھ کر سب ہنستے ہیں اور یہ انسانی وصف نہیں۔

☆ کتے کے سر پر شمع رکھ کر سامنے روٹی ڈال لئے تو وہ روٹی کی طرف ہرگز نہ لپکے گا
مگر اس انسان کو کیا کہئے جس کے سر پر رمضان شریف کی شمع رکھی جائے تو وہ اس شمع کو
پھینک کر روٹی کی طرف لپکتا ہے۔

☆ بعض انسانوں کو دولت کے موسم میں مرض تکبر لاحق ہو جاتا ہے اور یہ بڑا برا
مرض ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ انسان اکڑ جاتا ہے اور ایسا اکڑتا ہے کہ بیٹھ کر پیشاب
بھی نہیں کر سکتا۔ آنکھیں (کچھ پی کر) سُرخ ہو جاتی ہے۔ سچی بات سننے سے کان بند
ہو جاتے ہیں زبان کا لہجہ بدل جاتا ہے۔ دین و مذہب کے خلاف منہ سے ناپاک رطوبت
بہنے لگتی ہے اور دین و مذہب کے نام سے بھی ڈرتا ہے پیٹھ اس قدر اکڑ جاتی ہے جس سے
رکوع و سجود ہو سکنے کا احتمال ہی نہیں رہتا۔ گردن بھی اکڑ جاتی ہے کہ کسی غریب کو دیکھ ہی نہیں
سکتا۔ بھوکا نہ بھی ہو تو بھی کھاتا ہے اور جو چیز کھانے کے لائق نہیں وہ بھی کھاتا ہے پانی بھی
پیتا ہے۔ اور بھی بہت کچھ پیتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات اتنا کھاتا پیتا ہے کہ بیمار پڑ جاتا ہے
غریب بیچارے اس سے دور رہتے ہیں اور کسی غریب کا سامنا ہو بھی جائے تو غریب بیچارا
جھک جھک کر سلام کرتا ہے دین و مذہب کے خلاف اس کے منہ کی رطوبت اگر کسی دوسرے
کو بھی لگ جائے تو وہ بھی ویسا ہی ہو جاتا ہے اور اسی طرح کی گفتگو کرنے لگتا ہے۔☆☆

بلی

بلّی کے عربی زبان میں کئی نام ہیں۔ چنانچہ ایک اعرابی کا قصہ مشہور ہے کہ اس کے ہاتھ ایک بلی آ گئی۔ اعرابی نے بلی کو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا اور اُسے کچھ پتہ نہ تھا کہ یہ کون سا جانور ہے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا اچھی "سنور" ہے دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا کیا اچھی "ہرّ ہ" ہے تیسرا آیا تو اس نے کہا کیا اچھی "القط" ہے چوتھا آیا تو اس نے کہا کیا اچھی "ضیون" ہے پانچواں آیا تو وہ کہنے لگا کیا اچھی "حیدع" ہے چھٹا آیا تو کہنے لگا کیا اچھی "حیطل" ہے اعرابی نے جب اس کے اتنے نام سنے تو بڑا خوش ہوا کہ میرے ہاتھ تو بڑی قیمتی چیز آئی ہے میں اِسے ضرور بیچوں گا خدا جانے اس کی کس قدر زیادہ قیمت ہوگی؟ اسی خیال سے منڈی آیا تو ایک نے اس کی قیمت پوچھی اعرابی نے سو روپیہ بتایا گاہک ہنسا اور کہنے لگا یہ تو زیادہ سے زیادہ نصف روپیہ کی ہے یہ سن کر اعرابی نے بلی کو پھینک دیا۔ اور کہا دیکھو ملعون کے نام کتنے زیادہ ہیں۔ اور دام دیکھو کتنے تھوڑے ہیں۔

بلی بڑی نظافت پسند اور صفائی کی دلدادہ ہوتی ہے اپنے لعاب دہن سے اپنا چہرہ صاف کرتی ہے بدن پر کوئی میل لگ جائے تو فوراً اسے دور کرتی ہے پیشاب کر کے اُسے مٹی سے ڈھانپ دیتی ہے تا کہ اُسے سونگھ کر چوہے بھاگ نہ جائیں ڈھانپنے کے بعد اُسے پہلے خود سونگھتی ہے اگر پیشاب کی بو زیادہ ہو تو اس پر اور زیادہ مٹی ڈالتی ہے اور چوہا بلّی کے پیشاب و پاخانہ کو پہچانتا ہے اور بلّی جس گھر میں رہتی ہے اس گھر میں دوسری بلی کو نہیں گھسنے دیتی۔ کوئی دوسری بلّی آ جائے تو اس سے سخت جنگ کرتی ہے اس خیال سے کہ گھر والے محبت مجھ سے کرتے ہیں اور جو کچھ مجھ کو کھلاتے پلاتے ہیں یہ اس میں شریک نہ ہو جائے بلی اگر گھر کی کسی ایسی چیز کو کھالے جسے گھر والوں نے سنبھال کر رکھا ہو۔ تو اس ڈر سے کہ کہیں وہ پٹ نہ جائے بھاگنے لگتی ہے اور گھر والے اگر اُسے ماریں پیٹیں تو پھر تواضع اور مسکینی سے انہیں چاٹنے لگتی ہے اس خیال سے کہ اس طرح وہ اسے معاف کر دیں گے۔ اور عظیم الجثہ ہاتھی کے دل میں اللہ تعالیٰ نے بلی کا خوف پیدا کر دیا ہے چنانچہ ہاتھی جہاں بلی کو دیکھ لے ڈر کے مارے بھاگ جاتا ہے بلّی کو انسانوں کی طرح چھینک اور جمائی بھی آتی ہے جاحظ کا

قول ہے کہ بلی کا رکھنا اور اس کا پالنا مستحب ہے۔ خلیفہ رکن الدولہ نے ایک بلی پال رکھی تھی جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتی تھی۔ بعض دفعہ کسی صاحب کو اگر خلیفہ تک پہونچنا مشکل ہوتا۔ تو وہ اپنی درخواست کسی کاغذ پر لکھ اس بلی کی گردن میں باندھ دیتا۔ اور بلی خلیفہ کے پاس پہونچتی تو وہ رقعہ پڑھ کر اس کا جواب لکھ کر پھر اس کے گلے میں باندھ دیتا اور بلی یہ جوابی رقعہ لے کر درخواست کنندہ کے پاس لے آتی۔

تجربے

کالی بلی کا گوشت کھانے والے پر کوئی جادو اثر نہیں کرتا اس کا دانت پاس رکھنے سے رات کو سوتے میں ڈر نہیں لگتا اس کے پتے کا سرمہ بنا کر آنکھوں میں لگایا جائے تو رات کو بھی دن کی مثل دکھائی دینے لگتا ہے کہ کوڑھی اس کا خون پیئے تو اسے فائدہ پہونچتا ہے۔ (حیوۃ الحیوان ص ۲۸۔۳۰، ج ۲)

تعبیر

بلی کو خواب میں دیکھنا کسی اچھے خادم کی علامت ہے اور اگر خواب میں بلی نے کاٹ لیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نوکر خیانت کرے گا۔ ابن سیرین علیہ الرحمۃ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ بلی نے میرے خاوند کے پیٹ میں اپنا منہ ڈالا ہے اور پیٹ کا ایک ٹکڑا نکال لیا ہے ابن سیرین نے فرمایا کہ تمہارے خاوند کے تین سو سولہ روپے چوری کر لئے گئے ہیں۔ عورت نے کہا واقعی میرے شوہر کی اتنی ہی رقم چوری ہوگئی ہے۔ مگر آپ کو یہ کیسے پتہ چلا؟ تو فرمایا کہ سنور (بلی) کے حروف کے اعداد کے حساب سے میں نے یہ اندازہ لگایا ہے "س" کے ۶۰ "ن" کے ۵۰ "و" کے ۶ اور "ر" کے ۲۰۰ کل ۳۱۶ چنانچہ ان کے ایک غلام پر چوری کا شک تھا اُسے ڈانٹا ڈپٹا اور مارا گیا تو اس نے اس رقم کی چوری کا اقرار کرلیا۔ (حیوۃ الحیوان ص ۳۱۲۔ ج ۲)

حکم : حرام ہے۔ (حیوۃ الحیوان ص ۳۰، ج ۲)

ہمارا تبصرہ : ☆ نام چاہے کتنا ہی لمبا چوڑا کیوں نہ ہو کام جب تک اچھا نہ ہوگا

انسان کی عنداللہ کوئی قیمت نہیں۔

☆ انسان بیسوں دُنیوی ڈگریاں حاصل کر لے اتنی کہ وہ دوسطروں میں لکھی جاسکیں مگر اسلامی رنگ اس میں نہ ہو۔تو وہ ایک بلی ہے۔جس کے نام تو بہت زیادہ ہیں مگر عنداللہ دام کچھ بھی نہیں۔

☆ بلی ایک جانور ہو کر بھی صفائی پسند ہے تو انسان جو اشرف المخلوقات ہے اُسے بطریقِ اولیٰ نظافت پسند اور صفائی کا دلدادہ ہونا چاہیئے پھر جو لوگ بغیر منہ ہاتھ دھوئے بستر پر جائے پڑ لیں۔ پیشاب کی چھنٹیوں سے نہ بچیں استنجانہ کریں اور اسی طرح شراب وسود کے استعمال اور خیانت وغبن کے مال سے اپنی روحانیت کو گندہ کرلیں وہ انسانیت تو کیا حیوانیت کی سطح سے بھی گرے ہوئے کیوں نہ ہوں؟

☆ بلی اپنے پیشاب و پاخانہ کو چھپاتی ہے مگر کس قدر بے حیائی ہے ان لوگوں کی جو اپنے ناجائز تعلقات غیر شرعی حرکات اور فواحش ومنکرات کا بڑے فخر سے اظہار و اعلان کرتے پھرتے ہیں۔

☆ ہم اللہ کی زمین میں رہتے اور اس کی گونا گوں نعمتوں سے مستفید ہوتے ہیں ہمیں ایسے منعم ومحسن مالک کا وفادار بن کر رہنا چاہیئے ہم سے اگر کوئی قصور واقع ہو اور اس کی پاداش میں ہم اگر کسی ابتلاء میں مبتلا ہو جائیں تو ہمیں عاجزی ومسکینی اختیار کر کے اللہ سے طالب عفو ہونا چاہئے۔

☆ اگر کسی جانور کے پالنے اور رکھنے کا شوق ہو۔تو بجائے کتے کے بلی کو رکھیئے۔

☆ بلی سے سبق حاصل کر کے کسی فریادی کی دادرسی کے لئے ذریعہ بن جائیے۔☆

چوہا

چوہا بہت ہی مفسد اور مضر جانور ہے قیمتی کپڑے اور ضروری کاغذات کو تباہ کر دیتا ہے بعض اوقات چراغ[1] (1 اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رات کو سونے سے پہلے ہر قسم کی آگ بجھا دیا کرو۔ کیونکہ شیطان چوہے کو اس شرارت پر آمادہ کرتا ہے) کی بتی کو لے بھاگتا ہے جس سے مکان اور مکان والے سب جل جاتے ہیں کھانے پینے کی چیزوں کو خراب کر دیتا ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ اس کا حافظہ بہت کمزور ہے اس لئے کہ بلی کو دیکھ کر بل میں گھس جاتا ہے
مگر پھر جھٹ نکل آتا ہے اُسے یاد ہی نہیں رہتا کہ ابھی ابھی تو میں بلی سے بھاگ کر
آیا ہوں۔ مگر دوسروں نے کہا ہے کہ چوہے کی عجیب و غریب حرکتوں کے پیش نظر یہ نہیں کہا
جاسکتا کہ اس کا حافظہ کمزور ہے چنانچہ کسی تنگ منہ کی بوتل سے اِسے تیل پینا منظور ہو تو یہ
بوتل کے منہ میں اپنی دُم ڈال کر اسے تیل سے بھگو کر باہر نکالتا ہے اور اسے چاٹ لیتا ہے پھر
دوبارہ دم ڈال کر اسے تیل سے بھگو کر باہر نکالتا ہے اور اگر کسی بوتل میں تیل تھوڑا ہو۔ اور اس
کی دم وہاں تک نہ پہونچ سکے۔ تو پہلے بوتل میں چھوٹی چھوٹی کنکریاں ڈال دیتا ہے تاکہ
تیل کی سطح اوپر آجائے اور یہ اپنا عمل جاری کر سکے اور اگر اُسے انڈہ لے بھاگنا منظور ہو۔ تو
دوسرے چوہے کو بلالاتا ہے پھر ایک تو انڈے کو چاروں پیروں سے تھامتا ہے۔ اور دوسرا
اس کی دم پکڑ کر گھسیٹتا ہے اور یوں دونوں مل کر انڈے کی چوری کر کے لے جاتے ہیں اور اگر
اخروٹ کو لے جانا چاہیں۔ تو اس طرح کرتے ہیں کہ ایک اُسے اٹھا کر دوسرے کی پیٹھ پر
رکھ دیتا ہے اور پھر اپنی دم سے اس اخروٹ کو اوپر سے دبائے رکھتا ہے تاکہ وہ اس کی پیٹھ
سے گر نہ جائے اس طرح یہ گاڑی اخروٹ کو لے کر چلتی ہے اور اخروٹ غائب ہو جاتا ہے
اور اگر چوہا کسی پانی کے ایسے برتن میں گر جائے جس سے وہ نکل نہ سکے تو دوسرا چوہا آتا ہے
اور اس برتن کے کنارے کو اپنے دونوں ہاتھوں سے مضبوط تھام کر اپنی دم نیچے لٹکاتا ہے
تاکہ گرا ہوا چوہا اس کی دم پکڑ کے باہر آجائے جنگلی چوہا گھروں میں نہیں رہتا۔ یہ اپنا بل بڑا
گہرا بناتا ہے اور زمین کے اندر دائیں بائیں اوپر نیچے کئی گوشے بنالیتا ہے تاکہ دشمن جانور
اگر اندر آ گھسے۔ تو یہ ادھر اُدھر چھپ سکے۔ ان جنگلی چوہوں کا ایک رئیس ہوتا ہے اپنے
رزق کی تلاش میں نکلنا انہیں جب منظور ہو تو سب سے پہلے رئیس نکلتا ہے اور اچھی طرح
دیکھ بھال کرتا ہے کہ کوئی دشمن تو نہیں ہے؟ اگر میدان صاف ہو۔ تو چیختا ہے۔ اس کی چیخ
سن کر سب چوہے نکل آتے ہیں اور اگر وہ کسی دشمن کو دیکھ لے۔ تو فوراً بل میں آکر سب کو
باہر نکلنے سے روک دیتا ہے میدان صاف پا کر جب سب نکلتے ہیں تو رئیس کسی اونچے مقام
پر بیٹھ کر دشمن کو دیکھتا رہتا ہے اور باقی چوہے رزق کی تلاش میں لگ جاتے ہیں۔ رئیس کا یہ
فرض رہتا ہے کہ وہ دشمن کی دیکھ بھال کرے۔ اگر دشمن آجائے تو وہ چیختا ہے تاکہ سب اپنی

اپنی پناہ گاہوں میں گھس جائیں رئیس کی اس ڈیوٹی کے بدلے سب چوہے تلاش کردہ رزق میں سے سب سے پہلے اس رئیس کا حصہ نکالتے ہیں اور اگر رئیس کی غفلت سے دشمن کسی چوہے کی آدبوچے تو سب کے سب چوہے متفق ہوکر رئیس صاحب کو کھا جاتے ہیں چوہے کی ایک ایسی قسم بھی ہے جسے روپے پیسے سے بڑا پیار ہوتا ہے اسے پیسے کہیں سے مل جائیں تو ان سے کھیلتا ہے پیسے زیادہ ہوں تو ان میں سے ایک ایک اٹھا کر نکالتا ہے۔ پھر ایک ایک کر کے واپس ڈالتا ہے۔

حکایت

چنانچہ ایک شخص کا بیان ہے کہ اس کے گھر میں ایک چوہا تھا جس نے بڑا تنگ کر رکھا تھا وہ شخص ایک پنجرہ لے آیا اور چوہا پکڑنے کے لئے اندر رکھ دیا چنانچہ چوہا اس میں پھنس گیا اس شخص نے جب دیکھا کہ چوہا پھنس گیا ہے تو وہ پنجرے کے پاس بیٹھ کر بلی کا انتظار کرنے لگا۔ تاکہ بلی آئے۔ اور اسے کھا جائے تھوڑی دیر کے بعد ایک دوسرا چوہا اس کی تلاش میں باہر نکلا۔ اور جب اس نے اپنے ساتھی کو پنجرے میں قید دیکھا۔ تو واپس چلا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد ایک دینار لے کر آ گیا اور پنجرے کے پاس رکھ کر اس امر کا انتظار کرنے لگا کہ وہ شخص اُسے پنجرے سے رہا کر دے مگر جب اس نے دیکھا کہ چوہے کو رہا نہیں کیا گیا۔ تو پھر واپس گیا اور ایک اور دینار لے آیا اور پنجرے کے پاس رکھ کر اپنے ساتھی کی رہائی کا انتظار کرنے لگا پھر بھی جو رہائی نہ دیکھی تو پھر تیسرا دینار لے کر آ گیا اسی طرح وہ کئی دینار لے آیا اور اس انتظار میں رہا کہ وہ شخص اس کے ساتھی کو چھوڑ دے بالآخر جب اس نے رہائی کی کوئی صورت نہ دیکھی تو پھر واپس گیا اور دیناروں بھری پوری ایک تھیلی لے آیا اور پنجرے کے پاس رکھ کر اس شخص کی طرف دیکھنے لگا اس شخص نے جب دیکھا کہ بیچارہ اب تو اپنی ساری پونجی لا چکا ہے تو اس نے تھیلی اٹھالی اور پنجرے کا منہ کھول دیا۔

(عجائب المخلوقات حاشیہ حیاۃ الحیوان، ص۲۹ تا ۳۰، ج۲)

برائے دفع موش از کشت

کھیت کو چوہے سے بچانے کے لئے یہ تعویذ لکھ کر ایک بانس کی چھڑی میں باندھ کر

وہ چھڑی کھیت کے چاروں طرف پھرا کر ایک جگہ گاڑھ دے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم. بحرمة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

الٰہی بحرمۃ بایزید عثمانی از شرِ موش نگہدار۔ (سند از حضرت فقیہ اعظم علیہ الرحمہ)

تجربے

چوہے کا سر کپڑے میں باندھ کر سر پر باندھا جائے تو سر کا درد جاتا رہتا ہے اور مرگی کے مریض کے لئے بھی مفید ہے چوہے کی آنکھ ٹوپی میں باندھ لی جائے تو چلنا آسان ہو جاتا ہے اور چلتے ہوئے تھکاوٹ نہیں ہوتی اور جس گھر میں بھیڑیے یا کتے کا براز جلا کر اس کا دھواں دیا جائے وہاں سے چوہے بھاگ جاتے ہیں۔ اور اگر کبوتر کی بیٹ آٹے میں گوندھ کر ڈالی جائے تو جو چوہا سے کھالے گا مر جائے گا اور اگر چوہا پکڑ کر اس کی دم کاٹ کے کمرے کے درمیان میں دبا دی جائے تو جب تک وہ دم دبی رہے گی اس کمرے میں کوئی چوہا نہ آئے گا اور کالے خچر کے پاؤں کا ناخن (کھر) اگر جلا کر اس کا دھواں دیا جائے تو چوہے بھاگ جاتے ہیں اور جسے چوتھے کا بخار ہو چوہے کی آنکھ اگر اس کے گلے میں لٹکا دی جائے تو بخار اتر جاتا ہے۔ اور چوہے کا پیشاب کاغذ پر لکھے ہوئے الفاظ و حروف کو مٹا دیتا ہے۔ (حتیٰ کہ بلاک پر بھی اگر چوہے کا پیشاب پڑ جائے تو بلاک خراب ہو جاتا ہے)

تعبیر

چوہے کا خواب میں دیکھا رزق کی علامت ہے کیونکہ چوہے وہیں ہوتے ہیں جہاں غلہ ہو۔

حکم : حرام ہے۔ (حیاۃ الحیوان ص ۱۵۹-۱۶۲، ج ۲)

ہمارا تبصرہ

☆ طالب دُنیا بھی ایک چوہا ہے جو دُنیا کی خاطر دین کا قیمتی سامان برباد کر دیتا ہے اور فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانا بھی اس کا کام ہے۔

دُنیا حاصل کرنے کے لئے یہ عجیب و غریب ڈھنگ استعمال کرنا۔

☆ راشی اگر مالِ حرام براہ راست نہ لے سکے۔ تو چوہے کی دُم کی طرح اس کی کئی

ڈ میں موجود ہوتی ہیں جن کے واسطے سے وہ اپنی چاٹ پوری کر لیتا ہے۔

☆ قوم وملت کے دشمن ملک وملت کے سامان کو اڑانے کے لئے دو چوہوں کی طرح مل بھی جاتے ہیں اور مل جل کر قوم کا نقصان کر ڈالتے ہیں اور اگر ایک غدار پکڑا جائے تو دوسرا اس کی مدد کو آپہونچتا ہے۔

☆ بدعقیدہ شخص بھی جنگلی چوہا ہے جس کا راز بڑا گہرا ہوتا ہے اور اس نے اپنے مختلف اقوال لکھ رکھے ہوتے ہیں تاکہ وہ آسانی سے گرفت میں نہ آسکے۔

☆ روپے پیسوں کے دلدادہ جو مال دُنیا کو تھیلیوں میں بند رکھتے ہیں اور خرچ نہیں کرتے یہ بھی ایک قسم کے چوہے ہی ہیں خدا کی راہ میں تو خرچ نہیں کرتے مگر ان پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو پوری تھیلی نکالنی پڑجاتی ہے۔ ☆☆☆☆☆☆

نیولا

اس کی کنیت ابوالحکم ہے یہ چوہے کا بڑا دشمن ہے چوہے کے بل میں گھس کر اُسے نکال لاتا ہے۔ مگر مچھ کا بھی بڑا دشمن ہے مگر مچھ خشکی پر نکلے اور اپنا منہ کھولے تو ایک دم اس کے منھ کے راستے اس کے پیٹ میں گھس جاتا ہے اور اس کی آنتیں کھانے لگتا ہے اور پھر نکل آتا ہے سانپ کا بھی بڑا دشمن ہے۔ اُسے مار ڈالتا ہے جب بیمار پڑ جائے تو مرغی کے انڈے کھاتا ہے اور اچھا ہو جاتا ہے اس کی چوہے سے دشمنی کے سلسلہ میں ایک پرلطف حکایت سنئے:

حکایت

ایک نیولا ایک چوہے کے پیچھے پڑا۔ چوہا بھاگا اور ایک درخت پر گیا نیولا بھی پیچھے پیچھے گیا۔ چوہا ایک ٹہنی کے آخری حصہ تک پہونچ گیا۔ نیولا بھی پیچھے گیا۔ چوہے کو اور تو کوئی صورت نظر نہ آئی۔ ایک پتے کو منھ میں پکڑ کر لٹک گیا اس وقت نیولے نے اپنی بیوی کو آواز دی چنانچہ اس کی بیوی آ گئی اور جب وہ درخت کے نیچے پہونچ گئی تو نیولے نے وہ پتہ درخت سے کاٹ دیا جسے پکڑ کر چوہا لٹک رہا تھا نیچے گرا۔ تو فوراً نیولا کی ’’بیگم صاحبہ‘‘ نے اسے شکار کر لیا۔

تجربے

نیولا اور چوہا جس گھر میں دفن کردیئے جائیں اس گھر میں لڑائی چھڑی رہے گی نیولے کا براز لگانے سے زخم سے خون جاری ہونا بند ہوجاتا ہے اس کے گوشت کا ضماد بنا کر لگانے سے وجع المفاصل کی شکایت باقی نہیں رہتی۔

تعبیر

خواب میں نیولا دیکھنا اس بات کی علامت ہے کہ کسی جوان عورت سے نکاح ہوگا

حکم : حرام ہے۔ (حیوٰۃ الحیوان ص ۱۷۳، ج ۲)

ہمارا تبصرہ

☆ موذی چیزوں اور ایذا دینے والی باتوں کے مٹانے والے کو واقعی ابوالحکم ہی کہنا چاہئے۔

☆ اپنے سامان کی حفاظت کرنا چاہئے اور گھر کے دروازے بند رکھنے چاہئیں کیونکہ بعض ''نیولے'' کھلا دروازہ دیکھ کر جھٹ اندر داخل ہوجاتے ہیں اور گھر کا سامان لے کر نکل جاتے ہیں۔

☆ موت سے کتنا بھی بھاگئے اس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہے پیچھے موت ہے نیچے قبر۔ ☆☆☆☆☆☆

چیونٹی

خدا کی مخلوق میں سے چیونٹی بھی ایک عجیب مخلوق ہے یہ اپنے رزق کی تلاش میں بڑی سرگرم رہتی ہے جب کہیں کوئی چیز مل جائے تو فوراً دوسری چیونٹیوں کو بھی خبر کردیتی ہے تاکہ سب وہاں پہونچیں اور یہ گرمیوں میں سردیوں کے لئے بھی رزق جمع کرلیتی ہے اور دانۂ گندم کو اپنے ساتھ محفوظ رکھنے کے لئے یہ بڑے بڑے حیلوں سے کام لیتی ہے۔ جب اسے دانۂ گندم کے اُگ پڑنے کا اندیشہ ہو تو فوراً اس کے چار ٹکڑے کردیتی ہے۔ اور دو اس لئے نہیں کرتی کہ خدا نے اُسے یہ سمجھ عطا فرمائی ہے کہ دانۂ گندم کے دو ٹکڑے کرنے سے بھی ہر ایک ٹکڑا اُگ پڑتا ہے اور جب اسے دانۂ گندم کے متعفن ہوجانے کا خوف ہو تو

فوراً اُسے باطن زمین سے باہر لا کر بکھیر دیتی ہے اور زیادہ تر یہ عمل رات کو چاند کی روشنی میں کرتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ چیونٹی کھاتی کچھ بھی نہیں اسلئے کہ اس کا پیٹ پیدا ہی نہیں کیا گیا۔ جس میں کچھ جا سکے۔ بلکہ جب یہ دانہ گندم کے ٹکڑے کرتی ہے تو اس کی خوشبو ہی سے یہ اپنا رزق پا لیتی ہے اور وہ خوشبو ہی اس کے لئے کافی ہو جاتی ہے چیونٹی۔ چوہا اور انسان کے سوا کوئی دوسرا جانور رزق کا ذخیرہ نہیں کرتا۔ بعض نے کہا ہے کہ شہد کی مکھی اور بلبل بھی اپنا رزق جمع رکھتے ہیں چیونٹی کی قوت شامہ بڑی تیز ہوتی ہے اور جب اس کے پر اُگ آئیں تو گویا اس کی موت آگئی اس لئے کہ اس کے اڑنے پر چڑیاں اس کا شکار کر لیتی ہیں۔ چیونٹی اپنی بل اپنے پاؤں سے کھودتی ہے اور پاؤں اس کے چھ ہوتے ہیں اور یہ کمزور ہونے کے باوجود اپنے بدن سے دوگنے تگنے بوجھ کو کھینچنے کی کوشش کرنے لگتی ہے حتیٰ کہ کھجور کی گٹھلی کو بھی گھسیٹنے کے درپے ہو جاتی ہے حالانکہ وہ اس کے لئے کچھ مفید نہیں محض حرص سے ایسا کرتی ہے یہ رزق کئی سالوں کے لئے جمع کر لیتی ہے حالانکہ خود عمر اس کی سال بھر سے زیادہ نہیں ہوتی عجیب بات یہ ہے کہ زمین کے اندر ان کا گویا پورا گاؤں کا گاؤں آباد ہوتا ہے اس گاؤں میں الگ الگ کئی منزلیں ہوتی ہیں اور ان منزلوں کے اُوپر الگ الگ مختلف کمرے ہوتے ہیں۔ ان کمروں میں ان کا ذخیرہ سردیوں کے لئے جمع رہتا ہے۔

نظر نبوّت

حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور سے جب شرف کلام سے مشرف ہو کر واپس آئے تو آپ اندھیری رات میں چلنے والی چیونٹی کو دس فرلانگ سے دیکھ لیتے۔ دار قطنی اور طبرانی نے اسے روایت کیا۔

چیونٹی کی دُعا

حضرت سلیمان علیہ السلام ایک بار بارش کے لئے دعا مانگنے کو نکلنے تو راستے میں ایک چیونٹی کو الٹا لیٹے ہوئے اور پاؤں کو اُوپر کئے ہوئے بڑی عاجزی سے یہ دعا کرتے سنا۔

اَللّٰهُمَّ اَنَا خَلْقٌ مِنْ خَلْقِکَ لَاغِنٰی لَنَا عَنْ فَضْلِکَ اَللّٰهُمَّ لَا تُوَاخِذْنَا

بِذُنُوبِ عِبَادِکَ الْخَاطِئِیْنَ وَاسْقِنَا مَطَرًا تُنْبِتُ لَنَا شَجَرًا وَتُطْعِمُنَا بِهٖ ثَمَرًا.

یعنی "اے خدا میں تیری مخلوق میں سے ایک مخلوق ہوں ہم تیرے فضل وکرم کے محتاج ہیں اے اللہ! اپنے گنہگار بندوں کے گناہوں کی شامت میں ہمیں نہ پکڑ۔ اور ہمیں ایسی بارش سے سیراب فرما جس سے تو ہمارے لئے درخت اُگائے گا اور ان درختوں سے ہمیں پھل کھلائے۔"

یہ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا۔ چلو لوٹ چلو۔ اس چیونٹی کی دُعا سے اب بارش ہو جائے گی۔

مامونُ الرشید اور ایک فریادی

خلیفہ مامون الرشید کے پاس ایک فریادی پہونچا کہ وہ اس کی فریاد سنے۔ مامون الرشید نے کچھ التفات نہ کیا تو وہ بولا اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے پیمبر سلیمان علیہ السلام کو ایک چیونٹی کی بات سننے کو ٹھہرالیا تھا اور آج میں اس چیونٹی سے حقیر نہیں ہوں۔ اور آپ سلیمان علیہ السلام سے بڑے نہیں ہیں پھر آپ میری بات کیوں نہیں سنتے مامون الرشید یہ سن کر فوراً اس کی طرف متوجہ ہوا اور فریاد رسی کی۔

پس ہر راعی کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی رعایا کی فریاد سُنے:۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور چیونٹیاں

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے عرض کی الٰہی! جس شہر کے کچھ لوگوں نے تیری نافرمانی کی ہو جب تیرا عذاب اس شہر پر نازل ہوتا ہے تو تو سارے شہر ہی کو ہلاک کر دیتا ہے حالانکہ اس میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گرمی سی محسوس ہوئی اور آپ ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے پھر آپ کو نیند آ گئی اور وہیں سو گئے۔ درخت کے پاس چیونٹیوں کا مسکن تھا۔ ایک چیونٹی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیر مبارک پر کاٹ لیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جلال کے ساتھ اُٹھے اور اپنے قدم سے ساری چیونٹیوں کو مسل ڈالا خدا تعالیٰ نے فرمایا دیکھا۔ اے موسیٰ تمہیں کاٹا تو ایک چیونٹی نے مگر اس کی پاداش میں مسلی سب گئیں خدا نے پھر بتایا کہ میرا عذاب مطیع و عاصی دونوں پر آتا ہے مگر عاصی کے لئے تو وہ عذاب ہی ہوتا ہے مگر مطیع کے لئے طہارت اور رحمت برائے آخرت ہو جاتا ہے۔

ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بچپن کا واقعہ ہے کہ کوفہ میں ایک عالم جن کا نام قتادہ تھا۔ تشریف لائے مجمع میں انھوں نے کہا۔ مجھ سے جو کسی کا دل چاہے پوچھے میں جواب دوں گا پوچھا امام ابوحنیفہ ابھی آپ چھوٹی عمر کے تھے وہ بھی اس مجمع میں موجود تھے آپ نے پوچھا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق قرآن پاک کی سورۂ نمل میں جو قصہ آیا ہے کہ آپ لشکر سمیت ''وادی نمل'' میں پہونچے تو ایک چیونٹی نے ساری چیونٹیوں کو اپنے اپنے بلوں میں داخل ہو جانے کا حکم دیا۔ تو فرمائیے کہ وہ حکم دینے والی چیونٹی مذکر تھی یہ مؤنث؟ قتادہ اس بات کا جواب نہ دے سکے اور امام ابوحنیفہ سے کہا کہ اچھا تم ہی بتاؤ کہ وہ مذکر تھی یا مؤنث، آپ نے فرمایا کہ وہ مؤنث تھی۔ اس لئے کہ قرآنِ پاک میں ''قَالَتْ نَمْلَةٌ'' آیا ہے قَالَتْ کا صیغہ بتارہا ہے کہ وہ مؤنث تھی اگر مذکر ہوتی تو ''قَالَ نَمْلَةٌ'' ہوتا۔ اور پھر تفصیل سے بتایا کہ ''نملة''، ''حمامة'' اور ''شاة'' کی طرح ہے جو مذکر و مؤنث دونوں کے لئے بولا جاتا ہے۔

چیونٹی کا جواب

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ''وادی النمل'' میں اتر کر اس چیونٹی سے جس نے سب چیونٹیوں کو بلوں میں داخل ہو جانے کا حکم کیا تھا اس سے تجھے میری طرف سے کسی ظلم کا اندیشہ تھا؟ چیونٹی نے جواب دیا نہیں اے اللہ کے پیغمبر! بلکہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ چیونٹیاں آپ کا اور آپ کے لشکر کا جاہ وجلال دیکھ کر اپنے اللہ کی ناشکری نہ کرنے لگیں اور اللہ کے ذکر سے غافل نہ ہو جائیں۔

تین میل دور سے

اس چیونٹی کی آواز جب اس نے اپنے لشکر کو بلوں میں داخل ہونے کا حکم دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل دور سے سُن لی۔

چیونٹی کا ایمان

حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے لشکر سمیت وادی کے قریب پہونچے تو چیونٹی نے

یوں اعلان کیا۔ يَـاأَيُّهَاالنَّمْلُ اُدْخُلُوْا مَسَاكِنَكُمْ لَايَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانَ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَايَشْعُرُوْن.

یعنی اے چیونٹیو! اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کے لشکری تمہیں پیروں تلے مسل دیں دراں حالیکہ انہیں اس بات کی خبر نہ ہو'' گویا چیونٹی کا ایمان تھا کہ سلیمان علیہ السلام کے لشکری جان بوجھ کر ایسا ظلم ہرگز نہ کریں گے کہ چیونٹیوں کو پیروں تلے مسل دیں۔ ہاں بے خبری میں ایسا ہو جائے تو یہ دوسری بات ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام چیونٹی کا یہ ایمان دیکھ کر خوش ہوئے اور تبسم فرمایا۔ چنانچہ قرآن میں میں آتا ہے۔ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِنْ قَوْلِهَا تو یہ آپ کا خوش ہو کر ہنسنا چیونٹی کے اسی ایمان کی وجہ سے تھا کیونکہ نبی دُنیا کی بات پر خوش نہیں ہوتا دین و ایمان کی بات پر خوش ہوتا ہے۔

چیونٹیوں کو بھگانے کا عمل

ایک صاف ستھرا برتن لے کر اس میں یہ کلمات لکھئے:۔

الحمدلله باهياشرا ها ساريكم باهيا شراها۔

تجربے

حائضہ عورت کا کپڑا جس چیز کے گرد لپیٹ دیا جائے اس کے قریب کوئی چیونٹی نہ آئے گی۔

تعبیر

چیونٹیاں خواب میں دیکھنا کثرت اولاد کی علامت ہے۔

حکم : حرام ہے۔ (حیٰوۃ الحیوان ص ۲۹۵ تا ۲۹۸، ج ۲)

ہمارا تبصرہ

☆ چیونٹی حریص ہونے کے باوجود کسی چیز کو پائے تو دوسری چیونٹیوں کو بھی بلا لاتی ہے مگر جو برائے نام انسان کسی نعمت سے دوسرے بھائی کو متمتع نہ ہونے دے۔ اس سے تو ایک چیونٹی ہی اچھی۔

☆ دنیادار بھی ایک چیونٹی سمجھئے جو دنیا بھر کا مال وزر جمع کرنے کے درپے رہتا ہے اور ع "سامان سو برس کا ہے اور کل کی خبر نہیں"
کے مطابق اپنی عمر سے بھی زیادہ مدت کے لئے دُنیا جمع کر لینا چاہتا ہے۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام اندھیری رات میں ایک چیونٹی کو دس فرلانگ سے دیکھ لیتے تھے تو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک نظروں سے دنیا کی کوئی چیز کیسے غائب رہ سکتی ہے؟

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی کی دعا سُن لی اس کا کلام سن لیا اس سے جو پوچھا چیونٹی نے اس کا جواب دیا۔ پھر کوئی دوسرا شخص مقام نبوت کی اس رفعت و بلندی تک کیسے پہنچ سکتا ہے جب کہ اس سائنس کی ترقی کے دور میں بھی آج تک کسی نے چیونٹی کی آواز نہیں سنی اور نہ کوئی سن سکتا ہے یہ نبی ہی کے کان ہیں جو وہ آواز بھی سن لیتے ہیں جو دوسروں کے کان نہیں سن سکتے اور پھر مزید اعجاز یہ کہ تین میل دور سے چیونٹی کی آواز سن لی۔
گویا انبیاء کرام علیہم السلام کی بصارت و سماعت کا عالم سراپا اعجاز ہوتا ہے وہ باذن اللہ دنیا بھر کے بعید و قریب کی چیزیں دیکھ لیتے اور آوازیں سن لیتے ہیں۔ ہندوستان میں اگر کوئی یارسول اللہ کہے" تو مدینہ منورہ میں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہ سُن لیں۔ جب تین میل دور سے چیونٹی کی آواز سلیمان علیہ السلام نے سن لی تھی۔ حالانکہ چیونٹی کی آواز ہم تو قریب تر بھی ہو کر، کسی صورت بھی نہیں سُن سکتے۔

☆ اتنے بڑے جلیل القدر سلطنت کے مالک حضرت سلیمان علیہ السلام جب ایک حقیر سی مخلوق چیونٹی کے پاس ٹھہر جاتے ہیں اور اُسے ہم کلامی کا شرف سے مشرف فرماتے ہیں تو پھر کس قدر ظلم ہے اگر کوئی حاکم اپنی انانیت میں آ کر کسی غریب انسان کی طرف دیکھنا بھی اپنی کسرِ شان سمجھے۔

☆ گنہگار اپنے گناہوں کی وجہ سے دوسروں کے لئے بھی مصیبت کا باعث بن جاتے ہیں اسی لئے یہ بات ضروری ہے کہ ہر شخص برائی کو دیکھے تو اُسے مٹانے کی کوشش کرے۔

☆ ہمارے امام اعظم علیہ الرحمۃ بچپن شریف ہی سے امام تھے اور بڑے بڑے علم والے اُن کے سامنے گویا ان کے شاگرد تھے۔

☆ چیونٹی کا ادب وایمان ہمارے لئے موجب رشد وہدایت ہے کہ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھیوں کو ظلم سے پاک سمجھتی ہے اور کہتی ہے کہ وہ جان بوجھ کر کبھی ایسا ظلم نہ کریں گے کہ ہمیں پیروں تلے مسل دیں ہاں بے خبری میں ایسا ہو جائے تو دوسری بات ہے پھر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی صحابہ کرام کیا یہ ممکن ہے کہ انھوں نے کبھی کسی پر ظلم کیا ہو اور جان بوجھ کر کسی کا حق غصب کر لیا ہو؟ ایسا عقیدہ تو ایک چیونٹی کے لئے بھی قابل قبول نہیں۔ چہ جائیکہ کوئی عقلمند انسان ایسا عقیدہ رکھے۔ ☆☆☆☆☆☆☆

سانپ

سانپ کی کئی قسمیں ہیں۔ سب سے بدترین قسم کا سانپ ''رقشاذ'' ہے اس کے جسم پر سیاہ وسفید نقطے سے ہوتے ہیں ایک قسم کا نام ''عربذ'' ہے یہ ایک ایسا اژدہا ہے جو چھوٹے چھوٹے سانپوں کو کھا جاتا ہے ایک اور قسم بھی ہے جس کا نام ''اصلہ'' ہے یہ اژدہا بہت بڑا ہوتا ہے اور عجیب یہ کہ اس کا چہرہ انسان کے چہرے سے ملتا جلتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب کئی ہزار سال اس کی عمر ہو جائے تو اس کا چہرہ انسان کے چہرے کی طرح ہو جاتا ہے اور یہ اژدہا جسے دیکھ لے صرف دیکھ لینے سے ہی اُسے ہلاک کر دیتا ہے ایک قسم سانپ کی ایسی بھی ہے جسے ''صل'' کہتے ہیں یہ ایک ایسا زہریلا اور خطرناک سانپ ہے کہ اس کے اوپر سے محض گذر جانا ہی موت کا بلانا ہے ——— حتیٰ کہ کوئی پرندہ اُس کے بل کے برابر اوپر سے اُڑتا ہوا گزر جائے تو فوراً گر کر مر جاتا ہے اور کوئی بھی جانور اس کے قریب سے گزر جائے تو وہ مر جاتا ہے اس کے بل کے اردگرد کتنی کتنی دُور تک سبزہ و گھاس وکھیتی وغیرہ نہیں اگتی ایک گھوڑے سوار نے اُسے تیر امارا تھا وہ سوار مع گھوڑے کے خود ہی مر گیا تھا یہ سانپ ترکستان میں اکثر پایا جاتا ہے۔

''ذوالطفتین'' اور ''ابتر'' یہ دو قسمیں بھی بڑی خطرناک ہیں اور ان کے متعلق تو حدیث میں بھی آ گیا ہے کہ دونوں کو فوراً مار ڈالو۔ کہ یہ دونوں قسم کے سانپ محض دیکھ

لیتے ہی سے اندھا (ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک صحابی کے بوڑھے والد کا پاؤں ایک سانپ کے انڈے پر آ گیا۔ تو اسی وقت اس کی بینائی جاتی رہی یہ صحابی اپنے بوڑھے والد کو حضور دافع البلاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اندھی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن شریف لگایا تو آنکھیں روشن ہو گئیں حتیٰ کہ وہ صحابی کہتے ہیں کہ میرے والد اس قدر بڑھاپے کے باوجود اب سوئی میں تاگہ بھی ڈال لیتے لگے۔ دلائل النبوۃ ص ۳۷) غالباً وہ انڈہ اسی قسم کے سانپ کا ہوگا۔ حیٰوۃ الحیوان میں بھی اس روایت کا ذکر ہے۔ ص ۲۲۸، ج ۱) کر دیتے ہیں اور حاملہ عورتوں کا حمل گرا دیتے ہیں۔ ایک قسم سانپ کی ''ناظر'' ہے۔ یہ انسان پر نظر ڈالے۔ تو انسان اسی وقت مر جاتا ہے۔ اور ایک اور بھی بہت خطرناک قسم کا سانپ ہوتا ہے اس کی آواز بھی سن لینے سے انسان مر جاتا ہے سانپ ہزار سال تک جیتا ہے اور ہر سال اپنی جلد بدل لیتا ہے اس کی پسلیوں کی تعداد تیس ہوتی ہے اور اس کی مادہ پسلیوں کی تعداد کے مطابق تیس ہی انڈے دیتی ہے اور زیادہ تر اس کے انڈوں کو چیونٹیاں خراب کر دیتی ہیں اور تھوڑے ہی اس قابل رہ جاتے ہیں کہ ان سے بچہ پیدا ہو۔

سانپ کو بچھو کاٹے فوراً مر جاتا ہے زبان سانپ کی درمیان سے کٹی ہوتی ہے اور اس کے دو کنارے ہوتے ہیں یہ جب کوئی ایسا جانور نگل جائے جس کی ہڈیاں ہوں تو فوراً کسی درخت کے ساتھ اپنے آپ کو لپیٹ کر اس قدر بھینچتا ہے کہ وہ ہڈیاں پیٹ میں ٹوٹ جاتی ہیں اور اس کی عادت ہے کہ جب وہ ڈستا ہے تو الٹا ہو جاتا ہے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اپنا زہر داخل کرنے کے لئے ایسا کرتا ہے یہ غلط ہے اور اگر اُسے کچھ کھانے کو نہ ملے تو یہ ہوا سے بھی زندہ رہ سکتا ہے۔ اور یہ ہمیشہ زندہ چیز ہی کا گوشت کھاتا ہے مردہ کا نہیں کھاتا۔ چاہے کس قدر بھوکا ہو اور عجیب بات یہ ہے کہ اسے پیاس قطعاً نہیں لگتی۔ پانی کا نام بھی نہیں لیتا۔ ہاں اگر پانی کی بو اُسے آ جائے تو اس کی طبیعت شوقیہ اُسے پینے کے لئے چاہنے لگتی ہے اور جب کبھی پانی پی لے تو بے ہوش ہو جاتا ہے اور بعض اوقات ایسی بے ہوشی میں مر بھی جاتا ہے مادہ اس کی انڈوں پر بیٹھتی ہے اور نر ایک جگہ نہیں ٹھہرتا۔ اور اس کی آنکھیں سر کے اوپر ہوتی ہیں پھرتی نہیں ہیں بلکہ اس طرح ہوتی ہیں جیسے کوئی چیز ٹھکی ہوئی ہو اور عجیب بات یہ ہے کہ اگر اس کی آنکھیں نکال دی جائیں تو دوبارہ پیدا ہو جاتی ہیں اسی طرح اگر اس کی دم کاٹ دی جائے وہ بھی دوبارہ پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح دانت بھی نکال دیئے

جائیں تو وہ بھی دوبارہ نکل آتے ہیں اور عجیب بات یہ بھی ہے کہ سانپ ننگے آدمی سے بہت ڈرتا ہے اور آگ کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے بلکہ آگ کی تلاش میں رہتا ہے اور اُسے دیکھ کر تعجب کرتا ہے اس کے پر وغیرہ کچھ نہیں ہوتے۔ تین پسلیوں کے بل بوتے پر اس کے سینے میں اس قدر طاقت ہوتی ہے کہ اگر بل میں گھس جائے اور دم اس کی ہاتھ آ جائے تو چاہے کتنا بڑا طاقتور انسان کیوں نہ کھینچے کبھی باہر نہیں آتا اسے اگر ذبح کر دیا جائے تو کئی دن تک نہیں مرتا اور اگر یہ اندھا ہو جائے تو ایک سبز بوٹی اسے یاد ہے اس کو کسی طرح تلاش کر کے اپنی آنکھیں اس پر ملتا ہے تو بینائی عود کر آتی ہے سانپوں کی خطرناک قسموں کے زہر کا کوئی تریاق اور علاج نہیں مثلاً ثعبان۔ افعیٰ اور ہندی سانپ وغیرہ اور بعض سانپوں کے زہر کا علاج ہو جاتا ہے خطرناک سانپوں کا زہر انتہائی مہلک ہوتا ہے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور سانپ کا زہر

حیرہ کے عیسائیوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے گفتگو کرنے کیلئے اپنے ایک معمر ترین عالم کو بھیجا جس کا نام عبدالمسیح بن عمرو بن قیس بن حیان بن نفیلہ الغسانی تھا اور عمر اس کی ساڑھے تین سو سال سے بھی زیادہ تھی عبدالمسیح جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے سامنے آیا تو اُس کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی۔ حضرت خالد بن ولید نے دریافت فرمایا کہ یہ شیشی کیسی ہے؟ عبدالمسیح نے بتایا کہ اس میں ہندی سانپ کا مہلک زہر ہے۔ جسے پیتے ہوئے فوراً ہی آدمی مر جاتا ہے۔ یہ میں اس لئے ساتھ لایا ہوں کہ اگر میری قوم کے لئے تجھ سے کوئی اچھی بات سننے میں آئی تو میں شکر کروں گا اور اُسے قبول کر کے خوشی خوشی اپنی قوم کی طرف لوٹوں گا اور اگر کوئی ایسی بات جو میری قوم کے لئے بری ہوگی سننے میں آئی تو یہ مہلک زہر پی کر مر جاؤں گا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس بوڑھے سے فرمایا اچھا یہ شیشی ذرا مجھے تو دو اُس نے دیدی آپ نے اس کا منہ کھول کر یہ دُعا پڑھی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم۔

اور یہ دعا پڑھ کر وہ سارا زہر پی گئے اور پھر اپنا منہ تھوڑی دیر کے لئے نیچے سینے کی طرف جھکایا۔ عبدالمسیح نے دیکھا کہ آپ کو پسینہ آ گیا ہے اور بس۔ پھر آپ نے وہی خالی شیشی اُسے لوٹادی اور فرمایا۔ بتاؤ اب کیا کہتے ہو وہ کہنے لگا بس میں گفتگو کر چکا۔ مجھے واپسی کی اجازت دیجئے چنانچہ وہ بوڑھا واپس جا کر اپنی قوم سے کہنے لگا میں ایک ایسے شخص سے مل کر آیا ہوں جو انتہائی خطرناک سانپ کا زہر پی گیا ہے اور اُسے کچھ بھی نہیں ہوا اُسے جو وہ مانگتا ہے دو اور اُسے یہاں سے راضی کر کے بھیجو یہ قوم بڑی عجیب شان والی ہے چنانچہ انھوں نے حضرت خالد بن ولید کی شرائط پر مصالحت کی۔

ایک دانا لڑکی

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاذکیا میں بشر بن المفضل سے ایک واقعہ نقل کیا ہے بشر بن المفضل نے بیان کیا ہے ہمارا حاجیوں کا قافلہ سفر میں تھا تو ہمارا گزر عرب کے ایک قبیلہ پر ہوا وہاں ہمیں معلوم ہوا کہ یہاں بہت خوبصورت تین بہنیں ہیں جو مطب کرتی ہیں اور علاج کی ماہر ہیں ہم نے چاہا کہ ان کو دیکھیں تو ہم نے یہ حیلہ کیا کہ اپنے ایک ساتھی کی پنڈلی کو ایک لکڑی اٹھا کر اس سے چھیل دیا۔ یہاں تک کہ اس میں سے خون نکلنے لگا پھر ہم نے اس کو اپنے ہاتھوں پر اٹھایا اور ان لڑکیوں کے پاس لے گئے اور ان سے کہا کہ سانپ نے کاٹ لیا ہے اس کا علاج کیجئے تو ان میں سے چھوٹی بہن نکل آئی جو ایسی خوبصورت تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ سورج نکل آیا وہ آ کر اس کے سامنے کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی کہ اسے سانپ نے نہیں کاٹا ہم نے کہا وہ کیسے؟ تو کہنے لگی کہ اس کی پنڈلی ایک ایسی لکڑی سے چھل گئی ہے جس پر سانپ نے پیشاب کیا تھا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جب اس کے بدن کو دھوپ لگے گی تو یہ مر جائے گا۔ اور واقعی جب سورج طلوع ہوا تو وہ شخص مر گیا اور ہم بڑے حیران ہو گئے۔

سانپ بھگانے کا عمل

چار کاغذ لے کر ان پر حسب ذیل اعداد حروف لکھ کر مکان کے چاروں کونے پر انھیں لگا دیا جائے تو سانپ اس گھر سے بھاگ جائیں گے اور انشاء اللہ پھر داخل نہ ہوں گے۔

ا ا ٦ ااا ٨ ٧ ا رح ٥٥ ٧ اا ٥ اا
و و ٧ وو ا ٥روااام اا ح ااا ح ط٥٥ ٨

سانپ سے بچنے کی دُعا

جو شخص رات کے پہلے حصہ اور دن کے پہلے حصہ میں یہ دُعا پڑھ لے وہ سانپ اور بچھو اور چور سے محفوظ رہے گا۔ عَقَدْتُ لِسَانَ الْحَيَّةِ وَزُبَانَ الْعَقْرَب وَيَدَالسَّارِقِ بِقَوْلِ اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه. (حیاۃ الحیوان ص ۲۳۰ تا ۲۳۷، ج ۱)

سانپ ڈسنے کا دم

سورۃ الحمد شریف مع سورۃ الاخلاص مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تین تین بار پڑھ کر سات سبز شاخوں کے ساتھ دم کرے شاخیں ڈیڑھ ہاتھ لمبی ہوں۔ (سند از فقیہ اعظم علیہ الرحمہ)

سانپ کی قسمیں

شمس الحکماء مولانا حکیم قاضی عبدالقادر صاحب الہٰ آبادی نے ماہ طیبہ میں سانپ کے متعلق ایک تحقیقی مضمون لکھا تھا جو یہ ہے۔

سانپ کی جس قدر قسمیں اس کی چال ڈھال اور شکل وصورت کے لحاظ سے ہیں جہاں تک ہمارا خیال ہے ان پر آج تک عبور نہیں ہو سکا اس جانور کی صدہا قسمیں ہیں جن میں سے کچھ کا ذکر ہم کرتے ہیں۔

افعیٰ

افعیٰ کو اعادیا ابویحیٰ بھی کہتے ہیں یہ سانپ کی نہایت زہریلی قسم ہے اس کی عمر ہزار برس تک بیان کی جاتی ہے۔ معطشہ کہتے ہیں یعنی پیاس لگانے والا۔ انسان کو کود کر کاٹتا ہے اس کی مادہ کے چار اور نر کے دو دانت ہوتے ہیں۔

مقرنہ

مقرنہ کے معنی سینگ والے کے ہیں اس سانپ کے سر پر ایک چھوٹا سینگ ہوتا ہے یہ جب انسان کو کاٹ کھاتا ہے تو ہر ایک بن مو سے خون جاری ہوجاتا ہے اور آدمی مرجاتا ہے۔

مکللۃ الراس

تین بالشت تک لمبا ہوتا ہے سر باریک اور اس پر تاج سا رکھا ہوتا ہے آنکھیں سرخ ہوتی ہیں بدن کا رنگ سیاہی اور زردی مائل ہوتا ہے وحوش طیور سب اس سے ڈرتے ہیں اس کا کاٹا تو درکنار اس کے صرف دیکھنے سے ہی زہر چڑھ جاتا ہے اس قسم سے ایک اور سانپ بیان کیا جاتا ہے وہ پانچ گز لمبا ہوتا ہے آنکھیں بہت چمکتی ہیں اور اس کا کاٹا ہوا بھی مرجاتا ہے۔

بلوطیہ : درخت بلوط پر رہتا ہے جسے کاٹ لے اس کا پوست گوشت جدا ہو جاتا ہے۔

معطشہ

اس کے کاٹنے سے بدن میں آگ (رستم زمان گاماں پہلوان مرحوم کو راوی کے کنارے غالباً اسی قسم کے سانپ نے کاٹا تھا۔ کیونکہ جب مرحوم کو اسپتال لے جایا گیا تو انہوں نے بیان دیا تھا کہ میرے جسم میں اس قدر تپش ہے جیسے سینکڑوں من ایندھن جلا کر اس میں مجھے ڈال دیا گیا ہو) لگ جاتی ہے اور انتہا درجہ کی پیاس معلوم ہونے لگتی ہے اسی واسطے سے معطشہ کہتے ہیں یعنی پیاس لگانے والا۔

ارید

یہ بھی سانپ کی ایک خبیث قسم ہے اس کے کاٹنے سے انسان کا چہرہ خاکستر گوں ہوجاتا ہے۔

جان

یہ سانپ تقریباً گز بھر لمبا ہوتا ہے اور رنگ سفید اس کو دیکھ کر بدن کانپنے لگتا ہے۔

اصلہ

یہ چھوٹے قد کا اور بڑے سر کا سانپ ہوتا ہے اس کا کاٹنے سے انسان ہرگز نہیں بچتا۔ جس جگہ رہتا ہے وہاں گھاس بھی نہیں اُگتی اور اگر کوئی جانور بھولے سے اس کے پاس آ جائے تو سُن ہو کر گر جاتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور جسے کاٹتا ہے وہ پانی ہو کر بہہ جاتا ہے اگر گھوڑے کے پیر پر کاٹے تو گھوڑا وسوار دونوں مرجاتے ہیں اور جو شخص اِسے سوٹے سے مارے تو مارنے والا خود ہی مرجاتا ہے۔

ثعبان

یہ بڑے قد وقامت کا سانپ ہوتا ہے اس کا قد کم از کم پانچ گز اور زیادہ سے زیادہ تیس گز ہوتا ہے آنکھیں اور دانت بڑے زرد اور سیاہ اور اس کی بھویں اس قدر دراز ہوتی ہیں کہ آنکھوں کو چھپا لیتی ہیں گردن اس کی موٹی اور اس پر بال ہوتے ہیں نر اس کا مادہ سے زیادہ خبیث ہوتا ہے۔ جس حیوان کو پاتا ہے کھا جاتا ہے اور بہت جلد ہضم کر لیتا ہے جب اس کا دورہ جنگلوں اور پہاڑوں کی طرف ہوتا ہے تو اس کے قرب وجوار کی ہوا گرم رہتی ہے یہ سانپ زیادہ تر مصر میں ہوتا ہے۔

ملک

اس سانپ کے سر پر سفید خطوط ہوتے ہیں۔ باقی بدن کی رنگت سنہری یا سبز ہوتی ہے یہ سانپ بھی نہایت بُرا ہوتا ہے اس کی آواز سے بھی جانور ہلاک ہو جاتے ہیں۔ تقریباً ایک بالشت لمبا ہوتا ہے۔

مویزک

اس کے سر کا رنگ مویز منقی کے مانند ہوتا ہے اور بدن خاکی رنگ کا اکثر خاک میں چھپ کر بیٹھتا ہے جب کوئی دانہ مویز سمجھ کر اٹھانے کے واسطے ہاتھ بڑھاتا ہے فوراً کاٹ کھاتا ہے نہایت زہریلا سانپ ہے۔

رقشاء

اس کے جسم پر سفید و سیاہ نقطے ہوتے ہیں نہایت بُرا سانپ ہے۔

سانپ کی آنکھوں میں مقناطیسی کشش

بعض سانپوں کی آنکھوں میں ایسی مقناطیسی کشش ہوتی ہے کہ وہ جانوروں کو گھور کر ان کو ہلاک کر سکتا ہے اور چھوٹے جانوروں اور پرندوں کو اپنی مقناطیسی طاقت سے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے ایک انگریز مصنف کا بیان ہے کہ سانپ کی آنکھوں میں عجیب جادو ہے۔ اس کی آنکھیں نہایت تیز اور چمکدار ہوتی ہیں اور اس کے پپوٹوں کے بجائے آنکھ

پر ایک باریک اور شفاف پردہ چھایا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی آنکھیں جھپکنے نہیں پاتیں بلکہ گھورتی نظر آتی ہیں جب کسی جانور کی آنکھ سے اس کی آنکھ لڑتی ہے تو اس جانور کی طاقت سلب ہو جاتی ہے اور وہ ایک ہی جگہ ساکت رہ جاتا ہے۔ اور سانپ اس کا لقمہ کر جاتا ہے۔

محققین نے اس کی آنکھوں کی مقناطیسی کشش کی نسبت صرف اس قدر لکھنے پر اکتفاء کیا ہے کہ چونکہ قدرت نے سانپ کو ہاتھ پیروں سے محروم رکھا ہے اس واسطے اس کے عوض یہ قوت اس کے اندر رکھی ہے۔

حکایت

اب ہم سانپ کی آنکھوں کی مقناطیسی کشش کی آپ کو دو حکایتیں سناتے ہیں ایک انگریز جس نے اندرون افریقہ میں بہت سفر کئے ہیں اپنے سفرنامہ میں لکھتا ہے کہ اثناء سفر میں میری نظر ایک گلہری پر پڑی اس عجیب وغریب حرکتوں کی وجہ معلوم کرنے کو گھوڑے سے نیچے اترا اور آگے بڑھ گیا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ گلہری بجائے ناچنے کودنے کے زمین پر گر پڑی اور چیختی ہوئی آگے کی طرف لڑھکتی ہوئی جارہی ہے اس کے ساتھ ہی میں نے اس کے سامنے درخت کے سوراخ میں ایک اژدھا دیکھا جو سر باہر نکالے ہوئے اس غریب گلہری پر جھپٹنے کو تیار ہے میں نے اپنی چھڑی زور سے اژدہا کے سر پر ماری جس سے وہ سانپ سوراخ کے اندر کی طرف ہٹ گیا اور سانپ کے ہٹتے ہی وہ غریب گلہری اپنی جان بچا کر بھاگ گئی۔

دوسری حکایت

یہ انگریز اپنا ہی ایک دوسرا واقعہ لکھتا ہے کہ جس زمانے میں ہم سروے کا کام کرتے تھے تو ہمیں اکثر سانپوں کے دیکھنے کا اتفاق ہوتا تھا ایک روز ہم تھک کر ایک لکڑی کے سہارے کھڑے تھے کہ ایک اژدہے پر ہماری نظر پڑ گئی یہ سانپ کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ صرف اس کا سر حرکت کرتا ہوا معلوم ہوا۔ ہماری نگاہ اس پر جا پڑی اور ہماری طاقت فوراً سلب ہوگئی اور چہروں پر مردنی چھا گئی اور ہمارے پاؤں بھاری ہو گئے ایسا معلوم ہوتا تھا

جیسے کسی نے لوہا باندھا دیا ہوا ایک عرصہ تک ہماری یہی حالت رہی اور بے ہوشی طاری ہوگئی اتفاق سے ہمارے بوجھ کی وجہ سے جس لکڑی کے سہارے ہم کھڑے تھے وہ ٹوٹ گئی لکڑی کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے ہماری نگاہ سانپ کی طرف سے ہٹ گئی اور ہم کو ہوش آ گیا اور وہ اژدہا بھی وہاں سے سرکنے لگا اس طرح سے ہماری جان بچ گئی۔

اس قسم کے اور بھی بہت سے شواہد ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ سانپ کے اندر ضرور مقناطیسی کشش ہے جس کی وجہ سے وہ دوسرے جانوروں پر اثر ڈال سکتا ہے اور انہیں مسخر بنا سکتا ہے اور ایسا کم وبیش دوسرے جانوروں میں بھی پایا جاتا ہے۔

سانپ کی چالاکی

امام ابن جوزی نے کتاب الاذکیاء میں لکھا ہے کہ سانپوں میں سے ایک قسم کا سانپ یہ ہوشیاری و چالاکی کرتا ہے کہ اپنی دم ریت کے اندر ٹھونس دیتا ہے تا کہ وہ نظر نہ آئے اور سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے یہ کام دوپہر کے وقت شدت گرمی میں کرتا ہے تو اس کھڑی ہوئی لکڑی پر کوئی پرندہ اڑتا ہوا اگر نیچے اترنا چاہتا ہو تو وہ ریت کی گرمی سے بچنے کے لئے ریت پر بیٹھنے سے اعراض کر کے اسے درخت کا ٹھنٹھ سمجھ کر اس کے سر پر آ کر بیٹھ جاتا ہے اور اس کے بیٹھتے ہی سانپ اُسے دبوچ لیتا ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کے شہروں میں سانپ گائے کے پاس آ کر اس کی ٹانگوں کو لپٹ جاتا ہے۔ اور تھن کو منہ میں دبا لیتا ہے تو گائے ایسی بے حس وحرکت ہو جاتی ہے کہ آواز نکالنے پر قادر نہیں رہتی اور یہ دودھ چوس جاتا ہے سانپ اپنے رہنے کے لئے کوئی جگہ نہیں کھودتا اور اس کا کوئی اہتمام نہیں کرتا بلکہ دوسرے جانوروں کی کھودی ہوئی جگہ میں گھس جاتا ہے اور اس میں رہنا شروع کر دیتا ہے تو وہ جانور بیچارہ اس جگہ سے بھاگ جاتا ہے۔

آتشی سانپ

ایک چینی سیاح کا حسب ذیل تجربہ ومشاہدہ اخبار جنگ راولپنڈی میں شائع ہوا تھا قدیم چین کے مشہور سیاح ہیون سانگ نے اپنے سفر نامہ میں ہندوستان کے سانپوں کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے وہ لکھتا ہے کہ ایک بار اس کی ملاقات ایک جنگلی قبیلہ کے سردار

سے ہوئی۔ جس نے اُسے بتایا تھا کہ بعض اوقات بڑے بڑے گھنے جنگلوں میں آگ لگنے کی وجہ سانپ بھی ہوتے ہیں اس قبیلہ کے سردار کی وساطت سے ہیون سانگ کو چند ایسے سانپ دیکھنے کا اتفاق ہوا جو جنگل میں آگ لگنے کا باعث ہوتے ہیں اس نے ایک سانپ اور اس کی ایک مادہ کو دیکھا جو ایک دوسرے کو ملتے وقت آگ پیدا کرتے تھے جونہی دونوں کے جسم ایک دوسرے سے رگڑ کھاتے۔ ان کے جسموں سے آگ کے شعلے نکلنے شروع ہو جاتے تھے اور اس طرح جنگل میں آگ لگ جاتی تھی ایک ایسا سانپ بھی پایا جاتا ہے جو چلتے وقت اپنے جسم سے آگ پیدا کرتا ہے جب یہ چلتا ہے تو زمین پر اس کی رگڑ سے شرارے نکلتے ہیں۔ لیکن جب وہ درخت پر یا لکڑی کسی چیز پر چلتا ہے تو کوئی شرارہ نہیں نکلتا۔

کیلی فورینا میں ایسے سانپ دیکھے گئے ہیں جن کی جلد اندھیرے میں آگ کی مانند چمکتی ہے ان سانپوں کے کینچلی اتار کر کئی کاموں میں لائی جاتی ہے۔

ناکسول امریکہ میں ایسے سانپ پائے جاتے ہیں جن کے دو منہ ہوتے ہیں اور وہ آگے پیچھے دونوں طرف یکساں رفتار سے چل سکتے ہیں اگر اسے درمیان سے کاٹ دیا جائے تو بھی ان کی موت واقع نہیں ہوتی بلکہ دونوں حصے زندہ رہتے ہیں۔ یہ سانپ بالکل زہریلا نہیں ہوتا، لیکن اس کے جسم میں اتنی گرمی ہوتی ہے کہ جب اس کے جسم پر ہاتھ لگایا جائے تو کئی روز تک جلن ہوتی رہتی ہے۔

لندن کے چڑیا گھر میں دُنیا کا سب سے بھاری سانپ ایک کمرے میں بند کر کے رکھا گیا ہے اس کا وزن تین بھینسوں کے برابر ہے ماہرین کا خیال ہے کہ اس کی نظیر دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ اس کی خوراک چڑیا گھر کے سب جانوروں سے زیادہ ہے جب وہ پھنکارتا ہے تو اس کے منہ سے دھواں خارج ہوتا ہے جس کے اثر سے اردگرد کی تمام چیزیں سیاہ ہو جاتی ہیں۔

رابرٹ گلبرٹ نے اپنی مشہور کتاب ''The World of Snakes'' میں کئی آتشی سانپوں کا ذکر کیا ہے اس میں ایک ایسے سانپ کے متعلق بھی درج ہے جو صرف

امریکہ میں پایا جاتا ہے جب وہ کاٹتا ہے تو جسم میں آگ سی لگتی محسوس ہوتی ہے۔ سارا جسم جھلس جاتا ہے اور اس میں دانے نمودار ہو جاتے ہیں۔ ہندوستان کے پہاڑی علاقوں میں ایک ایسا سانپ بھی پایا جاتا ہے جو اپنی دُم کو زور سے زمین پر پٹکتا ہے تو آگ نکلتی ہے۔ وہ عام طور پر رات کے وقت ایسا کرتا ہے اور جب اس کی حرکت سے آگ پیدا ہوتی ہے تو تاریکی میں دور سے معلوم ہو جاتا ہے کہ سانپ کس جگہ ہے یہی وجہ ہے کہ پہاڑی لوگوں کو اس کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں پہونچتا اور وہ اپنے نواحی علاقوں کے حالات سے اچھی طرح واقفیت رکھتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سانپ

فرعون جس روز حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے کے لئے نکلا اور ایک بڑے میدان میں سیکڑوں کی تعداد میں فرعونی جمع ہوئے اور فرعون ایک تخت پر اکڑ کر بیٹھا۔ تو جس گھڑی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے عصاء مبارک کو میدان میں ڈالا تو اس کا عظیم الجثۃ اژدھا بن گیا جس نے جادوگروں کے سارے سانپ ایک ہی لقمہ کر ڈالے اور پھر اس نے اپنا منھ کھولا تو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان اسی گز کا فاصلہ تھا پھر اُس نے فرعون کی طرف رُخ کیا اور اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان اُسے پکڑنے کو بڑھا تو فرعون ڈر کے مارے تخت چھوڑ کر بھاگا اور اتنا ڈرا کہ ڈر کے مارے اُسے دست لگ گئے اسی طرح دوسرے فرعونی بھی دہشت کے مارے اِدھر اُدھر دوڑنے لگے۔ چیخنے لگے۔ اور ایک دوسرے پر، گر، گر کر مرنے لگے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ عظیم سانپ ان کا تعاقب کر رہا تھا اور وہ افراتفری کے عالم میں اِدھر اُدھر دوڑ بھاگ رہے تھے اور مر رہے تھے۔ حتیٰ کہ اس اژدھائے غضب کی دہشت سے اس روز ۲۵ ہزار فرعونی مر گئے۔

(حیٰوۃ الحیوان ص۱۵۴، ج۱)

تجربے

سانپ کو زندہ پکڑ کر اس کا دانت چوتھے کے بخار والے کے گلے میں ڈالا جائے تو بخار اتر جاتا ہے اور دانت کے درد کو بھی آرام آ جاتا ہے۔

تعبیر

خواب میں سانپ کا دیکھنا دشمن کی بھی علامت ہے۔ دوست کی بھی اور عورت کی بھی۔ اگر سانپ ڈسنے کو دوڑا ہے۔ تو دشمن کی علامت ہے اور اگر اس نے سانپ کو بلا خوف پکڑ لیا ہے تو دولت ملے گی اور جس نے سانپ کو اپنے بستر پر مار ڈالا۔ تو اس کی عورت مر جائے گی اور اگر سانپ نے خواب میں ڈس لیا اور وہ جگہ سوج گئی تو دولت ملے گی۔

حکم : حرام ہے۔ (حیٰوۃ الحیوان ص۲۳۶۔۲۳۷)

ہمارا تبصرہ

☆ جس خدائے برتر و توانا نے سانپ کے وجود اس کی نظر اور اس کے زہر میں اس قدر اثر و تاثیر پیدا فرمادی ہے کہ وہ جسے دیکھ بھی لے وہ مر جاتا ہے یا اُسے جو دیکھ لے وہ مبہوت ہو جاتا ہے پھر وہی خدا اپنے مقبول بندوں کے وجود، ان کی نظروں اور ان کی دعاؤں میں بے پناہ اثر و تاثیر کیوں پیدا نہیں فرما سکتا؟ سانپ دیکھ لینے سے زندہ کو مار ڈالتا ہے تو اللہ کا مقبول دیکھ لینے سے مردہ کو زندہ کر دیتا ہے سانپ دیکھ لے تو اندھا کر دے اور اللہ کا مقبول بندہ دیکھ لے تو اندھے کو بینا کر دے۔ بعض سانپوں کی آواز بھی کوئی سن لے تو ہلاک ہو جائے اور اللہ والوں کی آواز سن کر مردے بھی جی اٹھیں سب اللہ ہی کی قدرت کے ظہور ہیں۔

☆ جو شخص دو رنگی باتیں کرے ادھر کچھ اُدھر کچھ اس کی زبان بھی مثل سانپ کی زبان کے درمیان سے کٹی ہوئی سمجھئے۔

☆ غیبت کرنے والا ایسا ہے جیسے مردار کا گوشت کھانے والا۔ تو ایسا شخص سانپ سے بھی زیادہ برا ہے کیونکہ سانپ مردار کا گوشت نہیں کھاتا۔ مگر یہ اس سے پرہیز نہیں کرتا۔

☆ ایسا ظالم انسان جو ظلم کی سزا پا لینے کے بعد بھی ظلم سے باز نہ آئے سانپ ہی ہو جاتا ہے جسکی آنکھیں اور دانت وغیرہ نکال دینے کے بعد بھی یہ چیزیں پھر نکل آتی ہیں۔

☆ مسلمان کا اپنے اللہ پر پورا پورا بھروسہ ہوتا ہے اور اللہ کے نام میں بڑی

برکتیں ہیں اس کی رحمت ساتھ ہو تو بڑے سے بڑا مہلک زہر بھی کچھ نہیں کر سکتا اس اعتماد کا نظارہ ہمیں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے زرین کارناموں میں نظر آتا ہے جیسا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ایک قاتل زہر پی کر عیسائیوں کے معمر ترین عالم عبدالمسیح کو حیران و مبہوت کر دیا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا یہ عظیم الشان واقعہ دشمنانِ صحابہ کے لئے زہر کا گھونٹ ہے۔

☆ سانپ کی مقناطیسی نظر اگر تسلیم ہے تو اللہ والوں کی نظر کا انکار کیوں؟ سانپ اگر اپنی نظر سے دوسروں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے تو اللہ والوں کی بھی یہ شان ہے کہ :

نہ کتابوں سے نہ کالج کے ہے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

☆ بعض لوگ سانپ کی طرح بڑے چالاک ہوتے ہیں جو مسلمان سمجھ کر قریب آ بیٹھیں اور وہ جھٹ بدعقیدگی کا ڈنک ماریں۔

☆ جس طرح سانپ اپنی جگہ نہیں کھودتا بلکہ دوسروں کی جگہ پر قبضہ جما لیتا ہے اسی طرح بعض لوگ ''رام رام جپنا پرایا مال اپنا'' پر عامل رہ کر سانپ بن جاتے ہیں اور اسی طرح بدعقیدہ افراد دوسروں کی مسجدوں پر قبضہ کر لیتے ہیں۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصاء مُبارک نے وہ کام کر دکھایا۔ جو ہزاروں لشکریوں سے بھی نہ ہو سکتا تھا فرعون کا سارا کمال اور اس کا جاہ و جلال ایک طرف اور پیغمبر کا صرف ایک عصاء ایک طرف تو جب اللہ کے پیغمبر ایک عصاء ہی کی مثل ہم میں سے کوئی انسان نہیں ہو سکتا۔ تو پھر کسی پیغمبر کی مثل کوئی کیسے ہو سکتا ہے۔

☆ آخر میں مولانا رومی کی یہ نصیحت یاد رکھئے کہ :

یار بد بدتر بود از مار بد　　　　دور شو از اختلاطِ یارِ بد

یعنی بُرے یار سے ہمیشہ بچتے رہو۔ کیونکہ بُرا یار خطرناک سانپ سے بھی زیادہ ہے اس لئے کہ سانپ تو جان ہی لے گا۔ مگر برا یار ایمان برباد کر دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

بچھو

بچھو سیاہ۔ سبز اور زرد رنگ کا بھی ہوتا ہے۔ سبز رنگ کا سب سے زیادہ خطرناک اور قاتل ہوتا ہے بچھو کے بچے بہت زیادہ پیدا ہوتے ہیں ایک قول یہ بھی ہے کہ اپنی ماں کے پیٹ ہی میں بچے بن کر اپنی ماں کا پیٹ کھا جاتے ہیں اور خود باہر آ جاتے ہیں اور ماں مر جاتی ہے اور دوسرا قول اس کے مخالف ہے بچھو کے آٹھ پاؤں ہوتے ہیں اور آنکھیں اس کی پیٹھ پر ہوتی ہیں۔ عجیب بات اس کی یہ ہے کہ یہ مردہ پر کبھی ڈنک نہیں چلاتا۔ اور سوئے ہوئے کو بھی کچھ نہیں کہتا جب تک کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ نہ ہلے۔ بچھو کو اگر پانی میں ڈالا جائے تو بالکل نہیں ہلتا۔ قزوینی کہتے ہیں کہ بچھو اگر سانپ کو کاٹے تو سانپ کوشش کرتا ہے کہ بچھو کو کھا جائے اگر کھا جائے تو سانپ بچ جاتا ہے ورنہ مر جاتا ہے اور خدا کی قدرت دیکھئے کہ باوجود ایک چھوٹے جسم کے یہ ہاتھی اور اونٹ کو اپنے ڈنک سے مار ڈالتا ہے اور اس کی عادت ہے کہ انسان کو جب کاٹتا ہے تو بڑی تیزی سے بھاگتا ہے اس ڈر سے کہ انسان میرا پیچھا نہ کرے بعض بچھو ایسے زہریلے ہوتے ہیں کہ ان کا ڈسا ہوا فوراً مر جاتا ہے حتیٰ کہ زہر کے اثر سے گوشت بھی متعفن ہو جاتا ہے۔ بچھو کی یہ عادت ہے کہ جو چیز بھی نظر آ جائے اس پر ڈنک چلا دیتا ہے۔

عجیب واقعہ

تاریخ یافعی رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ ۵۰۹ھ کے حوادث کے ضمن کا ایک یہ واقعہ بھی ہے کہ ایک بادشاہ کو بعض نجومیوں نے بتایا کہ وہ فلاں سنہ کے فلاں مہینے میں اور اس مہینے کے فلاں دن اور اس دن کے فلاں وقت ایک بچھو کے کاٹنے سے مر جائے گا۔ بادشاہ یہ سن کر بہت گھبرایا اور جب وہ خاص دن آ پہونچا تو اس دن اس نے بڑی فکر اور احتیاط سے اپنے سب کپڑے بجز ایک لنگوٹ کے جو ستر ڈھانپ سکے اتار ڈالے اور پھر ایک گھوڑے کو خوب نہلا دھلا کر اور صاف ستھرا کر کے خود اس پر سوار ہو کر ایک دریا میں کود پڑا تا کہ کسی طرف سے بچھو آنے کا احتمال ہی نہ رہے اور وہ وقت دریا میں ہی گذر جائے

چنانچہ دریا میں جانے کے بعد وہ وقت آ گیا۔ تو گھوڑے کو ایک چھینک آئی اور اس کی ناک سے ایک بچھو نکلا جس نے بادشاہ کو وہیں کاٹ لیا اور وہ مر گیا فَمَا اَغْنَاہُ الْحَذَرُ عَنِ الْقَدَرِ۔ یعنی اس کی بچاؤ کی تدبیر اُسے تقدیر سے نہ بچا سکی۔

ایک بچھو اور مینڈک

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ دریا کے کنارے کپڑے دھونے کو گئے تو ایک عظیم الجثہ بچھو دیکھا جو دریا کی طرف جا رہا تھا۔ حضرت ذوالنون اُسے دیکھ کر خدا کی پناہ طلب کرنے لگے۔ اور اس کے پیچھے پیچھے ہو لئے وہ بچھو جب دریا کے کنارے پہونچا تو دریا سے ایک بڑا مینڈک باہر آیا اور بچھو فوراً اس کی پیٹھ پر سوار ہو گیا اور مینڈک اُسے لے کر دریا عبور کرنے لگا۔ حضرت ذوالنون یہ منظر دیکھ کر واقعہ معلوم کرنے کو خود بھی دریا میں کود پڑے۔ اور بچھو و مینڈک کے پیچھے یہ بھی دوسرے کنارے پر جا پہونچے دوسرے کنارے پر جا کر بچھو مینڈک کی پیٹھ سے اترا۔ اور آگے بڑھا حضرت ذوالنون نے دیکھا کہ وہاں ایک درخت کے نیچے ایک شخص سو رہا تھا۔ جو شراب کے نشہ میں مخمور تھا۔ درخت بڑا گھنا تھا۔ بچھو اسی نوجوان کی طرف بڑھ رہا تھا اس درخت پر سے ایک خوفناک اژدہا بھی اسی نوجوان کی ناک میں اتر رہا تھا۔ اژدہا درخت سے اتر کر اس سوئے ہوئے نوجوان پر حملہ کرنے ہی کو تھا کہ بچھو فوراً پہونچ گیا اور اس اژدہا کو کاٹ لیا اور اژدہا فوراً مر گیا اور بچھو واپس آ گیا۔ گویا اس مردِ گنہگار کے لئے خدا نے اتنی دور سے اس بچھو کو بھیجا تھا۔ حضرت ذوالنون نے اس موقع پر یہ رباعی کہی۔

یا راقد او الجلیل یحفظہ	من کل سوء یکون فی الظلم
کیف تنام العیون عن ملک	تاتیک منہ فوائد النعم

"اے سونے والے! تو سو رہا ہے اور اندھیریوں میں رب جلیل تیری حفاظت فرماتا ہے اس بادشاہ سے آنکھیں کیسے بند رہتی ہیں۔ جس سے تجھے ہزار ہا فائدے پہونچتے ہیں۔"

وہ نوجوان جب جاگا۔ تو حضرت ذوالنون نے سارا قصہ اس سے کہا وہ اس قدر متاثر ہوا کہ جملہ گناہوں سے سچے دل سے توبہ کر کے چیخا اور وہیں جان دے دی۔

علاج

حضور ﷺ سے بچھو کے کاٹے کا حسب ذیل علاج مروی ہے تھوڑے سے پانی میں نمک گھول کر قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یہ تینوں سورتیں ایک ایک مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرے اور پھر یہ پانی تھوڑا تھوڑا جائے ڈنک پر ملتا جائے اور یہی سورتیں ایک ایک مرتبہ پڑھتا جائے خدا فضل فرمادے گا۔

دوسرا علاج

جس شخص کو سانپ یا بچھو کاٹ لے اس کا نام اس کے باپ اور اس کی ماں کا نام ایک کاغذ پر لکھ کر پھر حسب ذیل اسماء لکھے جائیں اور پھر پانی میں گھول کر اُسے پلا دیا جائے انشاء اللہ آرام آجائے گا۔ اسماء یہ ہیں۔

سارا سارا الی سارا مالی یرن یرن الی بامال وامال باطوطو

کالعو مارا سباب یافارس اردو باب ھا کاناما ابین لھا نارا

انار کاس متمرنا کالھن صلوببرص ماروب اناوین روی

سانپ اور بچھو سے بچنے کی دُعا

بعض تفسیروں میں لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے جب کشتی تیار فرمائی تو سانپ اور بچھو دونوں حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئے۔ اور کہنے لگے ہمیں بھی کشتی پر بٹھا لیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ تم دونوں بلاء وضرر کے حامل ہو۔ اس لئے میں تمہیں نہ بٹھاؤں گا۔ ان دونوں نے عرض کی ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ جو شخص آپ کو یاد کرے گا اُسے ہم ہرگز کوئی ضرر نہ پہونچائیں گے۔ چنانچہ آپ نے ان کے اس عہد کے پیش نظر کشتی پر بٹھالیا۔ پس جو شخص صبح وشام یہ آیت پڑھ لیا کرے گا۔ وہ انشاء اللہ سانپ اور بچھو کے ڈسنے سے محفوظ رہے گا۔ آیت یہ ہے: **سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ**۔ (حیوٰۃ الحیوان ص ۱۰۸ تا ۱۱۳، ج ۱)

بچھو کا تریاق

یوں تو بچھو کے کاٹے کے کئی علاج ہیں لیکن ایک بہترین علاج یہ ہے کہ جو بچھو کاٹے اس کا پیٹ چاک کر کے اس کی رطوبت لگانے سے بچھو کے زہر پر تریاق کا کام کرے گا۔ گویا بچھو اپنا علاج اپنے ساتھ ساتھ لئے پھرتا ہے۔ بچھو جس قدر زہریلا ہوگا اسی قدر اس کا تریاق بھی تیز ہوگا۔

بچھو کے مشاہدے

ایک فاضل محقق کا بچھو کے عنوان پر حسب ذیل مضمون بھی پڑھیے۔ نام عربی اور فارسی میں عقرب اردو اور ہندی میں بچھو، پیدائش گرم ممالک خصوصاً ہند۔

قسمیں = حکماء کے نزدیک دو زرد اور سیاہ اور میرے مشاہدے میں تین زرد، سیاہ اور بھورا۔ مزاج گرم خشک۔ سم قاتل۔ میں نے سات سال اس عجیب وغریب جانور پر مشاہدات وتجربات کئے اب اس قابل ہوں کہ آپ کے سامنے اس کو واضح کر سکوں۔ بچھو عام طور پر چونے اور پتھر کی بنی ہوئی پرانی دیواروں میں رہتا ہے۔ جس میں کافی لمبے بل ہوتے ہیں یا پہاڑی چٹانوں کی دراڑوں میں جو بل دوسرے جانور بنا دیتے ہیں ان میں یہ پیدا ہو جاتا ہے۔ عموماً شمالاً جنوباً جو دیواریں یا چٹانیں ہوتی ہیں ان میں مغربی رخ پر اس کے بل پائے جاتے ہیں نہ معلوم یہ سمت کا لحاظ بچھو کیوں رکھتا ہے۔ جہاں تک میں نے غور کیا مجھے صرف سورج کی تپش اس کی وجہ معلوم ہوئی۔ دوسرے اس جانور کو پروا ہوا سے بھی نفرت ہے۔ چونکہ پروا ہوا میں خشکی ہوتی ہے انہی وجوہ کی بناء پر میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ شمالاً جنوباً دیواروں یا چٹانوں میں مغربی جانب ملتا ہے گو دوسرے رخوں پر بھی رہتا ہے مگر بہت کم۔ پرانے زمانے کے کھنڈرات جن کی دیواروں میں گرمی سردی کا اثر نہیں ہوتا میں کثرت سے ملتا ہے چونکہ یہ جانور بڑا احساس ہے لہٰذا اگر سردی میں کوئی مناسب بل نہ ملے تو مرجاتا ہے گرمی کی تپش بھی اسے مار دیتی ہے دیواروں میں اس کے بل زمین کے قریب ہوتے ہیں دو گز سے اُوپر کے بلوں میں نہیں ہوتا۔ میں نے اِسے جاڑے میں کھاد کے ساڑھے

تین فٹ اونچی ڈھیریوں پر بھی پایا ہے ان کھاد کی ڈھیریوں پر درخت تھے نیچے کی جگہ خوب گرم تھی اسی وجہ سے اُس نے بل نہ ملنے کی صورت میں وہاں پناہ لی یہ اپنے بل نہیں بناتا۔ قدرتی بل یا دوسرے جانوروں کے بنائے ہوئے بلوں میں پیدا ہوتا ہے اور قبضہ جماتا ہے۔ یہ تذکرہ تمام سیاہ بچھو کے متعلق ہے کیونکہ یہی بچھو دیواروں یا چٹانوں میں رہتا ہے اور پہاڑی بچھو یا سیاہ بچھو کے نام سے مشہور ہے اس کی ایک قسم بھوری بھی ہوتی ہے یہ قد میں سیاہ بچھو سے آدھا ہوتا ہے اس کی دم سیاہ بچھو سے زیادہ موٹی اور لمبی ہوتی ہے۔ سیاہ بچھو عموماً ساڑھے تین انچ لمبا ہوتا ہے اس کا جسم خلیوں سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے جو سخت ہوتے ہیں منہ میں دو زنبور یا پلاس کی شکل کے دو جبڑے ہوتے ہیں جن سے اپنے شکار کو نوچ کر انھیں جبڑوں کی مدد سے لگدی بنا کر نگل جاتا ہے آٹھ ٹانگیں مثل مکڑی کے ہوتی ہیں اور دُم مثل ریڑھ کی ہڈی کے پانچ سخت اور گول خلیوں سے بنی ہوتی ہے خلیے اندر سے بالکل کھوکھلے ہوتے ہیں ہر خلیہ دوسرے خلیے سے نرم جھلی کے ذریعے جڑا ہوتا ہے جس کی وجہ سے دم کو جس طرف چاہے موڑ لیتا ہے۔ دم کے سرے پر گول زردی مائل سفید رنگ کا بیضوی چھٹا خلیہ ہوتا ہے جو اور خلیوں کی نسبت قدرے نرم بھی ہوتا ہے اس خلیے کے سرے پر سیاہ رنگ کا مثل جنگلی بیر کے تقریباً ۱/۲ انچ لمبا مڑا ہوا سخت کانٹا یا ڈنک ہوتا ہے یہ ڈنک بہت سخت ہوتا ہے اور کبھی ٹوٹتا نہیں۔ ڈنک مارتے وقت اگلے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ڈنک مارتا ہے ڈنک مارتے وقت اور شکار کرتے وقت نہایت بجلی کی سی سرعت سے کام لیتا ہے تاوقتیکہ دشمن ہٹ نہ جائے متواتر ڈنک چلاتا جاتا ہے بیضوی خلیے میں زہر اکٹھا رہتا ہے ایک دفعہ ڈنک مارنے سے مکھی کے پاخانہ سے چھٹا حصہ زہر خارج ہوتا ہے ایک بل میں کبھی دو بچھو نہیں رہ سکتے ہمیشہ ایک ہی رہتا ہے سوائے بچپن کے زمانہ کے مادہ اس کی سیکڑوں انڈے دیتی ہے مگر ان سے بچے نکلنے پر دو چار ہی مشکل سے بچتے ہیں یہ سب کو کھا جاتی ہے بڑے بچھو بھی آپس میں ایک دوسرے کو کھا جاتے ہیں۔ قدرت نے اسے آنکھیں نہیں دیں مگر پورا وائرلیس بنا دیا ہے اپنے جسم کے بالوں سے جو مکڑی کی طرح ہوتے ہیں سب کچھ دور سے محسوس کر لیتا ہے۔ حتیٰ کہ روشنی اور اندھیرے کی شناخت بھی بالکل آنکھوں والوں کی

طرح کرتا ہے معمولی آواز سے ہوشیار ہوجاتا ہے حتیٰ کہ آپ اِسے پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھائیں تو فوراً اُسے محسوس ہوجاتا ہے اس کے منہ پر جوزرد رنگ کارواں ہوتا ہے وہ خاص طور سے اِسے حساس بنادیتا ہے یہی رواں قدرت نے اس کے لئے وائرلیس بنایا ہے دب جانے سے اس کے منہ سے سیں سیں کی آواز بھی سنی جاسکتی ہے جونہایت مدھم ہوتی ہے۔ یہ کیڑا تمام سال بے حس پڑا رہتا ہے اور تمام سال ہی بھوکا رہتا ہے صرف برسات میں نکلتا ہے اگر شکار مل گیا تو کھالیا۔ ورنہ اسی حالت میں اگلے سال تک زندہ رہتا ہے اس سے زیادہ بھوکا رہنے والا میرے خیال میں دوسرا کوئی جانور نہیں مگر جگہ اس کے مزاج کے موافق ہو، ورنہ مرجاتا ہے عمر اس کی چار سال تک ہے جس قدر پرانا ہوتا جاتا ہے اسی قدر سبز موٹا اور رنگ گہرا چمکدار ہوتا جاتا ہے میں نے کئی بچھو تار میں پروکر دوا کے لئے خشک کیے تعجب یہ ہے کہ تار میں پرونے کے بعد بھی دو روز تک زندہ رہے یہ چیونٹے جسے مکوڑا بھی کہتے ہیں اس سے ڈرتا ہے۔ اور سانپ اس سے بہت ڈرتا ہے میں نے کئی بار سانپ پر اسے چھوڑ کر دیکھا سانپ اس کی صورت دیکھ کر ہی بھاگتا ہے یہ سانپ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ڈنک مارتا ہے جس سے سانپ کچھ دیر کے بعد مرجاتا ہے کہتے ہیں کہ سانپ کے زہر کا بچھو تریاق ہے اگر مارگزیدہ کی جائے ڈنک پر بچھو سے ڈنک لگوایا جائے تو فائدہ رہتا ہے مگر یہ امر تحقیق طلب ہے میں نے اس کا کوئی تجربہ نہیں کیا۔

ایک زہریلا بچھو

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ماہنامہ رہنمائے زندگی میں فروری ۱۹۵۷ء میں یہ مضمون شائع ہوا تھا۔

ایک روایت میں نے اپنے بزرگوں سے سنی ہے جو بتاتے ہیں کہ پنجاب کا ایک آدمی عرصہ آٹھ سال ہوئے یہاں درگاہ حضرت خواجہ قطب صاحب میں آیا جس کی ایک ٹانگ پر بہت سا گوڈر لپٹا ہوا تھا اور اس پر ہروقت بانس کا ٹوٹا مارتا رہتا تھا اس نے دریافت کرنے پر بتایا کہ میں شتربان تھا ایک اونٹ مجھ سے بگڑ گیا اور ایک روز موقعہ پاکر وہ آونٹ میرے پیچھے بھاگا مجھے اور جگہ پناہ کی نہ ملی چونکہ علاقہ میدانی تھا اس لئے میں ایک پرانے

کنوئیں میں کود پڑا اور اونٹ بھی کنوئیں پر منہ لٹکا کر بیٹھ گیا کئی گھنٹہ تک اسی طرح بیٹھا رہا اور اونٹ بھی اسی طرح انتظار میں بیٹھا رہا کہ میں نکلوں تو وہ بدلہ لے کنوئیں کے ایک بل سے ایک بچھو تقریباً دو بالشت کا رنگ سیاہ رنگ کا نکلا میں خوف سے لرز گیا۔ مگر ہمت سے کام لے کر کمر سے درانتی نکال کر بچھو کے پیٹ میں چبھو کر اُٹھا لیا اور اونٹ کے منہ کے قریب ہاتھ بڑھایا اونٹ غصہ میں تھا اس نے منہ مارا بچھو نے فوراً کاٹ لیا جس کے صدمہ سے بلبلا کر اُونٹ کنوئیں سے ہٹ گیا کافی دیر بعد ایک بہت لمبا اژدہا ایک دوسرے بل سے نکلا میں پہلے سے بھی زیادہ خوف کھانے لگا کیونکہ اس سے چھٹکارے کی کوئی صورت نہ تھی مگر اس سانپ نے مجھے کچھ نہ کہا بلکہ میری کمر میں اپنا اگلا حصہ لپیٹ کر اور باقی حصہ پر کھڑا ہو کر مجھے کنوئیں سے نکال دیا گویا اپنے دشمن کے مار دینے کا مجھے بدلہ دیا باہر اونٹ مرا پڑا تھا میں نے غصہ سے اونٹ کو ایک لات ماری میرا پیر اونٹ کے جسم میں اس طرح گھس گیا جس طرح گیلی مٹی میں دھنس جاتا ہے اونٹ کا تمام بدن گل گیا تھا اس کے اثر سے میری ٹانگ خراب ہوگئی اور ہزار علاج سے درست نہیں ہوئی ہر وقت جھنجھناہٹ رہتی ہے اگر اسے پیٹوں نہ تو جھنجھناہٹ سے بے چین ہو جاتا ہوں پیٹنے سے آرام رہتا ہے اس آدمی کو میرے بزرگوں نے دیکھا ہے اور تمام واقعہ اس کی زبانی سنا ہے۔

تجربے

بچھو کو جلا کر اگر اس کا دھواں گھر میں دیا جائے تو اس گھر سے بچھو بھاگ جائیں گے اور اگر زیتون کے تیل میں اُسے پکا کر وہ تیل محفوظ رکھا جائے تو بچھو کے ڈس لینے پر ڈنگ کی جگہ وہ تیل لگا دینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے اسی طرح گائے کے گھی میں بھی اگر بچھو پکا کر وہ گھی ڈنک کی جگہ ملا جائے تو درد کو فوراً آرام آ جائے گا اور اگر ایسا پانی لیا جائے جس میں بچھو گر گیا ہے تو پینے والے کے سارے جسم پر زخم ہو جائیں گے اور بچھو اگر فالج کے مریض کو کاٹ لے تو فالج جاتا رہتا ہے۔

تعبیر

بچھو کا خواب میں دیکھنا کسی سخن چین اور جھگڑالو آدمی سے معاملہ پڑنے کی علامت ہے۔

حکم : حرام ہے۔ (حیاۃ الحیوان ص ۱۱۷، ج ۲)

ہمارا تبصرہ

☆ جو نالائق اپنی ماں کا نافرمان ہو اور اُسے دلخراش کلمات کہنے کا عادی ہو وہ بچھو ہے.

☆ جو شخص کسی کمزور کو ستائے اور مجبور پر ہاتھ اٹھائے وہ بچھو سے بھی زیادہ ظالم ہے۔

☆ بعض ظالم بچھو کی طرح اتنے خطرناک ہوتے ہیں کہ ان کا ستایا ہوا مظلوم تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

☆ موت سے کسی صورت مفر نہیں چاہے وہ خشکی پر ہو یا دریا میں ہو یا ہوا میں اڑ رہا ہو

☆ اللہ تعالیٰ حافظ حقیقی ہے انسان جب سو جاتا ہے تو میت کی طرح ہو جاتا ہے اس وقت اس کی حفاظت فرمانے والا خدا ہی ہے پھر انسان اگر ایسے محافظ کریم کو فراموش کر دے تو کس قدر ظلم کی بات ہے۔

☆ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ ہر شخص سے برائی ہی کرنا اور یہ بچھو کی صفت ہے۔ اس سے بچنا چاہیے۔

☆ کنوئیں کے بچھو کا واقعہ پڑھنے کے بعد قبر کے بچھوؤں سے پناہ مانگو اور ایسے کام کرو۔ جن سے اللہ تعالیٰ اپنے ہر عذاب سے محفوظ رکھے۔ ☆☆☆☆☆☆

عقاب

یہ بڑا قوی اور تیز نظر پرندہ ہے۔ یہ تین انڈے دیتا ہے اور جب انڈوں سے بچے نکل آتے ہیں تو ایک بچے کو نیچے پھینک دیتا ہے تین بچوں کی پرورش اس بوجھ معلوم ہوتی ہے اس لئے ایسا کرتا ہے اور جس بچے کو نیچے پھینک دیتا ہے اُس کی پرورش ایک اور پرندہ جس کا نام کاسر العظام ہے کرنے لگتا ہے۔ کاسر العظام پرندے کی عادت ہی یہ ہے کہ جس پرندہ بچہ کو لاوارث دیکھتا ہے اس کی پرورش کرنے لگتا ہے۔

عقاب بڑا سریع السیر پرندہ ہے یعنی اس کی رفتار بڑی تیز ہوتی ہے۔ دوپہر کو عراق میں ہو تو شام تک یمن پہونچ جاتا ہے اس کی نظر میں کمی آجاتی ہے تو اس کے بچے

اسے پشت پر بٹھا کر ایک پہاڑی چشمے پر لاتے ہیں جس میں وہ نہاتا ہے اور نہانے کے بعد پھر دھوپ میں بیٹھتا ہے تو اس کے سارے پَر و بال جھڑ جاتے ہیں اور پھر نئے اُگتے ہیں پھر وہ دوسری مرتبہ اسی چشمے میں نہاتا ہے تو اس کی جوانی پھر لوٹ آتی ہے اور نظر بھی ٹھیک ہو جاتی ہے اور یہ سب خدا کی قدرت کا کرشمہ ہے۔

عقاب کے جگر میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو وہ خرگوش یا لومڑی کا جگر کھاتا ہے تو اس کی شکایت رفع ہو جاتی ہے اگر کسی پرندے کا گوشت کھائے تو اس کا دل نہیں کھاتا۔ سانپ کو کھائے تو اس کا سر نہیں کھاتا۔ حجر العقاب یعنی عقاب کا پتھر یہ ایک کھجور کی گٹھلی کے برابر پتھر ہوتا ہے جسے ہلاؤ تو اس کے اندر سے ایک خاص قسم کی آواز سنائی دیتی ہے توڑ دو تو اندر کچھ نہیں ہوتا یہ پتھر عقاب کے گھونسلے میں رہتا ہے اگر کوئی شخص عقاب کے گھونسلے کی طرف بڑھے تو عقاب یہ پتھر اس آدمی کی طرف پھینک دیتا ہے تاکہ وہ یہ پتھر لے لے اور اس کے گھونسلے کو نہ چھیڑے۔

اس پتھر کی تاثیر یہ ہے کہ حاملہ عورت کے بچہ پیدا نہ ہوتا ہو تو یہ پتھر اس کے گلے میں لٹکانے سے بچہ فوراً پیدا ہو جاتا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک بار ہُد ہُد کو جب اپنے دربار سے غیر حاضر پایا تھا تو آپ نے عقاب ہی کو حکم دیا تھا کہ جائے اور اس کی تلاش کرے۔ چنانچہ عقاب نے اس قدر بلند پرواز کی کہ دائیں بائیں آگے پیچھے ساری دنیا کو اِس طرح دیکھنے لگا جس طرح آدمی کے سامنے کوئی پیالہ رکھا ہوتا ہے۔ پھر اُس نے ہُد ہُد کو یمن کی طرف سے آتے ہوئے دیکھا اور اُسے بتایا کہ سلیمان علیہ السلام تمہاری غیر حاضری پر ناراض ہیں اور مجھے انھوں نے تمہاری تلاش کے لیے بھیجا ہے۔ قریش مکہ نے جب کعبہ شریف کی تعمیر شروع کی تو اچانک ایک بڑا سانپ نکل آیا جو کسی کو آگے بڑھنے نہ دیتا تھا۔ اتنے میں ایک عقاب آیا اور اس نے سانپ پر حملہ کر کے اُسے اٹھا کر کہیں اور جا کر پھینک دیا۔

شاہ روم قیصر نے شاہِ فارس کسریٰ کو ایک عقاب بھیجا اور اُسے لکھا کہ اِسے شکار کرنا سکھاؤ۔ یہ تمہارا بڑا اچھا سپاہی اور شکاری ثابت ہو گا۔ چنانچہ شاہِ فارس نے اس

عقاب کو شکار کرنے کی تعلیم دی اور ایک دن بھوکا رکھ کر اُسے جب چھوڑا تو اس عقاب نے شاہِ فارس کے بیٹے ہی کو پھاڑ کھایا شاہِ فارس نے کہا شاہِ روم نے گھر بیٹھے بٹھائے اور بغیر لشکر کشی کے مجھ پر حملہ کیا اور جنگ جیت گیا۔

تجربے

عقاب کے پر جلا کر دھواں دینے سے گھر میں کوئی سانپ ہو تو وہ مر جاتا ہے اس کی چربی زیتون کے تیل میں پگھلا کر نقرس اور وجع المفاصل کے مریض پر ملنے سے مرض جاتا رہتا ہے۔

تعبیر

خواب میں عقاب نظر آئے تو دشمن پر فتح وظفر کی علامت ہے۔

حکم : حرام ہے۔ (حیٰوۃ الحیوان ص۱۰۱ تا ۱۰۳، ج۲)

ہمارا تبصرہ

☆ عقاب کی یہ سنگدلی اور اس کا جانور پن ہے کہ وہ محض اس خیال خام سے کہ اتنے بچوں کی پرورش کیسے ہوگی اپنے بچے کو پھینک دیتا ہے۔

☆ لاوارث بچوں کی دیکھ بھال نہ کرنا نہ صرف یہ کہ انسانیت ہی کے خلاف ہے بلکہ ایسے بے رحموں سے تو ایک پرندہ ہی اچھا ہو جو لاوارث بچے کی پرورش کرنے لگتا ہے۔ جس خدا نے ایک پرندے کی رفتار میں اس قدر تیزی پیدا فرما دی ہے۔ اسی خدا کی عطاء سے کسی مقبولِ خدا کی سرعتِ سیر کا کوئی انکار کیوں کرے۔

☆ بوڑھے ماں باپ کی خدمت نہ کرنے والا برائے نام انسان جانوروں سے بھی گیا گزرا ہے مقامِ عبرت ہے ان اپٹوڈیٹ جنٹل مینوں کے لئے جو اکبر الٰہ آبادی کے اس شعر کے مطابق ہیں ؎

ہم ایسی سب کتابیں قابلِ ضبطی سمجھتے ہیں   کہ جن کو پڑھ کے بیٹے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

☆ عقاب کی بلند پروازی اور پھر اس کی یہ وسیع النظری کہ ساری دُنیا کے دائیں

بائیں اور آگے پیچھے کو مثل ایک پیالے کی دیکھ لے پھر خدا کے مقبولوں اور بالخصوص سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت نظر سے انکار کرنا کس قدر بدبختی کی دلیل ہے۔

☆ عقاب نے جب ساری دنیا کو دیکھا۔ تو کاالقصعہ بین یدی الرجل کے لفظ آئے ہیں یعنی جس طرح آدمی کے سامنے پیالہ'' تو حضور علیہ السلام کے ارشاد: کانما انظر الی کفی ھذا '' یعنی میں ساری دنیا کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جس طرح اپنی اس ہتھیلی کو '' کا انکار کرنا بڑی گمراہی ہے۔''

☆ عقاب کی تیز رفتاری اگر مسلم ہے تو اللہ کے مقبولوں کی سرعت سیر کا اور مقبولوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ معراج کا انکار کرنا گمراہی و جہالت کیوں نہ ہوگی۔

☆☆☆☆☆

گدھ

یہ ایک مردار کھانے والا عظیم الجثہ پرندہ ہے اور اڑنے کی بڑی ہمت رکھتا ہے حتیٰ کہ ایک دن میں ایک اڑان میں مشرق سے مغرب تک جا پہونچتا ہے گدھ میں سونگھنے کی طاقت بڑی تیز ہوتی ہے حتیٰ کہ چار سو فرسخ دور سے مردار کی بدبو سونگھ لیتا ہے۔ جب یہ کسی مردار کے کھانے کو اترتا ہے۔ تو اس کی ہیبت سے دوسرا کوئی پرندہ قریب نہیں پھٹکتا اور جب یہ مردار کھانے کے لئے اترتا ہے تو اتنا کھالیتا ہے کہ اُسے اڑنا مشکل ہو جاتا ہے حتی کہ اس حالت میں اگر اُسے کوئی ضعیف آدمی بھی پکڑنا چاہے تو پکڑ سکتا ہے اور گدھے اپنے انڈے خود نہیں سیتا بلکہ کسی بلند مقام پر انڈے دیتا ہے اور سورج کی گرمی سے ان انڈوں سے بچے نکل آتے ہیں گدھ بدبو پسند ہے اور بدبو ہی سے اس کی زندگی ہے حتیٰ کہ کبھی خوشبو سونگھ لے تو فوراً مرجاتا ہے۔ گدھ اپنے رفیق حیات کی جدائی سے بڑا متاثر ہوتا ہے اور اُسے اس قدر صدمہ پہونچتا ہے کہ بعض اوقات اسی صدمے سے مرجاتا ہے جب اس کی مادہ انڈے دینے پر آتی ہے۔ تو نر بلادِ ہند کے پہاڑوں سے ایک پتھر اٹھا لاتا ہے جو اپنی مادہ کے نیچے رکھ دیتا ہے اس پتھر کی تاثیر سے مادہ کو انڈے دینے میں تکلیف نہیں ہوتی۔ اس کی نظر بڑی تیز ہوتی ہے اور جب نظر کمزور ہو جائے تو انسان کے پتے کو اپنی آنکھوں پر ملتا ہے تو

نظر بحال ہو جاتی ہے اس کی عمر ایک ہزار سال تک ہوتی ہے اور بو ہی سے اس کی زندگی ہے۔ خوشبو کا سخت مخالف ہے گدھ کہتا کیا ہے؟

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گدھ بولتا ہے جانتے ہو وہ کیا کہتا ہے؟

فرمایا وہ کہتا ہے۔ **یَا ابنَ اٰدَمَ عِشْ مَاشِئْتَ وَاِنَّ الْمَوْتَ یُلَاقِیْکَ**

اے آدمی! جتنا جی چاہے جی لے۔ آخر ایک دن تجھے موت آ جائے گی۔

تجربے

گدھ کا دل بھیڑیے کی کھال میں لپیٹ کر جس شخص کے گلے میں ڈالا جائے وہ سب کی نظر میں محبوب ہو جاتا ہے کسی حاکم کے سامنے جائے تو حاکم مہربان ہو جاتا ہے اور کوئی درندہ اس پر حملہ نہیں کرتا تنگی ولادت کے وقت اگر گدھ کے پر عورت کے نیچے رکھ دیے جائیں تو ولادت آسان اور جلدی ہو جاتی ہے گٹھیا کا مریض اس کی پنڈلی گلے میں لٹکائے تو مرض جاتا رہتا ہے اس کا جگر پانی میں پکایا جائے اور وہ پانی پیا جائے تو قوتِ باہ کے لیے مفید ہے۔

تعبیر

گدھ کو خواب میں دیکھنا علامت ہے اس بات کی کہ حاکم اس پر ناراض ہوگا اور کوئی ظالم اس پر مسلط ہوگا۔

حکم : حرام ہے۔ (حیوٰۃ الحیوان ص ۲۸۲-۲۸۴ اور عجائب المخلوقات ص ۲۶۷، ج ۲)

ہمارا تبصرہ

☆ ایک مردار خور جانور کی اگر اس قدر سرعتِ سیر ہو سکتی ہے تو جن کی غذا ذکر حق اور یادِ الٰہی ہو ان کی سرعتِ سیر کا انکار کرنا کس قدر مردار عقیدہ ہے۔

☆ کوئی بڑا دنیادار جب رشوت وغبن کے ارادہ سے مردار دنیا کی طرف بڑھتا ہے تو اس گدھ کی ہیبت سے کوئی اس کے خلاف منہ نہیں کھول سکتا۔

☆ گدھ زیادہ کھا جائے تو اس کا پکڑنا آسان ہے مگر زمانہ حال کے ترقی یافتہ

گدھوں کا پکڑا جانا بہت مشکل ہے۔

☆ گدھ کے انڈوں سے سورج کی گرمی سے بچے پیدا ہوتے ہیں اور یہ یورپ و امریکہ کی کیسی اچھی ترقی ہے کہ اب وہاں انجکشن سے انسانی بچے پیدا ہونے لگے ہیں۔

☆ گدھ بدبو میں خوش رہتا ہے اور خوشبو سونگھ لے تو مرجاتا ہے۔ بالکل اس طرح جیسے کسی ملحد کو قرآن وحدیث اور مولوی کی آواز سے غش آجاتا ہے۔

☆ وہ پُرانے گدھ تھے۔ جو رفیق حیات کے مرجانے پر مرجایا کرتے تھے اب تو ترقی یافتہ گدھ ہیں جن کا شیوہ یہ ہے کہ ع

تم نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی

☆ گدھ خوشبو کا مخالف ہے تو جو محفل میلاد کے عطر ولوبان کی خوشبو کا مخالف ہو اسے کیا کہئے۔ ☆☆☆☆☆☆

کبوتر

کبوتر ایک صاف ستھرا اور محبت کرنے والا پرندہ ہے اس کا یہ خاصہ ہے کہ اُڑ کر چاہے ہزار میل بھی دور چلا جائے پھر بھی اپنا گھر نہیں بھولتا اور واپس آکر اپنی جگہ پر پہونچ جاتا ہے اس سے پیغام رسانی کا کام بھی لیا جاتا ہے اور یہ تھوڑی مدت میں زیادہ سے زیادہ مسافت طے کر کے واپس آجاتا ہے شکاری پرندے اس کی تلاش میں رہتے ہیں اور یہ شاہین سے بہت ڈرتا ہے اور اگرچہ یہ شاہین سے زیادہ تیز اڑتا ہے مگر شاہین کو دیکھتے ہی یہ ڈر جاتا ہے اور کانپنے لگتا ہے جس طرح شیر کو دیکھ کر گدھا بھیڑیئے کو دیکھ کر بکری اور بلی کو دیکھ کر چوہا مرعوب ہو جاتا ہے اسی طرح یہ شاہین کو دیکھتے ہی مرعوب ہو جاتا ہے اور اس کی گرفت میں آجاتا ہے کبوتر کو اپنی مادہ سے بڑا پیار ہوتا ہے یہ اُسے چومتا بھی ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ وہ اپنی ''زوجہ'' کے سوا کسی دوسری کبوتری کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ اور اس کی ''بیوی'' بھی اپنے ''شوہر'' کے سوا کسی دوسرے کبوتر کی طرف میلان نہیں رکھتی۔ ہاں جب کہ دونوں میں سے ایک ہلاک ہو جائے یا گم ہو جائے تو اس صورت میں وہ دوسری طرف متوجہ ہوتے ہیں اس کی مادہ دو انڈے دیتی ہے جن میں سے ایک میں نر ہوتا ہے اور ایک

میں مادہ۔ انڈوں پر آدھا دن کبوتر بیٹھتا ہے اور آدھا دن اس کی مادہ اور اسی طرح رات کو بھی آدھی رات تک کبوتر بیٹھتا ہے اور باقی حصہ رات کا اس کی مادہ۔ یہ اسی سال تک زندہ رہتا ہے۔

شیطان کے پیچھے شیطان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کبوتر کے پیچھے دوڑتے دیکھا تو فرمایا۔ شیطان کے پیچھے شیطان دوڑ رہا ہے حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ جو شخص کبوتر اڑانے کا کھیل کھیلے گا وہ مرنے سے پہلے فقر ومتاجی کے الم میں ضرور مبتلا ہوگا۔ (حیاۃ الحیوان ص ۲۱۵، ج ۱)

علامہ قزوینی لکھتے ہیں کہ کبوتر تمام پرندوں میں دانا پرندہ ہے۔ جب یہ اپنے شہر سے دور چلا جائے تو واپس آنے پر اوپر خلاء میں سے اپنے شہر کی کسی نشانی کو دیکھ کر نیچے اترتا ہے اور بسا اوقات یہ اگر بہت اوپر ہو۔ اور زمین اور اس کے درمیان بادل حائل ہو جائیں تو پھر حیران و پریشان اوپر ہی اڑتا رہتا ہے اور بسا اوقات کسی شکاری پرندے کا شکار ہو جاتا ہے یہ اپنی مادہ سے محبت کی ایسی ایسی حرکتیں کرتا ہے کہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے اسے چومتا ہے اور اس سے معانقہ کرتا ہے اور کبوتری کبوتر کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے بعض اوقات اُسے سجدہ بھی کرتی ہے۔ جب انڈوں سے بچے نکلتے ہیں تو یہ دونوں ماں باپ ان بچوں کے حلق میں پھونک مارتے ہیں تاکہ بچوں کا حلق کھل جائے اور وہ غذا کھانے کے قابل ہو جائیں اور وہ جانتے ہیں کہ فی الحال وہ سخت غذا کے متحمل نہیں۔ اس لئے پہلے پہلے وہ انہیں ہلکی غذا اپنے لعاب میں ملا کر دیتے ہیں۔ (عجائب المخلوقات ص ۲۴۲، ج ۲)

تجربے

اس کا گوشت فالج لقوہ اور اعصابی کمزوری کے لئے مفید ہے اور جو شخص اس کا گوشت ہمیشہ کھاتا رہے تو اس میں دانائی پیدا ہو جائے گی۔ اس کی ہڈی جلا کر کسی کے زخم پر لگانے سے زخم اچھا ہو جاتا ہے اس کی بیٹ قولنج کی دوائی میں ڈالی جاتی ہے اور جس شخص کا پیشاب بند ہو جائے اگر گرم پانی میں کبوتر کی بیٹ ڈال کر اُس پانی میں مریض کو بٹھایا جائے تو پیشاب کھل جاتا ہے۔ سرخ کبوتر کی بیٹ دارچینی کے ساتھ ملا کر پینے سے پتھری کے

مریض کو فائدہ پہونچتا ہے۔

تعبیر

کبوتر کا خواب میں دیکھنا کسی دوست کے ملنے کی علامت ہے اور اس کی مادہ کو خواب میں دیکھنا اس بات کی علامت ہے کہ محبت کرنے والی بیوی ملے گی۔ اور بیمار کے سرہانے کبوتر کو دیکھنا بیمار کی موت کی علامت ہے۔ کبوتر کے انڈوں کو دیکھنا اولاد کی نشانی ہے۔ جس شخص نے خواب میں کبوتر کے پُر اکھیڑ ڈالے ہوں اس کی بیوی کے ہاں بچہ پیدا ہوگا یا وہ حاملہ ہو جائے گی۔

حکم : حلال ہے۔ (حیوٰۃ الحیوان ص۲۱۹-۲۲۱)

ہمارا تبصرہ

اصلی اور قدرتی کبوتر کے اوصاف و خصائل پڑھنے کے بعد مغربی تہذیب کے ڈربے سے نکلے ہوئے ماڈرن کبوتروں کو دیکھئے تو عجیب انقلاب نظر آتا ہے۔ اصلی کبوتر اپنی کبوتری کو صرف دیکھتا ہی ہے مگر ماڈرن کبوتر اپنی کبوتری کو دیکھتا بھی ہے اور دکھاتا بھی ہے وہ اپنی کبوتری کے سوا کسی دوسری کو نہیں دیکھتا مگر یہ زیادہ تر اپنی کے سوا سب کو دیکھتا ہے اصلی کبوتر کی کبوتری ہلاک یا گم ہو جائے یا کبوتری کا کبوتر گم یا ہلاک ہو جائے تو ان کی نظر دوسری طرف پڑتی ہے۔ مگر ماڈرن کبوتر کی نظر رہتی ہی دوسری طرف ہے تا کہ کبوتری بیچاری اس غم میں گھل گھل کر ہلاک ہو جائے اور اسی طرح ماڈرن کبوتری کی نظر بھی بھٹکتی رہتی ہے تا کہ کبوتر بیچارے کے ہوش گم ہو جائیں۔

☆ مرد کو عورت پر فضیلت حاصل ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر خدا کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اس حقیقت کا اظہار ''کبوتری'' نے کر دکھایا ہے۔ مگر آہ! اس الٹے دور میں ماڈرن کبوتر اپنی کبوتری کے آگے سرنگوں نظر آتا ہے۔

☆ ترقی و بلندی بیشک حاصل کیجئے۔ مگر اتنی کہ جہاں سے اپنا دین و مذہب آنکھوں سے اوجھل نہ ہو اور اگر اتنا اوپر چلے گئے کہ درمیان میں فسق و الحاد کے بادل حائل

ہو گئے تو پھر انسان کے ازلی دشمن یعنی شیطان کے حملہ کا خطرہ ہے۔

☆ کبوتر بازی جائز نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو شیطان فرمایا ہے لہٰذا کبوتر بازی بلکہ ہر ایک ''بازی'' سے بچنا چاہیے مثلاً شطرنج بازی، جوابازی۔ پتنگ بازی۔

☆ اصلی کبوتری اور کبوتر اپنے انڈوں پر خود بیٹھتے ہیں اور اُنھیں سیتے ہیں اور ان کی پرورش کرتے ہیں مگر ماڈرن کبوتر اپنے بچوں کو آیا کے سپرد کردیتے ہیں۔

☆ ماڈرن کبوتر اپنے بچوں کے حلق میں مغربی تہذیب کی پھونک مارتے ہیں تاکہ ان کا حلق غیر شرعی غذا کے لئے بھی کھل جائے اور وہ رشوت خیانت وغیرہ کی غذا کھانے کے قابل ہوجائیں۔ ☆☆☆☆☆☆

اُلّو

عربی زبان میں اُلّو کو ''بوم'' کہتے ہیں اور اس کی مادہ کی کنیت ''اُمّ خراب'' ہے۔ اُلّو کو عربی زبان میں ''غراب اللیل'' یعنی رات کا کوا بھی کہتے ہیں اور یہ خود کوے کا بڑا دشمن ہے یہ رات ہی کو باہر نکلتا ہے اور رات بھر جاگتا ہے اُلّو کی فطرت میں یہ داخل ہے کہ یہ رات کو نکلتا ہے اور جس پرندے کا بھی گھونسلا ملے۔ اس میں گھس جاتا ہے اور صاحب خانہ کو نکال کر اس کے انڈے یا بچے کھا جاتا ہے رات کو اس کا رعب سب پرندوں پر غالب رہتا ہے اور کسی پرندے میں اس کے مقابلہ کی تاب نہیں ہاں دن کو اگر کوئی پرندہ اسے دیکھ لے تو پھر اس کی خیر نہیں۔ دن کو یہ پرندے اس پر غالب رہتے ہیں اور یہ مقابلہ نہیں کرسکتا۔ چنانچہ جب دن کو یہ کسی پرندے کی نظر میں آجاتا ہے تو وہ اسے مار ڈالتا ہے اور مار ڈالنے کے بعد پھر اس کے پَر نوچ ڈالتا ہے یہ سب کچھ اس لئے کہ اُلّو ان پرندوں کا رات کا جانی دشمن ہے اسی واسطے شکاری اپنے جال کے نیچے اُلّو رکھ دیتے ہیں تاکہ پرندے اس کی عداوت میں اس پر جھپٹیں اور جال میں پھنس جائیں اُلّو تنہائی پسند پرندہ ہے اور سانپ اور بچھو اس کی آواز سن کر بھاگ جاتے ہیں۔

مسعودی نے جاحظ سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُلّو کو یہ گمان رہتا ہے کہ وہ

سارے حیوانات سے زیادہ خوبصورت ہے اور اسی گمان میں وہ دن کو باہر نہیں نکلتا تا کہ اُسے کسی کی نظر نہ لگ جائے۔

ایک کہانی

سراج المملوک میں امام طرطوشی نے یہ روایت لکھی ہے کہ عبدالملک بن مروان جو بڑا ظالم بادشاہ تھا ایک رات اُسے نیند نہ آتی تھی تو اس نے ایک قصہ گو کو بلا بھیجا اور اس سے کہا کہ کوئی کہانی سناؤ تا کہ دل بہلے قصہ گو دانا تھا اس نے بادشاہ کو حسب ذیل کہانی سنائی بولا حضور!

شہر موصل میں ایک اُلو رہتا تھا اس نے ایک بار شہر بصرہ کے ایک اُلو کو پیغام بھیجا کہ وہ اپنی لڑکی کی شادی اس سے کردے بصرہ کے اُلو نے جواب دیا کہ میں اپنی لڑکی تمہارے ساتھ اس شرط پر بیاہنے کو آمادہ ہوں کہ تم میری لڑکی کو پورے ایک سو کھنڈر علاقے مہر میں دو۔ موصل کے الو نے جواب دیا میں سر دست تو سو کی تعداد میں مہیا نہیں کر سکتا ہاں دعا کرو ہمارے بادشاہ سلامت کی عمر دراز ہو اگر یہ ایک سال اور زندہ رہے تو ایسے کھنڈر علاقے سو کی تعداد میں مل جانے مشکل نہیں۔

قصد گو کی یہ کہانی سن کر ''عبدالملک ابن مروان'' چونکا۔ اور اس کے سارے مظالم اس کے سامنے آ گئے اور اس کہانی کا اس پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ آئندہ اس نے ظلم کرنے سے ہاتھ اٹھا لئے۔

تجربے

اُلو کو اگر ذبح کیا جائے۔ تو اس کی ایک آنکھ بند ہو جاتی ہے اور ایک کھلی رہتی ہے اس کی کھلی آنکھ نکال کر اگر انگوٹھی میں رکھ کر اوپر نگینہ جڑ دیا جائے تو وہ انگوٹھی پہننے والے کو نیند نہ آئے گی اور اس کی بھی آنکھ بند نہ ہو گی۔ اور اگر بند آنکھ انگوٹھی میں رکھ کر وہ انگوٹھی پہنی جائے تو پھر پہننے والے کو ایسی نیند آئے گی کہ آنکھ کھلنی مشکل ہو جائے گی۔ اگر دونوں آنکھوں میں اشتباہ واقع ہو جائے کہ کھلی آنکھ کون سی ہے اور بند کونسی تو دونوں کو پانی میں ڈال کر دیکھ لیجئے کھلی آنکھ تیرنے لگے گی۔ اور بند ڈوب جائیگی۔ اُلو کا دل نکال کر سوئی

ہوئی عورت کے بائیں ہاتھ پر رکھئے تو عورت نے دن بھر میں جو کام کئے ہوں گے وہ سب بتادے گی اس کی چربی پگھلا کر اگر آنکھوں میں بطور سرمہ استعمال کی جائے تو اندھیری رات میں بھی سب کچھ دکھائی دے گا۔

تعبیر

اُلو کو خواب میں دیکھنا کسی مکار چور کی علامت ہے۔

حکم : حرام ہے۔ (حیٰوۃ الحیوان ص ۱۳۵-۱۳۶ ج۱)

ہمارا تبصرہ

☆ کوا کھانا ثواب بتانے والوں کے لئے خوشخبری کہ اُلو کو بھی 'رات کا'' کوا کہتے ہیں۔

☆ دوسروں کے مال پر ناجائز ''قبضہ کر لینے والے بھی اُلو صفت ہیں اور کسی بدعقیدہ شخص کا صحیح العقیدہ افراد کی تعمیر کردہ مسجد میں آ گھسنا بھی اس کا اُلو پن ہے۔

☆ جس طرح اُلو کو گمان یہ رہتا ہے کہ وہی حسین ہے اُسی طرح بدعقیدہ شخص کو بھی گمان یہ رہتا ہے کہ وہی مسلمان ہے اور اس کے سوا سبھی مشرک ہیں اور وہ اپنے برے عقائد کو چھپاتا ہے اور اپنے آپ کو ظاہر نہیں ہونے دیتا۔ تا کہ اس پر کسی کا فتویٰ نہ لگ جائے۔ اُلو کوے کا سخت دشمن ہے۔ مگر اس کا کھانا ثواب نہیں بتاتا۔

☆ اُلو کی آواز سے سانپ اور بچھو بھاگ جاتے ہیں مگر ان لوگوں کے لئے کیا کہا جائے جو اپنے عزیز و اقارب اور بھائیوں کیلئے خود ہی سانپ اور بچھو بن جاتے ہیں۔

مکھّی

مکھی بے حد حریص ہوتی ہے اس کی آنکھوں پر آنکھوں کے انتہائی چھوٹا ہونے کے باعث پلکیں نہیں ہوتیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے پلکوں کے عوض اِسے دو ہاتھ دیئے ہیں جن سے وہ پلکوں کا کام لیتی ہے۔ اور ان دونوں ہاتھوں کو اپنی آنکھوں پر مل مل کر آنکھوں کو

صاف کرتی رہتی ہے آنکھیں آئینہ ہوتی ہے اور آئینہ کے لئے جھاڑن کی ضرورت ہوتی ہے جس سے یہ آئینہ صاف ہوتا رہے چنانچہ پلکیں اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کا جھاڑن بنائی ہیں۔ جو ہر وقت ہلتی رہتی ہے اور آنکھوں کی پتلیوں کو صاف کرتی رہتی ہیں۔ اور مکھی کے یہ دونوں ہاتھ ان پلکوں کا کام کرتے ہیں چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ مکھی ہر وقت ان ہاتھوں کو آنکھوں پر ملتی رہتی ہے مچھر کی طرح اس کی سونڈ بھی ہوتی ہے اور کدو کے پودے پر یہ ہرگز نہیں بیٹھی اس لئے کہ حضرت یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ سے نکلے تو اللہ تعالیٰ نے کدو کا پودا پیدا فرما کر ان پر سایہ کناں کر دیا تھا تا کہ مکھی ان کے نزدیک آ کر انھیں تکلیف نہ پہونچائے اس کی پیدائش گندگی سے شروع ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد آپس کے اجتماع سے پیدا ہونے لگتی ہیں یہ سورج سے تعلق رکھنے والا جانور ہے اس لئے گرمیوں میں یہ ظاہر ہو جاتی ہے اور سردیوں میں غائب ہو جاتی ہے۔

حکمت

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روز مامون رشید نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے مکھی کو کیوں پیدا فرمایا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ بادشاہوں کا غرور و تکبر توڑنے کے لئے مامون رشید ہنس پڑا اور پوچھا کہ یہ کیسے؟ تو فرمایا۔ دیکھئے مکھی آپ کے بدن کے جس حصہ پر چاہے بغیر اجازت کے بیٹھ جاتی ہیں۔ اور ایسے ایسے مقامات کو چھو لیتی ہے جہاں تک کسی دوسرے کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ پس معلوم ہوا کہ اس مکھی کی پیدائش میں حکمت یہ ہے کہ بادشاہوں کا تکبر توڑا جائے اور وہ اپنی انانیت میں نہ آئیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم نور

ہمارے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک اور آپ کے لباس مبارک پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی اس لئے کہ وہاں کبر و غرور کا نام بھی نہ تھا۔

فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ قَدْرَ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکھی تمہارے برتن میں گر پڑے تو تمام مکھی کو ڈبو کر پھر اُسے نکال کر پھینکو کیونکہ اس کے ایک بازو میں شفاء ہے اور ایک میں بیماری، اور وہ گرتے ہوئے زہر کو مقدم اور شفاء کو موخر کرتی ہے اس حدیث پر منکرین حدیث کے شبہات کے ازالہ میں علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ اس حدیث پر اعتراض جاہل کا اعتراض ہے۔ اس لئے کہ ہر شخص اور دیگر حیوانات میں حرارت اور رطوبت و یبوست جمع ہیں اور یہ ایسی متضاد چیزیں ہیں کہ اگر ایک دوسرے سے ملیں تو فساد کرتی ہیں مگر اللہ نے ان میں الفت ڈال کر ایک جگہ جمع فرما دیا ہے۔ ———— اور ان سے حیوان کی قوت بنا دی ہے جن سے اس کی بقاء و اصلاح ہے معترض کے لئے مناسب ہے کہ ایک ہی حیوان کے دو جزوں میں مرض و شفاء کے اجتماع کا انکار نہ کرے وہ خدا جس نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ عجیب صنعت والا گھر بنائے اور اس میں شہد ڈالے اور جس نے چیونٹی کو الہام کیا کہ اپنی خوراک حاصل کرے اور اُسے ضرورت کے وقت کے لئے ذخیرہ کرے اُسی خدا نے مکھی کو پیدا کر کے اُسے یہ ہدایت کی کہ وہ ایک پر کو مقدم اور ایک کو موخر کرے علامہ فرماتے ہیں کہ میں نے تجربہ کر کے دیکھ لیا ہے کہ مکھی اپنے بائیں پر اپنا بچاؤ کرتی ہے اور یہ پر مرض کے مناسب ہے جیسا کہ دایاں پر شفا کے مناسب ہے۔

فقہی مسئلہ

اس حدیث سے یہ ثابت ہو گیا کہ سیال چیز میں مکھی گر پڑے تو اسے ناپاک نہیں کرتی اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکھی کسی چیز میں گر پڑے تو اُسے ڈبونے کا حکم دیا ہے۔ حالانکہ اس طرح مکھی مر جاتی ہے خصوصاً جبکہ شوربا میں گرے اور وہ گرم ہو تو اگر کھانا اس طرح ناپاک ہو جاتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے افساد کا ارشاد فرماتے نہ کہ اصلاح کا پھر یہی حکم ہر ایک حیوان کے لیے ہو گیا جس میں بہنے والا خون نہ ہو۔ جیسے بھڑ، مکڑی اور اسی طرح کے دیگر حیوانات اس لئے کہ عموم علت کے سبب سے حکم عام ہو جاتا ہے۔ اور انتفاء سبب سے منتفی۔ (حیٰوۃ الحیوان ص ۲۹۶-۲۹۸، ج ۱)

ہتھیار

زادالمعاد میں ابن قیم اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں کہ اطباء کے نزدیک مکھی میں زہریلی قوت موجود ہے۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ جب یہ کاٹتی ہے تو ورم اور خارش پیدا ہوجاتی ہے۔ یہ قوت اس کے لئے بمنزلہ ہتھیار کے ہے جب وہ ایسی چیز میں گرجاتی ہے جو اُسے ایذا دینے والی ہوتو وہ اس ہتھیار سے اپنے آپ کو بچاتی ہے اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زہر کا مقابلہ شفاء سے کرو جو اس کی ضد ہے اور اللہ نے اس کے دوسرے پر میں ودیعت کر رکھی ہے۔ پس ساری مکھی پانی یا طعام میں ڈبودی جائے اس طرح زہریلے مادہ کا مقابلہ مادہ نافعہ سے ہوجائے گا۔ اور اس کا ضرر جاتا رہے گا۔ یہ وہ طب ہے جو بڑے بڑے اطباء کے خیال میں بھی نہیں آتی بلکہ یہ تو مشکوٰۃ نبوت سے نکلی ہوئی ہے پس عالم عارف اس علاج کو تسلیم کرے گا اور جس طبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نسخہ بتایا ہے اس کی نسبت اقرار کرے گا کہ وہ علی الاطلاق اکمل خلق اور قوی بشریہ سے خارج وحی الٰہی سے موید ہیں۔

تجربے

مکھی کو جلا کر اُسے پیس کر شہد میں ملا کر بال خورہ کی جگہ لگانے سے بال اُگتے ہیں مری ہوئی مکھی پر اگر خبث الحدید لوہے کا چورہ ڈالا جائے تو وہ فوراً زندہ ہوجاتی ہے کدّو کے پتوں کو جلا کر جس جگہ ان کا دھواں دیا جائے وہاں سے مکھیاں بھاگ جاتی ہیں اور کدو کے پتوں کو پانی میں اُبال کر اُس پانی کو گھر اور اس کی دیواروں پر اگر چھڑکا جائے تو وہاں مکھیاں نہیں آتیں یہ تجربے تو حیٰوۃ الحیوان سے منقول ہیں ایک ''مکھی مار نسخہ'' ہم بھی پیش کرتے ہیں۔

نسخہ مکھی مار

شہد السی اور مُنقّٰی گھونٹ کر یکجا کرو ☆ اور کاغذ پر بُرش سے اس کو پھیلا کر رکھو مکھیاں جتنی ہیں اس کاغذ پہ سب آجائیںگی ☆ اور پھنس کر پھر کبھی واپس نہ جانے پائیںگی

تعبیر

خواب میں مکھی کا دیکھنا دشمن کی علامت ہے اور بعض اوقات اس بات کی علامت ہے کہ کوئی ایسی بیماری آئے گی جس کی دوا بھی ہو جائے گی اور بیماری جاتی رہے گی اور بعض اوقات مکھیوں کا دیکھنا بُرے کاموں میں پڑنے کی علامت ہوتی ہے۔

حکم : حرام ہے۔ (حیٰوۃ الحیوان ص۲۹۹، ج۱)

ہمارا تبصرہ

دنیادار بھی ایک مکھی ہے جو بڑا حریص ہوتا ہے اور دنیا حاصل کرنے کے لئے ہر غیر شرعی اور گندے مقام پر بھی جا بیٹھتا ہے حق لکھا ہے حاجی حق حق نے کہ :

محبت جس نے اپنے دل میں اس دنیا کی رکھی ہے
جو سچ پوچھو تو ایسا آدمی بھی ایک مکھی ہے

☆ مکھی کے دونوں ہاتھ اُس کی آنکھوں کی صفائی کرتے رہتے ہیں اور دنیادار کے دونوں ہاتھ دوسروں کے مال کی صفائی کرتے رہتے ہیں گویا دنیادار کے ہاتھ میں صفائی ہے اور ایسی صفائی کہ جہاں پھر جائے صفائی ہو جائے۔

صفائی طالب دنیا کے ہاتھوں نے وہ پائی ہے
کہ پھر جائیں جہاں اُس جا صفائی ہی صفائی ہے

☆ ماڈرن مکھی مغربی مچھر کی طرح الحاد کی سونڈ بھی رکھتی ہے۔

☆ مغربی تہذیب کی مکھی خدا کے فضل سے مولوی کے جسم پر ہرگز نہیں بیٹھتی اور جو لوگ مولوی کے زیر سایہ ہیں وہ بھی اس مکھی سے محفوظ ہیں۔

☆ انسان کو اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے اختیار دینے کے باوجود اُسے عجز و بیچارگی کی قید میں بھی رکھا ہے اور اس کا تکبر و غرور توڑنے کے لئے ایک مکھی کے سامنے بھی اُسے بے بس کر دیا ہے۔ چنانچہ غور کر لیجئے کہ کوئی بڑے سے بڑا آدمی بھی کیوں نہ ہو۔ بعض دفعہ اس کی ناک پر مکھی آ کر بیٹھتی ہے اور وہ اُسے اُڑاتا ہے تو پھر آ بیٹھتی ہے بیس دفعہ

اڑانے پر بھی وہ باز نہیں آتی اور بار بار آ بیٹھتی ہے اس موقعہ پر وہ آدمی جھنجھلا جاتا ہے اور باوجود اس کے کہ اس کے پاس پستول بھی ہے اس کے نوکر چاکر بھی ساتھ ہیں مگر کر کچھ نہیں سکتا۔ نہ ہی مکھی پر اپنے نوکروں سے حملہ کروا سکتا ہے نہ ہی اس پر پستول چلا سکتا ہے اور نہ ہی اُسے حکم دے سکتا ہے کہ خبردار میری ناک پر مت بیٹھ۔ اور اگر غصہ میں آ کر اس مکھی پر جو ناک پر بیٹھی ہے پستول چلا بھی دے تو مکھی بھی اڑ گئی اور ناک بھی اڑ گئی۔ اس حقیقت کے ہوتے ہوئے انسان کا سارا غرور و تکبر خاک میں مل جاتا ہے پس اس مکھی کی پیدائش میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس سے متکبروں اور مغروروں کا کبر و غرور خاک میں مل جاتا ہے۔

☆ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع و اعلیٰ ذات بابرکات میں کبر و غرور کا نام تک نہ تھا اس لئے مکھی نہ ہی آپ کے بدن انور پر بیٹھتی تھی اور نہ ہی لباس اطہر پر۔

☆ ہمارے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم نور پر مکھی نہ بیٹھتی تھی مگر ایک لوگ وہ بھی ہیں جن کے منہ میں بھی مکھیاں گھس جاتی ہیں پھر وہ اگر حضور کی مثل بننے لگیں تو کس قدر ظلم ہے۔

☆ مکھی سورج سے تعلق رہنے والا جانور ہے اور ماڈرن مکھی نئی تہذیب کے سورج سے تعلق رکھنے والا جانور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ماڈرن مکھیاں غیر شرعی سرگرمیوں کے ماحول میں کثرت کے ساتھ ظاہر ہونے لگتی ہے اور دینی و مذہبی ٹھنڈے مقامات پر نظر نہیں آتیں۔

☆ ماڈرن مکھی اگر مذہب کے برتن میں گر جائے تو یہ اپنے ملحدانہ زہریلے بازو کو آگے کر کے مذہبی خیالات کو مسموم کر ڈالتی ہے اس کے زہر سے بچنے کے لئے لازم ہے کہ اسے مذہبی برتن میں پوری طرح غوطہ دیا جائے تاکہ اس کے زہریلے خیالات سے دین و مذہب محفوظ رہے۔ ☆☆☆☆☆☆

شہد کی مکھی

شہد کی مکھی کو خدا تعالیٰ نے فہم و فراست اور عاقبت اندیشی عطا فرمائی ہے۔ یہ موسم اور بارش کے دنوں کو خوب پہچانتی ہے اور اپنے امیر کی اطاعت کو بھی خوب جانتی ہے ان کا

بادشاہ یعسوب کہلاتا ہے جو باقاعدہ حکمرانی کرتا ہے اور اپنی رعایا کا خیال رکھتا ہے جب مکھیاں اپنے بادشاہ سمیت اپنے گھروں پر پہونچتی ہے تو بادشاہ سب سے پہلے دروازہ پر کھڑا ہو کر حکم دیتا ہے کہ سب اپنے اپنے گھروں میں ایک ایک کر کے داخل ہوں۔ چنانچہ وہ ایسا کبھی نہیں ہونے دیتا کہ ایک دوسرے کا تصادم ہونے لگے اور ہر ایک مکھی پہلے گذرنے کی کوشش میں دوسری کو پامال کر کے آگے نکل جائے بلکہ انتہائی سکون واطمینان سے اپنے اپنے کواٹروں میں پہونچ جاتی ہیں گھر بناتے وقت سب سے پہلے اپنے بادشاہ کا گھر بناتی ہیں اور ان کا بادشاہ جب گھر سے باہر نکلتا ہے تو تنہا کبھی نہیں نکلتا بلکہ ساری مکھیوں کے ساتھ باہر نکلتا ہے اس لئے یہ باہر بہت کم نکلتا ہے کیونکہ اس کے نکلنے سے ساری مکھیاں نکل پڑتی ہیں اور اس طرح کام رک جاتا ہے اور بادشاہ اگر کبھی اُڑنے سے رہ جائے تو مکھیاں اپنے بادشاہ کو اٹھا کر اڑتی ہیں اور حق وفا ادا کرتی ہیں اور اگر یہ اپنے بادشاہ سے ناراض ہو جائیں تو اُسے معزول کر دیتی ہیں اور کبھی اُسے قتل بھی کر دیتی ہیں۔

اتحاد

مزے کی بات یہ ہے کہ ان میں دو پارٹیاں کبھی نہیں بنتیں بلکہ اتفاقاً اگر کبھی دو گروہ ان مکھیوں کے کہیں جمع ہو جائیں تو فوراً ان دو گروہوں کے دو حکمراں میں سے ایک کو دونوں گروہوں کی مکھیاں متحد ہو کر قتل کر ڈالتی ہیں۔ اور پھر سب ایک ہی امیر کی تابع ہو جاتی ہیں اور کسی کے دل میں بغض وعناد پیدا نہیں ہوتا۔

بے ضرر بادشاہ

یعسوب یعنی بادشاہ کی خصوصیت یہ بھی ہوتی ہے کہ اس کا ڈنک نہیں ہوتا جس سے وہ کسی کو ایذا پہونچا سکے۔

تقسیم کار

یہ مکھیاں ہمیشہ تقسیم کار سے کام کرتی ہیں بعض شہد پیدا کرتی ہیں بعض موم اور بعض گھر بناتی ہیں اور بعض پانی پلاتی ہیں اور اس تقسیم کار کا حکم انہیں اُن کا بادشاہ دیتا ہے۔

صفائی

ان کا ایک بہترین وصف یہ ہے کہ یہ نظافت اور لطافت پسند ہوتی ہیں ہمیشہ صاف ستھرے اور پاکیزہ مقامات پر بیٹھتی ہیں گندے مقامات سے بچتی ہیں حتیٰ کہ یعسوب کو اگر کسی مکھی کے متعلق پتہ چلے کہ وہ کسی گندے مقام پر بیٹھی ہے تو وہ فوراً اُسے قتل کر دیتا ہے پیاس لگے تو کسی صاف ستھرے پانی کی تلاش کر کے جہاں سے بھی ملے پیتی ہیں گندہ پانی ہرگز نہیں پیتیں کوئی مکھی مر جائے تو فوراً اُسے اٹھا کر باہر پھینک دیتی ہیں تا کہ اس سے بدبو نہ پھیلے

ضیاء وشفا

خدا کی قدرت کا یہ کرشمہ دیکھئے کہ اس نے مکھی کے لعاب سے موم بھی پیدا کیا اور شہد بھی اور موم سے ضیاء (روشنی) پیدا کی اور شہد میں شفا رکھ دی۔

زہر وشہد

اس مکھی میں خدا نے شہد بھی پیدا فرمایا ہے اور زہر بھی اسی زہر سے کام لے کر ڈستی ہے اور یہ کمالِ قدرت ہے کہ دو ضدوں کو ایک جگہ جمع فرما دیا ہے۔

عسل ولسع

عسل شہد کو کہتے ہیں اور "عسل" کو الٹا کر کے پڑھیے تو "لسع" بن جاتا ہے اور "لسع" ڈنک کو کہتے ہیں گویا اس میں شہد بھی ہے اور زہر بھی۔

تجربے

اس کے شہد میں شفا ہے جسے خود خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے اسی لئے کہتے ہیں کہ: دَوَاءُ الْاَطِبَّاءِ مُرٌّ وَدَوَاءُ اللّٰہِ حُلْوٌ یعنی طبیبوں کی دوا کڑوی ہوتی ہے اور اللہ کی دوا میٹھی ہے"۔ گوشت یا کسی دوسری چیز کو شہد میں رکھنے سے وہ چیز سڑتی نہیں اور خراب نہیں ہوتی۔ شہد کو مِسک میں ملا کر آنکھوں میں ڈالنے سے نزول ماء کو فائدہ پہونچتا ہے اور اسی طرح اور بھی اس کے کئی فائدے ہیں۔

تعبیر

خواب میں اگر شہد کی مکھیوں کا چھتہ نظر آئے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ حلال مال ملے گا اور جس نے خواب میں دیکھا کہ شہد کی مکھیاں اس کے سر پر آ بیٹھی ہیں تو اُسے کوئی بڑا عہدہ اور حکومت ملے گی۔ اور جو شخص خواب میں دیکھے گا کہ وہ لوگوں کو شہد کھلا رہا ہے تو وہ لوگوں کو اچھی باتیں اور وعظ و نصیحت کے کلمات سکھلائے گا اور قرآن سنائے گا اور جو شخص خواب میں شہد چاٹتا ہوا ہو۔ اس کا نکاح ہو جائے گا۔

حکم : حرام ہے۔ (حیٰوۃ الحیوان، ص ۲۷۵، ج ۲)

ہمارا تبصرہ

☆ مکھی کے فہم و فراست اور اس کی عاقبت اندیشی کو پیش نظر رکھ کر انسان کو بھی فہم و فراست اور عاقبت اندیشی سے کام لینا چاہیئے اور نیکی و برائی کو خوب پہنچانا چاہیئے انسان کو اطاعت امیر سے بھی واقف ہونا چاہیئے اور اسی طرح امیر کو بھی اپنی رعایا کا خیال رکھنا چاہیے ورنہ ایسے انسان سے یہ مکھیاں لاکھ درجہ اچھی ہوں گی۔

☆ یہ مکھیاں اپنے گھروں میں داخل ہوتے وقت جس تنظیم کا مظاہر کرتی ہیں اس کے برعکس انسانوں کو دیکھئے تو ہجوم میں کسی دروازے میں داخل ہوتے یا اس سے نکلتے وقت جو اودھم مچتا ہے ظاہر ہے حتیٰ کہ بعض اوقات کئی افراد بھی کچلے جاتے ہیں اے کاش ہم تنظیم کے لئے ان مکھیوں ہی سے سبق حاصل کرتے۔

☆ ان مکھیوں کا اتحاد بھی قابل رشک ہے کہ ان میں دو پارٹیاں کبھی نہیں بنتیں۔ مگر کیا کہنے حضرت انسان کے کہ جتنے آدمی اتنی ہی پارٹیاں اور پھر ایسی دو پارٹیاں اگر کہیں جمع ہو جائیں تو یہ پارٹیاں ہی آپس میں لڑ پڑیں اور اس پارٹی بازی ہی کے لئے جنگ و فساد شروع ہو جائے۔ وہاں دو امیر ہوں تو ایک ہو جائے اور یہاں اگر دو امیر تھے تو اب سو ہو جائیں۔

☆ مکھیوں کے بادشاہ کے ڈنک نہیں ہوتا مگر مغربی چھتہ کی مکھیوں کی بات اور ہے یہاں جتنا بڑا حاکم ہوگا اتنا ہی بڑا ڈنک ہوگا گویا غصہ بقدر جثہ۔

☆ شہد کی مکھیاں صفائی پسند ہوتی ہیں۔ اور گندے مقامات پر نہیں بیٹھتیں مگر مغربی مکھیاں بیٹھتی ہی گندے مقامات پر ہیں چنانچہ شراب خانے، زنا خانے اور سارے نجاست خانے ان ہی کے دم قدم سے آباد ہیں، وہ گندے مقامات سے بچتی ہیں اور یہ مسجد سے بچتی ہیں وہ صاف ستھرا پانی پیتی ہیں یہ شراب پی کر جیتی ہیں ان کے بادشاہ کو پتہ چل جائے کہ کوئی مکھی گندی جگہ پر بیٹھی ہے تو سزا پاتی ہے اور ان کے متعلق اگر پتہ چل جائے کہ یہ مسجد میں چلے گئے ہیں تو رجعت پسند کہلاتے ہیں۔ ☆☆☆☆☆☆

مگر مچھ

یہ ایک طاقتور دریائی جانور ہے اس کا منہ بڑا وسیع ہوتا ہے ساٹھ دانت اوپر کے جبڑے میں ہوتے ہیں اور ہر دو دانتوں کے درمیان ایک چھوٹا دانت ہوتا ہے منہ بند کرنے پر اُوپر نیچے کے دانت ایک دوسرے کے ساتھ منطبق ہو جاتے ہیں اس کی زبان بڑی لمبی اور پیٹھ پتھر کی سِل کی طرح سخت ہوتی ہے جس پر لوہے کا بھی کوئی ہتھیار اثر انداز نہیں ہوسکتا اس کی چار ٹانگیں اور دم بڑی لمبی ہوتی ہے پانی میں اس کی گرفت بہت سخت ہوتی ہے اور بڑھ کر دس گز تک لمبا اور دو گز تک چوڑا ہو جاتا ہے بلکہ دس سے بھی زیادہ یہ دریائی گھوڑے کے شکار کا بڑا شوقین ہے جماع کے وقت نر اور مادہ خشکی پر آ جاتے ہیں مادہ انڈے بھی خشکی پر دیتی ہے۔ ان انڈوں میں سے جو انڈہ پانی میں گر جائے اس سے مگر مچھ پیدا ہوتا ہے اور جو خشکی پر رہ جائے اس کا سوسمار بن جاتا ہے عجیب بات اس کی یہ ہے کہ اس کی جائے براز نہیں ہوتی اور جب اس کا پیٹ بھر جائے تو خشکی پر آ کر اپنا منہ کھول دیتا ہے تو ایک پرندہ جس کا نام قطقاط ہے رزق کی تلاش میں وہاں پہونچ جاتا ہے اور مگر مچھ کے منہ میں داخل ہو کر اپنی لمبی چونچ سے اس کے پیٹ میں جمع شدہ غذا سے اپنا پیٹ بھرنے لگتا ہے وہ پرندہ بڑے مزے سے اس غذا کو کھاتا جاتا ہے اور مگر مچھ کا پیٹ ہلکا ہوتا جاتا ہے قطقاط کو غذا اور مگر مچھ کو اس میں راحت ملتی ہے قدرت نے قطقاط کے سر پر ایک لمبا سا کانٹا پیدا کر رکھا ہے مگر مچھ کے منہ میں جب یہ داخل ہوتا ہے تو مگر مچھ اگر اپنا منہ بند کرنا چاہے تو قطقاط کے سر کا یہ کانٹا اُسے چبھتا ہے اور اُسے منہ بند نہیں کرنے دیتا۔ سردیوں کے موسم میں مگر مچھ پانی

کی تہہ میں غائب رہتا ہے اور ظاہر نہیں ہوتا اور دریائی کتا اس کا جانی دشمن ہے۔ مگرمچھ سوتا ہے تو اپنا منہ کھلا رکھتا ہے۔ دریائی کتا تاک میں رہتا ہے اور وہ اچانک اس کے منہ میں گھس کر پیٹ میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کی آنتیں کھا جاتا ہے اور پیٹ پھاڑ کر نکل آتا ہے۔

تجربے

اسکی آنکھ دکھتی آنکھ پر باندھی جائے تو درد کو آرام آ جاتا ہے دائیں آنکھ پر دائیں اور بائیں پر بائیں اور اس کی چربی کان میں ڈالنے سے کان کے درد کو آرام آ جاتا ہے۔

تعبیر

مگرمچھ کا دیکھنا کسی بڑے دشمن کی علامت ہے۔

حکم : حرام ہے۔ (حیٰوۃ الحیوان ص ۱۳۸، ج ۱)

ہمارا تبصرہ

نئی تہذیب بھی یورپین دریا کا ایک مگرمچھ ہے اگر اس کے دانت مصنوعی ہوتے ہیں اور زبان بڑی لمبی۔ اور دل اس کا سِل کی طرح سخت ہوتا ہے جس پر دین کی کسی بات کا اثر نہیں ہوتا اس کا جو انڈہ دریا میں گر جائے اس سے خالص عیسائی پیدا ہوتا ہے اور جو ہماری سرزمین پر رہ جائے اس کا ملحد بن جاتا ہے یہ مگرمچھ رمضان شریف کے موسم میں مہینہ بھر ہوٹلوں کی تہ میں پس پردہ غائب رہتا ہے اور اس کا منہ ہر وقت کھلا ہی رہتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سرطان

اُردو زبان میں اسے کیکڑا کہتے ہیں اور اسے عقرب الماء یعنی پانی کا بچھو بھی کہتے ہیں۔ یہ پانی میں پیدا ہوتا ہے اور خشکی میں بھی زندہ رہتا ہے یہ بڑا تیز رفتار ہوتا ہے اس کے دو جبڑے ہوتے ہیں جن میں دانت ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس کے نیچے ان میں تیز ناخن بھی ہوتے ہیں پیٹھ اس کی بڑی سخت ہوتی ہے دیکھنے میں ایک ایسا حیوان نظر آتا ہے جس کا نہ سر ہو نہ دم آنکھیں اس کی کندھوں پر اور منہ اس کا سینے میں ہوتا ہے اور جبڑے اس

کے دونوں جانب سے کھلتے ہیں اس کی ٹانگیں آٹھ ہوتی ہیں اور وہ ایک جانب کو چلتا ہے یعنی سیدھا نہیں چلتا یہ اپنا گھر دریا کے کنارے بناتا ہے جس کا ایک دروازہ دریا کی طرف اور ایک خشکی کی طرف ہوتا ہے یہ اپنی کھال سال میں چھ مرتبہ اتارتا ہے جب کھال اتارتا ہے تو دریا کی جانب کا دروازہ بند کر دیتا ہے اور خشکی کی جانب کا کھول دیتا ہے تا کہ کوئی دریائی جانور اس پر حملہ نہ کر دے اور خشکی کی جانب سے ہوا آتی رہے اور اس کے جسم کی رطوبت کو خشک کر کے جلد کو سخت کر دے جب اس کی جلد خشک ہو کر سخت ہو جاتی ہے تو یہ پھر دریا کی جانب کا دروازہ کھول کر اپنے رزق کی تلاش میں چلا جاتا ہے۔

حکایت

حضرت ابوالخیر دیلمی فرماتے ہیں میرے پڑوس میں ایک بہترین کپڑا بننے والا رہتا تھا۔ جو بڑا عابد و ہیز گار تھا۔ ایک روز اس کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی مجھے ایک اچھا سا رومال بُن دیجئے اس نے کہا بہت اچھا اُجرت پوچھی تو بتایا دو درہم۔ عورت نے کہا میرے پاس اس وقت تو نہیں ہیں میں کل دو درہم لے آؤں گی۔ اور آپ کو دے جاؤں گی اس نے کہا کہ کل اگر میں گھر پر موجود نہ ہوں تو ان درہموں کو دریائے دجلہ میں ڈال دینا مجھے مل جائیں گے۔ چنانچہ دوسرے دن وہ عورت آئی تو اُسے گھر پر موجود نہ پا کر دریائے دجلہ پر گئی اور ان درہموں کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر دریا میں ڈال دیا اسی وقت ایک کیکڑا پانی کی سطح پر نکلا اور اس کپڑے کو پکڑ کر نیچے لے گیا اس کے بعد تھوڑی دیر میں وہی شخص دریا کے کنارے وضو کرنے کے لئے آیا تو وہی کیکڑا پانی کی سطح پر نمودار ہوا میں نے دیکھا کہ درہموں والا کپڑا اس کی پیٹھ پر تھا اور وہ کنارے کی طرف آ رہا تھا جب وہ کنارے آ پہونچا تو اُس شخص نے وہ درہم اٹھا لئے اور کیکڑا پھر غائب ہو گیا میں نے اُس سے یہ سارا قصہ بیان کر کے کہا کہ میں نے تمہاری کرامت دیکھ لی ہے وہ مسکرا کر کہنے لگا کہ میری زندگی میں یہ راز ظاہر نہ کرنا چنانچہ میں نے وعدہ کر لیا۔

تجربے

کیکڑا کھانے سے پیٹھ کے درد کو آرام آ جاتا ہے کیکڑے کو جلا کر اس کا دھواں

دینے سے بواسیر کا ازالہ ہوجاتا ہے اس کی ٹانگ جس پھل دار درخت پر لٹکا دی جائے اس کے سارے پھل جھڑ جائیں گے اس کا گوشت سل کے مریض کے لئے مفید ہے سانپ اور بچھو کے ڈنک کی جگہ اس کا گوشت رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

تعبیر

خواب میں کیکڑا نظر آئے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ کسی مکار دشمن کا سامنا ہوگا

حکم : حرام ہے۔ (حیٰوۃ الحیوان ص۱۶۰،ج۲)

ہمارا تبصرہ

☆ منافق ۔ دورنگا اور چغلخور آدمی کیکڑا صفت ہوتا ہے۔ بظاہر بڑا نیک اور خیر خواہ نظر آتا ہے گویا اس کے منہ میں زبان ہی نہیں۔ مگر ہوتا بڑا ظالم ہے اس کا منہ دونوں طرف کھلتا ہے اور یہ اپنا تعلق بھی دونوں طرف رکھتا ہے جس طرف سے اُسے فائدہ نظر آئے اسی طرح کی باتیں کرنے لگتا ہے اس کی رفتار وگفتار میں ہمیشہ کجی ہوتی ہے سیدھا چلنا اس کی فطرت کے خلاف ہوتا ہے۔

☆ ماڈرن مسلمان پیدا تو مسلمانوں میں ہوتا ہے مگر مغربی تہذیب کی خشکی میں بھی خوش رہتا ہے اس کے مذہبی گھر کے دو دروازے ہوتے ہیں ایک دروازہ اسلام کی طرف کھلتا ہے اور دوسرا مغربی الحاد کی طرف، سال بھر میں دو مرتبہ عید پڑھنے کے لئے جب یہ اپنا لباس بدلتا ہے تو اس وقت یہ اپنا مغربی دروازہ بند کر دیتا ہے تاکہ کوئی جدّت پسند اسے رجعت پسند سمجھ کر حملہ نہ کردے۔ اور جب یہ دن گذر جائیں۔ تو پھر وہی دروازہ کھول کر بحر الحاد میں گم ہوجاتا ہے۔

☆ جس طرح کیکڑا سیدھا نہیں چلتا بلکہ دائیں یا بائیں جانب کو چلتا ہے اسی طرح نئی تہذیب کا کیکڑا بھی سیدھی راہ نہیں چلتا جو مسجد کو جاتی ہے بلکہ دائیں یا بائیں سنیما وتھیٹر کی جانب کو چلتا ہے۔

☆☆☆☆☆

کچھوا

یہ ایک ایسا جانور ہے جو خشکی میں بھی رہتا ہے۔ اور پانی میں بھی بسا اوقات اتنا بڑا ہو جاتا ہے کہ اس کا بوجھ صرف اونٹ ہی اٹھا سکتا ہے اس کی مادہ جب انڈے دیتی ہے تو ان پر بیٹھ کر انھیں نہیں سیتی کیونکہ اس کا نچلا حصہ سخت ہوتا ہے جس میں حرارت نہیں ہوتی بلکہ انڈوں کی طرف متواتر دیکھتی رہتی ہے اور صرف اس کے دیکھتے رہنے ہی سے اللہ تعالیٰ ان انڈوں میں بچے پیدا کر دیتا ہے۔ کچھوا سانپ کا دشمن ہے۔ سانپ کو دم کی جانب سے پکڑ کر اس کا سرا کاٹ دیتا ہے او پھر دم کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھانا شروع کر دیتا ہے سانپ بیچارہ اپنا سر اس کی پیٹھ اور زمین پر مارتا رہتا ہے اور اس طرح سر مار مار کر مر جاتا ہے شکار کرنے کے لئے یہ ایک حیلہ بھی کرتا ہے اور وہ یہ کہ پانی سے نکل کر کنارے پر آتا ہے اور اپنا جسم مٹی میں لتھیڑ کر کسی ایسی جگہ بیٹھ جاتا ہے جہاں پرندے پانی پینے کے لئے آتے ہوں اس کے جسم پر مٹی ہونے کے باعث وہ پرندوں کی نظروں سے اوجھل رہتا ہے اور جب کوئی پرندہ پانی پینے کے لئے اس کے قریب آ کر بیٹھتا ہے تو جھٹ اُسے پکڑ لیتا ہے اور پھر اُسے پانی میں لے جا کر غوطے دے دے کر مار ڈالتا ہے اور مزے سے کھانے لگتا ہے۔ (حیوٰۃ الحیوان ص ۲۰، ج ۲)

اب اس کے متعلق ایک اردو رسالے کا مضمون پڑھئے۔

کچھوا اس قدر سخت جان ہوتا ہے کہ اگر اس کا سر بھی کاٹ دیا جائے تو سورج غروب ہونے سے پہلے نہیں مرتا۔ گوشت خور کچھوے اس وقت تک اپنے شکار کو نہیں چھوڑتے جب تک کہ بجلی کی گرج اور چمک انہیں خوفزدہ نہ کرے۔

کچھوے کی عمر پانچ سو سال سے بھی متجاوز ہوتی ہے اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ کچھوؤں کی خوراک مچھلی ہے نپولین یونیورسٹی کے علم الحیوانات کے پروفیسر فریڈ کاگلی کا کہنا ہے کہ یہ خیال غلط ہے کچھوے کی خوراک کا ۳۷ فیصد حصہ سبزیوں پر اور صرف ۳۰ فیصد حصہ مچھلی پر مشتمل ہوتا ہے مچھلیوں میں جھینگا اور گھونگھے اس کی من بھاتی خوراک ہیں۔

چونکہ کچھوے سست الوجود ہوتے ہیں ۔ اس لئے تیز رفتار مچھلی شکار نہیں کر سکتے بہرکیف انہیں جو کچھ ملے چٹ کر جاتے ہیں۔

کچھوے کی شکل وشباہت کتنی ہی مکروہ کیوں نہ ہو مگر یہ حقیقت ہے کہ اس کا وجود بنی نوع انسان کے لئے بہت مفید ہے ۔یہی وجہ ہے کہ فطرت نے اسے چھ کروڑ سال سے زمین پر محفوظ رکھا ہے حالانکہ اس اثناء میں حیوانوں کی سیکڑوں اقسام معدوم ہو چکی ہیں اس قدر طویل مدت سے کچھوے کی بقا میں اس کی سخت جانی کو بڑا دخل ہے اس جیسی قوت برداشت اور کسی جانور میں نہیں وہ بُرے سے بُرے حالات میں بھی زندہ رہ لیتے ہیں کاٹنے والے کچھوے مہینوں تک تالابوں اور جھیلوں کی تہ کی کیچڑ میں دبے رہتے ہیں ۱۹۳۹ء میں ایک امریکی یونیورسٹی کے طلباء نے ایک جھیل کی تہ سے خشک ہو کر پتھر بنی ہوئی مٹی کے تودوں کو توڑ کر کچھوے نکالے تھے۔ اور وہ مٹی سے نکلتے ہی طلباء پر بڑھ بڑھ کر حملہ کرنے لگے تھے جیسے انھوں نے انہیں جنت سے باہر نکال پھینکا ہو عام خیال تو یہی ہے کہ کچھوے پانی میں رہتے ہیں مگر انہیں صحراؤں میں بھی موجود پایا گیا ہے بعض اوقات وہ طویل عرصے تک برف میں دبے رہتے ہیں۔ مگر برف کے پگھلتے ہی چلنے لگتے ہیں۔

کچھوے طویل مدت تک کچھ کھائے پئے بغیر زندہ رہ لیتے ہیں۔ کچھوا جب پیدا ہوتا ہے تو زیادہ بے بس ہوتا ہے۔ وہ ایک سال تک کچھ کھائے پئے بغیر پڑا رہتا ہے بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ وہ جس کیچڑ میں پیدا ہوتے ہیں وہ دھوپ سے خشک ہو جاتی ہے اور انہیں مٹی کے تودوں سے نکلنے اور خوراک تلاش کرنے کے لئے مہینوں تک برسات یا سیلاب کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔

ہمیں تو ان کی شکل ہی سے گھن آتی ہے مگر بعض لوگ کچھوے کا گوشت بڑے مزے سے کھاتے ہیں جنوبی امریکہ کے ساحل سے ساڑھے چھ سو میل دور جزائر گلا پاگوس کچھوؤں کا مسکن تھا۔ ہسپانوی زبان میں کچھوے کو گلا پاگو کہتے ہیں اس جزیرے کے ہزاروں لاکھوں کچھوے اسی عادت کی وجہ سے معدوم ہو گئے ہیں سولہویں صدی کے ملاحوں کو جب یہ معلوم ہوا کہ کچھوے طویل عرصہ تک کچھ کھائے پئے بغیر زندہ رہ سکتے ہیں تو

انھوں نے اپنے جہاز کچھوؤں سے بھر لئے یہاں تک کہ بہت سے جہاز راستہ کاٹ کر بھی کچھوے پکڑنے کے لئے ان جزائر سے ہو کر گذرتے تھے اور اب یہ حالت ہے کہ وہاں ڈھونڈے سے بھی کچھوا نہیں ملتا۔

دیوقامت کچھوے

کچھوے دُنیا کے ہر حصے میں پائے جاتے ہیں۔ صحراؤں سے لے کر گہرے سمندروں تک اور میدانوں سے لے کر برف پوش چوٹیوں تک کچھوے موجود ہیں۔ ان کی تین سو سے زیادہ اقسام معلوم کی جا چکی ہیں ان میں سے بعض اقسام تو واقعی دیوقامت ہیں سب سے بڑی نسل کے کچھوا اٹھارہ اٹھارہ انیس انیس من وزن کے ہوتے ہیں مگر تاریخ سے قبل کے زمانہ میں ان کا وزن اس سے بھی چار گنا ہوتا تھا۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ کچھوے ست الوجود اور کند ذہن ہوتے ہیں یاد رکھئے۔ کچھوؤں کی تمام اقسام ایسی نہیں ہیں ان میں سے بعض اقسام کی چستی اور چالاکی تو ضرب المثل بن چکی ہے امریکہ کے ریڈ انڈین قبائل کو یقین ہے کہ کچھوے نے اپنے بھائی بندوں کی مدد سے خرگوش کو شکست دی تھی وہ خرگوش کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کرتے رہے تھے۔

ایمیزین اور گیانا کے قبائل کا کہنا ہے کہ کچھوا نہایت چالاک اور مکار ہوتا ہے وہ خود سے ہر طاقتور جانور کے ساتھ لڑائی میں فتح یاب اور زندہ سلامت نکلتا ہے اور کوئیس قبیلے کا خیال ہے کہ دنیا ایک بہت بڑے کچھوے پر قائم ہے دوسری طرف یونانیوں کا خیال تھا کچھوے سیلاب اور قحط پھیلاتے ہیں اس لئے انھیں جہاں دیکھتے تھے مار دیتے تھے مگر آج بھی یونان میں کچھوؤں کی تعداد دوسرے کسی ملک سے کم نہ ہوگی۔ کچھوا کئی اعتبار سے ابھی تک معمہ بنا ہوا ہے اس کی قوت سماعت بہت اچھی ہے حالانکہ اس کے کان ہوتے ہی نہیں وہ بہت دور سے خطرناک جانور یا آدمی کے قدموں کی آواز سن کر کوئی موزوں پناہ گاہ تلاش کر لیتا ہے۔ کچھوے کی آواز نہیں ہوتی مگر پھر بھی بعض کچھوے سیٹی جیسی آواز نکال لیتے ہیں جو چالیس فٹ دور سے بھی سنائی دے جاتی ہے ان کے دانت نہیں ہوتے مگر پھر بھی وہ تلوار جیسی کاٹ کے ساتھ بوٹی نوچ لیتے ہیں ان کا شمار رینگنے والے جانوروں میں ہوتا ہے

پھر بھی بعض بچوں نے بتایا ہے کہ کچھوے بیس میل سے بھی زیادہ رفتار کے ساتھ تیر سکتے ہیں وہ سردی سے سخت گھبراتے ہیں مگر سرد علاقوں میں بھی عام پائے جاتے ہیں۔ بچھو کا ڈنگ کچھوے کی ڈھال کو بھی چیرتا ہوا گذر جاتا ہے۔ مگر کچھوے پر اس کے زہر کا خاک اثر بھی نہیں ہوتا۔ اس دشمنی کی بناء پر بچھو کچھوے کی مرغوب ترین خوراک ہے۔ (ماخوذ)

تجربے

اس کا گوشت تشنج کے مریض کے لئے مفید ہے انسان کے جس عضو میں درد ہو۔ کچھوے کا وہی عضو اس پر باندھنے سے درد کو آرام آجاتا ہے۔ اس کی پیٹھ کا ڈھکنا بنا کر اگر ہنڈیا پر رکھا جائے تو جب تک یہ ڈھکنا اس پر رہے گا، ہنڈیا میں جوش پیدا نہ ہوگا۔

تعبیر

کچھوے کا خواب میں دیکھنا مال اور عورت ملنے کی علامت ہے۔ (حیٰوۃ الحیوان، ص ۲۰، ج ۲)

ہمارا تبصرہ

شیطان بھی ایک کچھوا ہے جو بندوں کا شکار کرنے کے لئے کئی حیلے کرتا ہے اور ایک حیلہ اس کا یہ بھی ہے کہ مسکین طبع بن کر اور پرہیزگاروں کی سی شکل بنا کر تأثر یہ دینا چاہتا ہے کہ وہ لاشئی ہے اور کسی کو کچھ بھی نہیں کہتا تا کہ اُسے بے ضرر ہستی سمجھ کر لوگ اس کے پاس آئیں اور وہ چپکے سے اپنا گستاخ منہ کھول کر انہیں پکڑ لے اور انہیں گستاخی و بے ادبی کے پانی میں غوطے دے دے کر مار ڈالے۔

☆ بدعقیدہ آدمی اتنا ڈھیٹ ہوتا ہے کہ علمی طور پر شکست کھا جانے کے بعد بھی چپ نہیں رہتا۔

☆ بعض آدمی بھی کچھوے کی طرح جو کچھ بھی ملے حلال ہو یا حرام چٹ کر جاتے ہیں

☆ جو لوگ رمضان شریف کے صرف ایک مہینے کے دنوں کا بھی روزہ نہیں رکھ سکتے۔ ان سے کچھوا لاکھ درجے اچھا جو ایک سال تک بغیر کھائے پڑا رہتا ہے۔

☆ سچے مال کو رشوت، خیانت اور ہر قسم کے غیر شرعی مال سے گھن آتی ہے مگر بعض لوگ اسے بڑے مزے سے کھاتے ہیں۔

☆انسان اگرچہ شیطان نہیں ہے لیکن پھر بھی جب یہ بگڑ جائے تو شیطان کے بھی کان کتر لیتا ہے۔ ☆☆☆☆☆☆

مینڈک

مینڈک کی کئی قسمیں ہیں۔ یہ توالد وتناسل سے بھی پیدا ہوتے ہیں اور بغیر اس کے بھی پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ اس طرح کہ تالابوں، گڑھوں وغیرہ میں مدت سے ٹھہرے ہوئے پانیوں اور بدبوؤں سے پیدا ہو جاتے ہیں اور زوردار بارشوں کے بعد بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے وہ بادلوں ہی سے برسے ہیں۔ چونکہ بارش سے پہلے ان کا نام ونشان تک نہیں ہوتا اس لئے یہ بات ہرگز نہیں کہ وہ ماں باپ سے پیدا ہوتے ہیں بلکہ زمین کی مٹی پر زوردار پانی برستا ہے تو اس وقت اس امتزاج سے اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے ساتھ انہیں پیدا فرمادیتا ہے۔

مینڈک میں ہڈی نہیں ہوتی اور بعض ان میں سے ٹراتے ہیں اور بعض نہیں۔ جو ٹراتے ہیں وہ اپنی کان کے نزدیک سے آواز نکالتے ہیں جب ٹراتا ہے تو اپنا نیچے کا جبڑا پانی میں ڈال دیتا ہے اور اگر پانی اس کے منہ کے اندر داخل ہو جائے تو اس کا ٹرانا بند ہو جاتا ہے مینڈک کے ٹرانے کی آواز اگر اژدھا سن لے تو اسی آواز پر وہ وہاں پہونچ کر ہڑپ کر جاتا ہے (تو گرفتار ہوا اپنی صدا کے باعث) آگ کو دیکھ کر مینڈک بڑا حیران ہوتا ہے۔ ٹراتا ہوا ہو تو خاموش ہو کر اُسے دیکھنے لگتا ہے اور دیکھتا ہی رہتا ہے۔

تسبیح

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈک کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کا ٹرانا اس کی تسبیح ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک مرتبہ فرمایا کہ آج کی رات میں اپنے اللہ کی تسبیح کروں گا کہ آج تک کبھی کسی نے ایسی تسبیح نہ کی ہوگی۔ آپ کے گھر کے پانی سے ایک مینڈک نکلا اس نے عرض کی اے اللہ کے پیغمبر! آپ اپنی تسبیح پر فخر فرماتے ہیں،

میری تسبیح دیکھئے میں ستر سال سے اس کی تسبیح میں محو ہوں اور آج دس راتیں ہو گئیں میں نے ذکرِ حق کی محویت میں نہ کچھ کھایا ہے نہ پیا ہے بس اسی کی تسبیح کر رہا ہوں داؤد علیہ السلام نے فرمایا تمہاری تسبیح کیا ہے تو اس نے جواب دیا میری تسبیح یہ ہے۔

یَا مُسَبَّحًا بِکُلِّ لِسَانٍ وَمَذْکُوْرًا فِیْ کُلِّ مَکَانٍ!

''اے وہ ذات جس کی تسبیح ہر زبان پر اور جس کا ذکر ہر مکان میں ہے۔''

خدا کا خوف

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مینڈک نے خوف خدا کے مارے اپنے آپ کو آگ میں ڈال دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے مینڈکوں کو پانی میں رہنا عطا فرمایا اور انہیں پانی کی ٹھنڈک عطا فرما دی۔ اور ان کی آواز کو تسبیح قرار دے دیا۔

تجربے

مینڈک کی ٹانگ نقرس کے مریض کے گلے میں ڈالی جائے تو وہ اچھا ہو جاتا ہے اور اس کی زبان اگر سوئی ہوئی عورت پر رکھ دی جائے تو عورت سوئے ہوئے ہی وہ سارے کام بتانے لگے گی، جو دن بھر اس نے کئے تھے اور اگر اس کی زبان آٹے میں گوندھ کر کسی ایسے شخص کو جس پر چوری کرنے کا شبہ ہو کھلا دی جائے تو وہ چوری کا اقرار کر لے گا۔

تعبیر

مینڈک کو خواب میں دیکھنا اس بات کی علامت ہے کہ دیکھنے والا اللہ کی اطاعات میں سرگرم رہے گا اور اگر کثرت کے ساتھ مینڈک دیکھے تو یہ کسی آفت کے نزول کی علامت ہے

حکم : حرام ہے۔ (حیاۃ الحیوان ص ۶۸-۷۰، ج ۲)

ہمارا تبصرہ

اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے وہ کسی چیز کے پیدا کرنے میں کسی وسیلے کا محتاج نہیں ماں باپ کے ذریعہ سے پیدا کر دے یا بغیر ماں باپ کے پیدا کر دے ہر بات پر قادر ہے

اس کی قدرت غیر محدود ہے۔

☆ حشر و نشر کے منکرین کے لئے لمحہ فکر یہ کہ کل قیامت کو ان کی متعفن مٹی کو بھی خدا زندہ فرمائے گا۔ اور انہیں حساب و کتاب کے لئے خدا کے سامنے پیش ہونا پڑے گا۔

☆ ٹھہرے ہوئے پانی کی طرح جو مال بھی ٹھہرا رہے اور اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے تو اس میں بدبوئیں پیدا ہو جاتی ہیں جن سے پھر حرص و طمع اور بخل کے مینڈک پیدا ہونے لگتے ہیں۔

☆ مغربی تہذیب کی زوردار بارش سے الحاد و ٹیڈیت کے مینڈک پیدا ہو جاتے ہیں جن کے ٹرانے سے سمع خراشی ہوتی ہے اور ان کا ٹرانا تسبیح نہیں بلکہ دین و مذہب کی تضحیع ہوتی ہے اور یہ ترقی یافتہ مینڈک دین کی روشنی دیکھ کر اور زیادہ ٹرانے لگتے ہیں اور اس ٹرانے کی آواز اژدہائے عذاب سن رہے ہیں۔

☆ جو انسان، انسان ہو کر اپنے خدا کی یاد سے غافل ہو وہ برائے نام انسان ہے ایک مینڈک تو ذکر خدا میں اس قدر محو ہو کہ اسے کھانا پینا یاد نہ رہے اور انسان کھانے، پینے میں اس قدر محو ہو کہ اُسے ذکر خدا ہی یاد نہ رہے۔

☆ تار بابو ٹک ٹک کی آواز سے پورے ایک جملے کا مفہوم سمجھ لیتا ہے اگر چہ عامی شخص کے لئے وہ محض ٹک ٹک کی آواز ہے مگر جو اس فن سے آشنا ہے وہ اس ٹک ٹک میں کئی جملے سنتا ہے مثلاً۔

''تمہارے ہاں پوتا پیدا ہوا ہے۔'' ''تمہارے والد کا انتقال ہو گیا ہے''

اس قسم کے جملے تار کی اس ٹک ٹک میں موجود ہوتے ہیں جسے تار بابو سنتا اور سمجھتا ہے اسی طرح مینڈک کی آواز ہم عامیوں کے لئے تو محض ایک ٹرانے کی آواز ہے مگر داؤد علیہ السلام نبی تھے۔ اللہ کے نبی نے اس آواز سے یہ جملہ سن لیا کہ:۔ **یَا مُسَبَّحًا عَلٰی کُلِّ لِسَانٍ وَمَذْکُوْرًا فِیْ کُلِّ مَکَانٍ۔**

☆ خدا کے خوف کا نتیجہ یہ ہے کہ قیامت کے روز گرمی آتش سے نجات ملے گی۔ اور جنت کی ٹھنڈک عطا ہو گی۔ ☆☆☆☆☆☆

متفرقات (باتبصرہ)

دو جڑے ہوئے لڑکے

۳۵۲ھ میں ملک آرمینیا میں دو لڑکے آپس میں جڑے ہوئے پیدا ہوئے انہیں ناصر الدولہ کے پاس لایا گیا ان کی عمر پچیس سال کی تھی۔ ان کا پہلو جڑا ہوا تھا۔ گویا کمر ایک تھی۔ پیٹ۔ معدہ، ناف، دو دو تھے۔ بھوک پیاس اور پیشاب کا وقت الگ الگ تھا۔ دونوں کے لئے دو دو ہاتھ پیر۔ ران اور احلیل تھے۔ ان میں سے ایک کا میلان عورتوں کی طرف تھا اور دوسرے کا مردوں کی طرف ایک ان میں سے مر گیا۔ دوسرا زندہ رہا۔ مردے میں سے بدبو آنے لگی۔ تو ناصر الدولہ نے اطباء کو جمع کر کے مردے کو زندہ سے الگ کرنا چاہا مگر نہ ہو سکا۔ مردے کی بدبُو کی وجہ سے دوسرا بھی مریض ہوا اور مر گیا۔ (تاریخ الخلفاء فی بیان المطیع اللہ ابوالقاسم)

تبصرہ

اسی طرح ماڈرن مسلمان کا پہلو بھی مغربی تہذیب سے جڑ چکا ہے اور کچھ اس طرح جڑا ہے کہ علماء کی کوششوں کے باوجود وہ اس سے الگ نہیں ہو سکا اور مغربی تہذیب جو روحانی طور پر ایک مردہ ہے اس کی بدبُو سے ماڈرن مسلمان بھی متاثر ہو کر اپنے مذہبی جذبات کو ہلاک کر بیٹھتا ہے۔ ☆☆☆☆☆

بندر نما انسان

جزیرہ "مارننگ پوسٹ" کے نامہ نگار خصوصی مقیم جوہانسبرگ نے ایک عجیب و غریب واقعہ کی اطلاع دی ہے وہ لکھتا ہے کہ مجھے ایک ایسے افریقی آدمی سے گفتگو کرنے کا

موقعہ ملا ہے جس کی پرورش بچپن میں ''بیبون'' قسم کے بندروں نے کی تھی اس کا قصہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ بندر اس لڑکے کو بچپن میں اس کے گاؤں سے اٹھا کر لے گئے جس کی پرورش ایک بندریا نے کی اور وہ سالہا سال ایک جنگل میں بندروں میں زندگی بسر کرتا رہا دس سال ہوئے پولیس کے دو سوار صوبہ کیپ (جنوبی افریقہ) کے مشرقی اضلاع کا سفر کر رہے تھے۔ ایک جنگل میں بندروں کے ایک غول کے ساتھ ان کی مڈبھیڑ ہوگئی اور انھوں نے فائر کئے اس پر سارے بندر بھاگ گئے لیکن ایک بندر جو سب سے پیچھے تھا۔ مجروح ہوجانے کی وجہ سے نہ بھاگ سکا۔ جب سواروں نے اسے پکڑنے کی کوشش کی تو اس نے اپنے ناخنوں اور دانتوں سے انھیں زخمی کیا۔ لیکن آخر کار سوار اس کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوگئے اب سواروں کو معلوم ہوا کہ یہ بندر نہیں بلکہ ایک افریقی لڑکا ہے جو برہنہ ہے اور بندروں کی طرح چاروں ٹانگوں کے بل چلتا ہے الغرض یہ سوار اس لڑکے کو اپنے مستقر پر لے آئے اور اس کے والدین کو تلاش کیا۔ لیکن جب ان کا کوئی سراغ نہ ملا تو اسے ایک دماغی اسپتال میں داخل کرا دیا۔ جہاں اس کا نام ''لوقس'' رکھا گیا یہ لڑکا بولنے چالنے سے قاصر تھا وہ معمولی انسانی غذاؤں سے پرہیز کرتا تھا اور خام و پختہ پھل رغبت سے کھاتا تھا۔ نیز اس کو بھوک بہت زیادہ لگتی تھی اس کو دو پاؤں پر چلنے کی بھی عادت نہ تھی لیکن رفتہ رفتہ وہ انسان کی طرح چلنے لگا۔

ایک سال بعد اسمتھ نامی ''باتھرسٹ'' کا ایک مالک مزارعہ اسے اپنے ساتھ لے گیا اور اس کی کفالت کا ذمہ لیا یہ لڑکا اب بھی انہی کے پاس ہے اور اس بات کو ۲۴ سال گذر گئے ہیں رفتہ رفتہ وہ انسانوں سے مانوس ہوتا گیا اور ایک حلیم الطبع آدمی بن گیا۔ کبھی کبھی وہ اپنی ''میمونیت'' کا مظاہر کرتا تھا لیکن یہ بات بھی جاتی رہی اس لڑکے کے جسم پر بہت سے خراش تھے اور سر پر ایک چوٹ کا نشان تھا جس کے متعلق اس نے کہا کہ بچپن میں ایک شترمرغ نے میرے دماغ پر لات رسید کی تھی۔

اب یہ لڑکا جوان ہوگیا ہے۔ اور ٹوٹی پھوٹی انگریزی بول لیتا ہے زیادہ تر اس کا کام اپنے مالک کے بچوں کو کھلانا اور ان کی نگرانی کرنا ہے یہ آدمی بہت زیادہ عقیل وفہیم نہیں

لیکن وہ تمام افریقی مزدوروں سے زیادہ محنتی اور جفاکش ہے علاوہ ازیں وہ لائق اعتماد سمجھا جاتا ہے وہ خراد پر عرصہ تک بلا تکان کام کرسکتا ہے اور تیز رفتاری کے ساتھ طویل مسافت طے کرسکتا ہے وہ دوسرے افریقیوں کے مقابلہ میں دبلا ہے لیکن اس کے جس میں اس قدر طاقت ہے کہ وہ بآسانی پانچ من بوجھ اُٹھا سکتا ہے اور اس کا چہرہ کسی قدر بندر سے ملتا ہے۔ (ماہ طیبہ فروری ۱۹۶۶ء)

تبصرہ

جولوگ یورپ کے غیر اسلامی ماحول میں سالہاسال زندگی بسر کرتے رہے ہیں۔ اگر کوئی خیر خواہی کے ساتھ انھیں پھر اپنے ساتھ لانے کی خاطر تبلیغ کرتا ہے تو اکثر وہ اپنے ملحدانہ کلمات کے ناخنوں اور دانتوں سے زخمی کردیتے ہیں اور جو خوش قسمت افراد اپنے خیر خواہوں کے ذریعہ سے دینی ماحول میں واپس شرعی اسپتال میں آجاتے ہیں وہ خدا کے فضل سے اچھے مسلمان بن جاتے ہیں۔ ☆☆☆☆☆☆

آدمی کے اندر پانی

ہر ایک آدمی کے سانس اور پسینہ کے ذریعہ سے ایک دن اور رات میں ایک سیر پانی ہوا میں چلا جاتا ہے خاص انسان کی جلد میں تقریباً اڑھائی لاکھ مسامات ہیں جن کی جمع ۲۸ میل خول میں ہوتی ہے ان سے اور تنفس سے دن بھر میں ساڑھے چار پونڈ کے اندر کثافتیں دور ہوتی ہیں۔ جو کوئی کانچ پر ایک دو دفعہ منہ کی سانس یعنی بھاپ منہ سے منتقل رکھ کر پہونچائے تو اس کانچ پر تری کے بہت ہی چھوٹے چھوٹے قطروں سے ایسا معلوم ہوگا کہ اس کی سطح پانی سے تر کی گئی ہے یہ کارروائی چند سکنڈ کی ہے اگر رات دن کے قطرے جو سانس کے ساتھ خارج ہوتے ہیں اور جس قدر پسینہ جسم کے مساموں سے خارج ہوتا ہے ان سب کا اندازہ کیا جائے تو ایک سیر سے زیادہ سانس سے پانی ہوا میں جاتا ہے۔ (اسرار قدرت ص ۴۳)

تبصرہ

فلسفی کو جب اپنے جسم سے عمر بھر میں منوں پانی کے نکلنے کا اقرار ہے تو وہ ہمارے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے پانی کے دھارے بہنے اور پیاسوں کو سیراب کرنے کا انکار کس طرح کر سکتا ہے۔

چڑیا

ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک چڑیا کو دیکھا جو دوسری چڑیا کے اردگرد گھوم رہی تھی کہ آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا۔ جانتے ہو کہ یہ چڑیا دوسری چڑیا کے گرد گھوم گھوم کر کیا کہہ رہی ہے؟ ساتھیوں نے عرض کیا حضور! ہمیں کیا علم؟ آپ ہی فرمایئے۔ فرمایا۔ یہ اردگرد گھومنے والی چڑیا نر ہے اور دوسری مادہ یہ نر اس سے کہہ رہا ہے کہ تم میری بیوی بن جاؤ تو میں تمہیں دمشق کے جس محل میں چاہو گی رکھوں گا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام ہنس کر فرمانے لگے کہ یہ نر خوب جانتا ہے کہ دمشق کے محل بڑے بڑے مضبوط پتھروں کے بنے ہوئے ہیں اور یہ ہرگز وہاں نہیں رہ سکتے مگر شادی کے طلبگار اس قسم کے جھوٹ بولا ہی کرتے ہیں۔ (حیوۃ الحیوان ص ۹۴، ج ۲)

تبصرہ

اللہ کے پیغمبر جانوروں کی بولیوں کا بھی علم رکھتے ہیں پھر جو اپنی زبان کے سوا کسی دوسری زبان کا ایک لفظ تک نہ جانتے ہوں وہ ان کی مثل کیسے ہو سکتے ہیں۔

☆ آج کل کے یہ ماڈرن عاشق بھی چڑیا کی مانند زبانی جمع خرچ کرنے کے عادی ہوتے ہیں ڈینگیں تو بڑی بڑی مارتے ہیں لیکن ہوتا سب جھوٹ ہے۔☆☆☆☆

چیونٹی

حضرت سلیمان علیہ السلام سے ایک مرتبہ ایک چیونٹی نے کہا۔ حضور اتنی بڑی سلطنت میں آپ کوئی کوئی نایاب چیز بھی ملی؟ فرمایا یہ انگوٹھی جو میری انگلی میں ہے چیونٹی نے کہا حضور اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا سارا یہ ملک خدا کے نزدیک اس کے نگینہ کے برابر ہے اور حضور! آپ کا جو یہ تختِ رواں ہے اس کا معنی یہ ہے کہ آپ کی تمام کائنات ہوا کی مانند ہے کہ جو ابھی ہے اور ابھی زائل ہو جائے گی آپ نے فرمایا کہ میرے تخت کی یہ شان

ہے کہ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّ رَوَاحُهَا شَهْرٌ یعنی ہوا ہمیں صبح وشام ایک ایک مہینے کی راہ پر پہونچا دیتی ہے" چیونٹی نے کہا اس میں اشارہ ہے کہ آپ کی عمر ہوا کی طرح گزرتی ہوئی چلی جارہی ہے اور آپ اپنا سفر بہت جلد طے کرنے والے ہیں حضرت نے فرمایا۔ تمام انس و جن میرے تابع ہیں۔ چیونٹی نے کہا۔ حضور! اس کا معنی یہ ہے کہ جس خدا نے جن وانس کو آپ کا تابع بنایا ہے آپ اس کے خادم بنے رہیں۔ (نزہۃ المجالس۔ ص ۴۳۸، ج ۱)

تبصرہ

اللہ کے نبیوں سے چیونٹیاں بھی کلام کرتی ہیں اور وہ سمجھ لیتے ہیں پھر جو بے سمجھ اپنی زبان کی بات بھی مشکل سے سمجھیں وہ اُن کی مثل بننے لگیں تو یہ ان کی کس قدر بڑی بے سمجھی ہے۔

☆ یہ ساری دُنیا اور اس کے سارے ساز وسامان اللہ کے نزدیک کچھ بھی وقعت نہیں رکھتے اور یہ سب کچھ ہوا کی مانند ناپائیدار ہے ان پر بھروسہ رکھنا محض ہوائی قلعہ ہے۔

☆ جس خدا نے ہم پر طرح طرح کے انعام واکرام فرمائے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ اس محسنِ حقیقی کو ہم ہر حال میں یاد رکھیں۔☆☆☆☆☆☆

چمگاڈر

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے چار حاجتمندوں نے اپنی اپنی حاجت عرض کی۔ سانپ۔ ہوا۔ سورج اور پانی یہ چاروں حاضر ہوئے اور سورج نے عرض کی۔ حضور میں رات دن گردش میں رہتا ہوں کبھی قرار نہیں ملتا ہوا بولی حضور میری حالت بھی یہی ہے کہ کبھی ادھر کبھی اُدھر کبھی سکون نہیں ملتا پانی نے بھی کہا کہ میری حالت بھی یہی ہے کہ ایک جگہ نہیں ٹھہر سکتا آپ ہمارے لئے سکون کی دعا کیجئے۔ سانپ نے اُڑنے کے لئے پر مِل جانے کی آرزو ظاہر کی اسی اثناء میں چمگاڈر آپہونچی اور بولی حضور! ان کی یہ حاجتیں پوری نہیں ہونی چاہئے اس لئے کہ عالم مصلحت ان کی حرکات وگردش ہی سے وابستہ ہے؟ اگر سورج رک گیا۔ تو رات دن سے اور دن رات سے ممتاز کیسے ہوسکے گا؟ ہوا کا چلنا بند ہوگیا۔ تو زمین

کی پیداواری بند ہو جائے گی۔ اور درختوں کو پھل لگنا مشکل ہو جائے گا۔ اور اگر پانی ایک جگہ سے بہہ کر دوسری جگہ نہ گیا تو جس جگہ پانی نہ پہونچا وہ جگہ تباہ و برباد ہو جائے گی اور اگر سانپ کو پر مل گئے تو یہ مخلوقِ خدا کو بہت زیادہ ستائے گا ان چاروں نے چمگاڈر کی یہ گفتگو سنی تو چاروں ہی اس کے دشمن ہو گئے سورج نے کہا دیکھ میں تمہاری خبر لوں گا۔ اپنی حرارت سے تجھے جلا کر خاک کر دوں گا ہوا نے کہا میں تجھے اڑا کر آسمان کے کناروں میں پھینک دوں گی۔ پانی نے کہا تو مجھ میں گرے گی تو تجھے ڈبو دوں گا سانپ نے کہا میں تجھے جان سے مار ڈالوں گا اس پر چمگاڈر نے خدا سے انصاف چاہا۔ تو حکم ہوا گھبراؤ نہیں۔ سورج تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ اس لئے کہ ہم تمہارے اڑنے اور باہر نکلنے کا وہ وقت رکھتے ہیں جب کہ سورج غروب ہو چکا ہو اور ہوا سے بھی نڈر رہو۔ کیونکہ وہ تمہیں کوئی ایذا اس وقت دے سکتی ہے جب کہ تمہارے پر ہوں، لیکن ہم نے پروں کی بجائے تمہیں دو بازو گوشت اور خون کے عطا کئے ہیں جب ہوا تجھ پر چلے گی تو تمہاری قوت اور بڑھا دے گی اور پانی بھی تمہارا کچھ بگاڑ نہ سکے گا کیونکہ تمہیں پانی کی احتیاج ہی نہ ہوگی اس لئے کہ ہم نے تمہارے سینے میں دو چھاتیاں پیدا کر دی ہیں۔ جن میں سے ایک کے اندر غذا ہوگی اور دوسری کے اندر پانی۔ رہا سانپ تو میں نے تیرے پیشاب میں یہ تاثیر رکھ دی ہے کہ تیرا پیشاب سانپ کے حق میں زہر قاتل ہے جہاں تو ہوگی اس مکان میں وہ داخل بھی نہ ہو سکے گا اور جہاں تیری بو پائے گا۔ وہاں سے وہ بھاگ جائے گا۔ (نزہۃ المجالس ص ۲۰۱)

تبصرہ

سچی بات کرنے والے کے خلاف اگر کچھ لوگ ہو جائیں تو اس کی پرواہ کرنا چاہئیے اس لئے کہ خدا سچے کا حامی ہوتا ہے اور مخالفین کی باتیں محض باتیں ہی ہوتی ہیں۔ وہ اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے۔

☆☆☆☆☆

لقلق

لقلق پرندہ اپنا گھونسلہ بہت اونچے درختوں پر بناتا ہے اور جب یہ انڈے دیتا ہے تو ایک قسم کا پرندہ اس کے انڈوں کو کھا جایا کرتا ہے لقلق ایک خاص قسم کی گھاس اپنے انڈوں کے نیچے بچھا دیتا ہے اس گھاس کی یہ تاثیر ہوتی ہے کہ جب وہ پرندہ اس کے انڈے کھانے کو آتا ہے تو اس کی بصارت زائل ہوجاتی ہے اور اندھا ہوجاتا ہے انڈے اُسے دکھائی نہیں دیتے اور وہ گھبرا کر اُڑ جاتا ہے پھر اس کی آنکھیں ٹھیک ہوجاتی ہیں۔

(اسرار قدرت، ص ۴۰)

تبصرہ

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کے گھر ایک دفعہ ایک چور آ گیا اندر داخل ہوتے ہی وہ اندھا ہوگیا۔ گھبرا کر باہر نکلا تو ٹھیک ہوگیا ہاتف سے اُسے آواز سنائی دی کہ ہمارا حبیب اگر سو رہا ہے تو کیا ہوا ہم تو جاگ رہے ہیں۔ (تذکرۃ الاولیاء) لقلق کا واقعہ پڑھنے کے بعد حضرت رابعہ کے اس واقعہ کا انکار کیسے ہوسکتا ہے؟ ☆☆☆☆☆☆

قندر

یہ ایک کتے کی شکل کا جانور ہے۔ یہ خشکی میں رہ سکتا ہے اور پانی میں بھی۔ چنانچہ خشکی میں دریاؤں کے کناروں پر ہی ملتا ہے اور یہ اپنا گھر جو زمین میں بناتا ہے اس کے دو دروازے ہوتے ہیں۔ ایک خشکی کی طرف ہوتا ہے اور ایک پانی کی طرف اپنے گھر میں چوبارے کی طرح اپنا حصہ سب سے اُوپر بناتا ہے اور اس کے نیچے متصل ہی اپنی مادہ کے لئے کمرہ بناتا ہے اور پہلو میں اپنے بچوں کے لئے جگہ بناتا ہے اس کے خصیے جند بادستر کہلاتے ہیں۔ اور بڑی قیمت پاتے ہیں شکاری اس کا شکار جند بادستر ہی کے لئے کرتے ہیں۔ چنانچہ جب یہ شکاری کو دیکھتا ہے تو دوڑتا ہے اور جب سمجھتا ہے کہ شکاری کسی صورت میرا پیچھا نہیں چھوڑتا تو فوراً اپنے مونہہ سے خود ہی اپنے خصیے کاٹ کر ڈال دیتا ہے تاکہ

شکاری اپنا مقصود پالے۔ اوراس کا پیچھا چھوڑ دے شکاری کو اگر اس کے کٹے ہوئے خصیے نہ ملیں اور وہ پھر بھی اس کا پیچھا کرتا رہے تو قندر ایک دم سیدھا لیٹ جاتا ہے گویا اُسے دکھا دیتا ہے کہ دیکھ لو تم جس چیز کی خاطر میرا پیچھا کرر ہے ہو میں وہ کاٹ کر پیچھے پھینک آیا ہوں۔ چنانچہ شکاری اُسے چھوڑ کر اپنے مقصود کی تلاش میں مڑ جاتا ہے۔ (عجائب المخلوقات ص ۲۰۹۔ج ۲)

تبصرہ

دنیا بھی ایک ''جند بادستر'' سمجھئے جب تک یہ ساتھ رہے مصائب و آلام پیچھا کرتے رہیں گے، جن لوگوں نے اسے خیر باد کہہ دیا ہے وہ مصائب و آلام کے تعاقب سے محفوظ ہو گئے ہیں۔

ہُد ہُد

یہ ایک مشہور پرندہ ہے اس کے جسم پر مختلف قسم کی دھاریاں اور کئی رنگ ہوتے ہیں۔ اس کی کنیت ابوالاخبار ہے اس کی نظر بہت تیز ہوتی ہے حتیٰ کہ زمین کے اندر کا پانی اِسے یوں نظر آتا ہے جیسے بوتل کے اندر کا پانی انسان کو نظر آتا ہے۔ (حیٰوۃ الحیوان ص ۳۰۷، ج ۲)

تبصرہ

اور انسان کا نالائق بچہ بعض دفعہ اپنے کھانے پینے کی خاطر بوڑھے ماں باپ کو قتل بھی کر دیتا ہے۔ ☆☆☆☆☆☆

باوفا شوہر

ہُد ہُد کی مادہ غائب ہو تو بڑا بے چین ہو جاتا ہے اور جب تک وہ واپس نہ آ جائے۔ چیختا چلاتا رہتا ہے اور کھانا پینا بھی چھوڑ دیتا ہے اور اگر کسی حادثہ میں مادہ ہلاک ہو جائے تو پھر ہُد ہُد کسی دوسری مادہ کے پاس نہیں جاتا۔ (صفحہ مذکور)

تبصرہ

اور ماڈرن ہُد ہُد کی نظر اپنی مادہ کے ہوتے ہوئے بھی بھٹکتی رہتی ہے اور یہ اپنی مادہ

کے جیتے ہوئے بھی اِدھراُدھر جاتا رہتا ہے۔☆☆☆☆☆

تدرج

یہ ایک خوبصورت اور خوش الحان پرندہ ہے جب کہیں زلزلہ آنے والا ہوتو زلزلہ آنے سے پہلے بہت سے تدرج اکٹھے ہوکر چیخنے لگتے ہیں اور پھر تھوڑی دیر کے بعد زلزلہ آجاتا ہے۔ **نعوذ باللہ من ذلک۔** (عجائب المخلوقات ص۲۴۰، ج۲)

تبصرہ

زلزلہ کے متعلق آلات سائنس نے تو اب نکالے ہیں اور وہ بھی زلزلہ آجانے کے بعد یہ معلوم کرنے کے لئے کہ زلزلے کا مرکز کہاں تھا؟ مگر اللہ تعالیٰ نے ایک معمولی پرندے میں یہ کمال رکھ دیا ہے کہ زلزلہ آنے سے پہلے ہی اُسے پتہ چل جاتا ہے کہ زلزلہ آنے والا ہے پھر اگر اللہ کے مقبولوں کو آئندہ باتوں کی پہلے ہی خبر ہوجائے تو اس میں تعجب کی کون سی بات ہے۔ ☆☆☆☆☆

سمندل

سمندل ایک ایسا پرندہ ہے جو آگ میں رہ کر لذت پاتا ہے جب اس کا جسم میلا ہوجائے تو آگ میں گھس جاتا ہے اور اس کا جسم صاف ہوجاتا ہے گویا اس کا غسل آگ سے ہوتا ہے اس پرندے کے پروں سے اگر رومال تیار کیا جائے تو وہ رومال میلا ہوجانے پر اُسے آگ میں ڈال دیجئے تو آگ اس کے میل کو کھاجائے گی اور رومال نہ جلے گا۔ سلطان حلب ظاہر بن ناصر کو دو ہاتھ لمبا اور ایک ہاتھ چوڑا ایک سمندل رومال پیش کیا گیا سلطان کے حکم سے اس رومال کو تیل میں بھگوکر آگ لگادی گئی۔ نتیجہ یہی نکلا کہ آگ نے تیل جلا ڈالا اور جب تیل ختم ہوگیا تو آگ بجھ گئی اور رومال ویسے کا ویسا محفوظ رہا۔ (حیوٰۃ الحیوان ص۲۷، ج۲)

تبصرہ

ہمارے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے

گھر کھانا تناول فرما کر اپنے دست انور جس دستر خوان سے پونچھتے تھے حدیث میں آتا ہے کہ جب وہ دستر خوان میلا ہوتا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اُسے آگ میں ڈال دیتے تو آگ اس کے میل کو جلا کر اُسے دھوڈالتی اور اس دستر خوان کو مطلق نہ جلاتی۔ اگر اس معجزہ نبوی میں کسی ملحد کو کوئی شک ہو تو اُسے سمندل اور سمندل رومال کو دیکھ کر یہ شک دور کر لینا چاہئے اور معجزہ نبوی پر ایمان لے آنا چاہئے۔ ☆☆☆☆☆☆

جنگلی چوہا

چوہے کی طرح ایک جانور ہوتا ہے جس کی دم لمبی ہوتی ہے اس کو یربوع اور جنگلی چوہا کہتے ہیں یربوع کی سمجھ کی یہ بات ہے کہ وہ اپنا بل سخت قسم کی زمین میں بناتا ہے جو عام سطح سے بلند ہوتا ہے کہ اس کا گھر پانی کے بہاؤ سے بچا رہے اور جانوروں کی ٹھوکروں سے خراب نہ ہو یہ چوہا سخت زمین کو کھود کر اپنے گھر میں مختلف گوشے بناتا ہے بعض کو طویل بناتا ہے اور بعض کو آنے جانے کا رستہ بناتا ہے اور بعض کو ایسا بناتا ہے کہ باہر کی طرف اس سے دیکھ سکے اور بعض اس لئے ہوتا ہے کہ اس میں سے اندر کی مٹی باہر پھینک دے اور یہ سب اس کے گھر ہیں جن کے راستے چھوٹے رکھتا ہے تو جب بھی کسی طرف سے خطرے کا احساس کرتا ہے دوسرے راستہ سے نکل جاتا ہے۔

تبصرہ

☆ دورنگا اور منافق بھی جنگلی چوہا ہے جس کے اپنے خود ساختہ دین کے کئی گوشے اور کئی راستے ہوتے ہیں۔ کوئی راستہ اسلام کی طرف ہوتا ہے اور کوئی کفر کی طرف۔ کوئی دین کی طرف اور کوئی دنیا کی طرف۔

☆ یہ ابن الوقت کبھی کچھ کہتا ہے کبھی کچھ لکھتا اور کہتا اور کچھ ہے اور کرتا اور کچھ ہے عقیدہ اس کا کچھ اور ہوتا ہے اور عوام کو بہکانے کے لئے کہتا کچھ اور ہے خدا اس جنگلی چوہے سے بچائے آمین۔ ☆☆☆☆☆☆

اژدہا

اژدہا ایک بہت بڑا موذی سانپ ہوتا ہے اس کا سر چوڑا ہوتا ہے اور بعض دفعہ اس کے سر پر دو سینگ بھی اگ آتے ہیں اس کی کنیت ابویحییٰ ہے اس لئے کہ یہ ایک ہزار سال تک زندہ رہتا ہے ابن شبرمہ کا بیان ہے کہ ملک بجستان کے ایک اژدہا نے ایک شخص کو ایڑی پر کاٹا تو اس شخص کا سر پھٹ گیا اور مر گیا ایام سرما میں یہ چار مہینے تک مٹی کے اندر پڑا رہتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو اندھا ہو جاتا ہے پھر یہ اپنی آنکھیں ایک جنگلی درخت کے پتوں پر ملتا ہے تو اس کی بینائی لوٹ آتی ہے اس کی دم کاٹ دی جائے تو وہ پھر اُگ آتی ہے اس کا دانت اُکھیڑ دیا جائے تو تین دن کے بعد وہ پھر نکل آتا ہے اور اگر اس کے دو ٹکڑے کردیئے جائیں تو اس کے جسم کے یہ ٹکڑے تین دن تک تڑپتے رہتے ہیں اور اپنے لئے بل خود نہیں کھودتا۔ بلکہ دوسروں کے بل پر غاصبانہ قبضہ جمالیتا ہے۔ (بغیر پگڑی کے)۔ (حیوۃ الحیوان ص۴۴، ج۱)

تبصرہ

☆ مغربی فیشن بھی ایک اژدہا ہے جس کے سر پر الحاد و ناعاقبت اندیشی کے دو سینگ اگ آئے ہیں۔

☆ جسے یہ کاٹ لے اس کا سر نخوت و غرور کے زہر سے بھر جاتا ہے اور اللہ کے حضور جھکنے سے ہٹ جاتا ہے۔

☆ ایام رمضان میں یہ ہوٹلوں کے اندر چھپا رہتا ہے۔ اور دینی احکام اِسے بالکل نظر نہیں آتے اور جب عید کا چاند نمودار ہو۔ تو اس کی بینائی لوٹ آتی ہے اور اتنی تیز ہو جاتی ہے کہ سب سے پہلے چاند اسی کو نظر آتا ہے۔

☆ قوم و ملت سے غداری کی سزا ملنے کے بعد بھی یہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتا گویا اس کے دانت اور دم جُدا کر دینے کے بعد بھی پھر اگ آتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سانپ کے خون کے چھینٹے

ضلع جھنگ کے قصبہ لالیاں میں ایک شخص اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا تھا کہ اچانک وہاں ایک سانپ نمودار ہوا اس نے سانپ کو دیکھتے ہی اُسے جوتے مارنے شروع کردیئے اور جوتے مار مار کر اُسے ہلاک کردیا اس اثناء میں سانپ کے جسم سے نکلنے والے خون کے چھینٹے اس کے چہرے پر پڑے اس سے اس کے چہرے کا رنگ فوراً بدلنا شروع ہوگیا اور تھوڑی ہی دیر میں چہرہ پھول کر گل سڑ گیا جس سے اس نے موقعہ پر ہی سسک سسک کر دم توڑ دیا۔ (ماہ طیبہ مارچ ۱۹۶۰ء)

تبصرہ

بدعقیدہ شخص بھی ایک سانپ ہے جس کے منہ سے نکلے ہوئے بدعقیدگی کے زہریلے کلمات جس کے بھی کانوں میں جا پڑیں سمجھ لیجئے کہ اس کا ایمان برباد ہوگیا۔☆☆

اڑھائی فٹ لمبے بالوں والا سانپ

بہاول نگر ۱۳ ستمبر ۱۹۶۴ء لالو والے میں ایک ایسا سانپ نمودار ہوا جس کے جسم پر اڑھائی فٹ لمبے بال تھے اور ایک آدمی جتنا جسم یہ بھی معلوم ہوا کہ اس آدم خور سانپ نے جو جوار کے کھیت میں رہتا ہے۔ دو دیہاتی عورتوں کو کھالیا ہے لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ سانپ ۲۵ منٹ میں ایک انسانی جسم کا تمام گوشت کھالیتا ہے جن عورتوں کا اس نے گوشت کھایا ہے ان کے ڈھانچے مل گئے ہیں اس علاقہ میں اس سانپ کی وجہ سے خوف وہراس پھیلا ہوا ہے۔ (جنگ)

تبصرہ

☆ اور اس سے بھی زیادہ خوفناک سانپ وہ ہے جو انسانی روپ میں سود و رشوت اور غبن کا بھیانک منہ کھول کر قوم وملت کا گوشت کھا جاتا ہے۔

☆ اور ایسا برائے نام انسان حیرت ناک بھی ہے کہ مالِ حرام کھا کھا کر اپنے پیٹ میں وہ سانپ اور بچھو جمع کرلیتا ہے۔☆☆☆☆☆☆

بنات الماء (پانی کی بیٹیاں)

یہ ایک قسم کی مچھلی ہے جو بحر روم میں پائی جاتی ہے شکل وصورت میں عورتوں سے بہت ملتی جلتی ہے عورتوں کی طرح اس کے بال ہوتے ہیں اور عورتوں کی طرح ہڈیاں وغیرہ اور پستان بھی ہوتے ہیں باتیں بھی کرتی ہے مگر سمجھ میں نہیں آتیں۔ ہنستی اور قہقہہ بھی لگاتی ہے بعض اوقات شکاریوں کے ہاتھ یہ مچھلی آجائے تو وہ اُس سے "عیاشی" کر کے پھر سمندر میں میں چھوڑ دیتے ہیں۔ (حیاۃ الحیوان ص ۱۳۲، ج ۱)

تبصرہ

اس قسم کی ایک مچھلی "ٹیڈی" بھی ہے۔ جس کی شکل وصورت عورتوں سے بہت ملتی جلتی ہے عورتوں کی طرح اس کا چہرہ ہوتا ہے اور عورتوں کی طرح نزاکت وغیرہ ناز وانداز بھی ہوتے ہیں باتیں بھی کرتی ہیں مگر انگلش نما یا پھر کسی فلمی دھن میں ہنستی بھی ہے۔ لیکن قہقہہ لگانے سے ڈرتی ہے اس لئے کہ قہقہہ اس کی چست پتلون کے لئے پیغامِ اجل ہے یہ مچھلی مغربی شکاریوں کے ہاتھ آچکی ہے۔ ☆☆☆☆☆

سلحفات

یہ ایک بہت بڑے سمندری کچھوے کا نام ہے یہ اتنا بڑا ہوتا ہے کہ بعض اوقات جہاز والوں کو سمندر میں ایک جزیرہ نظر آتا ہے اور وہ جزیرہ سمجھ کر وہاں اتر پڑتے ہیں پھر جب پتہ چلتا ہے کہ یہ تو سلحفات کی پشت ہے تو بھاگتے ہیں۔ چنانچہ تاجروں کے ایک گروہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے وسطِ سمندر میں ایک جزیرہ دیکھا ہم لوگ وہاں اتر پڑے اور کھانے پینے کے لئے کچھ پکانے لگے تھوڑی دیر میں وہ زمین ہلنے لگی تو ملاحوں نے شور مچا دیا کہ بھاگو بھاگو یہ جزیرہ نہیں یہ تو سلحفات کی پشت ہے اسے آگ کا سینک پہونچا ہے اور یہ سمندر میں غوطہ لگانے کو ہے چنانچہ ہم دوڑے اور جہاز پر بیٹھ گئے تھوڑی دیر کے بعد وہ جزیرہ سمندر کے اندر غائب ہو گیا۔ (عجائب المخلوقات ص ۲۰۳، ج ۱)

تبصرہ

بعض بدعقیدہ افراد اپنے وعظوں میں قرآن کی آیات پڑھ کر کچھ ایسے رنگ میں سناتے ہیں کہ عوام کی نظر میں وہ شخص بہت بڑا عالم نظر آنے لگتا ہے اور سادہ لوح مسلماں اُسے معلم القرآن سمجھ کر اس کے حلقہ میں آجاتے ہیں پھر جو اس میں اپنی بدعقیدگی کی گرمی پیدا ہوتی ہے اور وہ اپنے گستاخانہ کلمات و بیبا کانہ حرکات سے بحرِ ضلالت میں غوطہ لگانے لگتا ہے تو اس وقت پتہ چلتا ہے کہ یہ جسے ہم بہت بڑا معلم القرآن سمجھ رہے تھے یہ تو بحرِ ضلالت کا سلحفات ہے۔☆☆☆☆☆☆

دریائی اژدہا

یہ ایک بیحد عظیم اور ہولناک سمندری سانپ ہے جو بہت لمبا اور چوڑا ہوتا ہے جس کا سر بہت بڑا۔ آنکھیں بجلی کی طرح چمکنے والی اور منہ بیحد وسیع اور پیٹ اس سے بھی زیادہ وسیع ہوتا ہے اور دانت کثرت کے ساتھ ہوتے ہیں جو حیوان بھی اُسے نظر آئے اسے لقمہ بنالیتا ہے خشکی اور پانی کے سارے جانور اس سے ڈرتے ہیں سمندر میں جب یہ حرکت کرتا ہے تو پانی میں طوفان کی طرح بڑی بڑی موجیں اٹھنے لگتی ہیں.(عجائب المخلوقات ص۱۹۹،ج۱)

تبصرہ

مغربی الحاد بھی مغربی سمندر کا ایک ہولناک سانپ ہے جو اس قدر لمبا چوڑا ہے کہ مغرب سے مشرق تک اور جنوب سے شمال تک پہونچ گیا ہے۔

☆ جس کا سر نخوت وغرور کے باعث بڑا اور آنکھیں دین ومذہب پر بجلی گرانے والی اور منہ اسلاف کے حق میں کھلا (یعنی دریدہ دہن) اور پیٹ سود و رشوت اور غبن وخیانت کے مال کے لئے اس سے بھی زیادہ وسیع ہوتا ہے۔

☆ اس کے بیبا کی کے دانت کثرت کے ساتھ ہوتے ہیں حلال حرام جو بھی ملے اُسے لقمہ بنالیتا ہے۔

☆ جب یہ بولتا ہے تو دریائے ضلالت میں الحاد کی موجیں اٹھنے لگتی ہیں۔☆☆

دریائی گھوڑا

یہ افریقہ کے دریاؤں اور سمندروں میں بہت ہوتا ہے وادیوں میں اور دریا کے کنارے رہتا ہے رات کو آس پاس کے کھیتوں میں خوراک تلاش کرتا ہے اور دن بھر دریا کے کنارے کی جھاڑیوں میں چھپا رہتا ہے اس میں کوئی بات گھوڑے کی سی نہیں سوائے اس کے کہ یہ پانی میں بڑی تیزی کے ساتھ دوڑتا ہے۔ یہ پانی میں بہت عرصہ تک نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ سانس لینے کے لئے اسے ہوا کی ضرورت رہتی ہے یہ شکل میں کچھ گینڈے کے موافق ہوتا ہے کھال موٹی جس پر بال بالکل نہیں ہوتے اس کا تمام جسم موٹا اور بھاری پاؤں ہاتھی کے پاؤں سے بہت بڑا اور لمبا بیڈول۔ خوفناک۔ آنکھ کان بہت چھوٹے، دم چھوٹی، دانت بڑے تیز اس کا پیٹ زمین سے چھوتا رہتا ہے۔ یہ جانور غول درغول رہتے ہیں۔ کشتیوں پر حملہ کرتے ہیں اور ان کو اُلٹ دیتے ہیں کوئی ہتھیار ان پر کارگر نہیں ہوتا۔ یہ غوطہ مار کر پانی کی تہہ میں چلے جاتے ہیں۔ (ماخوذ)

تبصرہ

بدعقیدہ شخص بھی ایک ''دریائی'' مسلمان سمجھئے جو مسلمانوں کی تقریبات کے کنارے کنارے ہے اور سادہ لوحی کی رات میں اپنا شکار تلاش کرتا ہے اور جاننے والوں کے سامنے ظاہر نہیں ہوتا۔

☆ اس میں کوئی مسلمانوں کا سا وصف نہیں سوائے اس کے کہ کلمہ بڑی تیزی سے پڑھتا ہے۔

☆ یہ اپنے محدود حلقے ہی میں نہیں رہ سکتا کیونکہ چندہ لینے کے لئے اسے سوادِ اعظم کی ضرورت رہتی ہے۔

☆ اس کی شکل و صورت عجیب سی ہوتی ہے۔

☆ بعض دفعہ یہ تبلیغی رنگ میں غول درغول نکلتے ہیں اور سادہ لوح ''کشتیوں'' پر حملہ کر کے انھیں اُلٹ دیتے ہیں۔

☆ یہ غوطہ مار کر تقیہ کی تہہ میں چلتے جاتے ہیں۔ ☆☆☆☆☆☆☆

ہویل

یہ ایک بڑی قسم کی مچھلی ہے۔تمام شکل مچھلی سے ملتی ہے۔لیکن فرق یہ ہے کہ یہ انڈہ نہیں دیتی بلکہ بچہ جنتی ہے اور اس کو اپنی چھاتی سے دودھ پلاتی ہے اس کا جسم ہاتھی سے بھی کئی گنا بڑا ہوتا ہے۔یہاں تک کہ چالیس گز کے قریب لمبا منھ ایسا چوڑا کہ جس میں ایک کشتی سما سکے دم ایسی کہ ٹکر سے جہاز تک ٹوٹ جائے اور وزن ہزاروں من ہوتا ہے اس کے اندر سے بہت سی چربی نکلتی ہے اس لئے اس کا شکار بہت کیا جاتا ہے ملاح لوگ جہازوں میں بیٹھ کر اس کا تعاقب کرتے ہیں جب سانس لینے کے واسطے منہ باہر نکالتی ہے تب ہی برچھیاں لے کر مارتے ہیں یہاں تک کہ بے دم ہو کر اُلٹ جاتی ہے تب اس کو رسوں سے کھینچ کر اور جہازوں پر لاد کر کنارے پر لے آتے ہیں جہاں اس کی چربی کاٹ کر نکالی جاتی ہے اور ہزاروں روپے میں بکتی ہے اس کی ہڈیاں عمارت کے کام آتی ہیں یہ شمالی اور جنوبی برف کے سمندروں میں بکثرت پائی جاتی ہیں اس کا پھیپھڑا انسان کے موافق ہوتا ہے اس لئے پانی کے اندر سانس نہیں لے سکتی اور نہ سمندر کی تہہ میں رہ سکتی ہے اس کی جسامت دیکھ کر خیال پیدا ہوتا ہے کہ اس کو کسی قسم کا خوف نہ ہوگا۔سمندر کے تمام جانور اس سے ڈرتے ہوں گے اور اس کے تابع ہوں گے مگر ایسا نہیں ہے چند قسم کی چھوٹی چھوٹی مچھلیاں بھی اس کو بڑا دق کرتی ہیں اور اپنے لمبے سینگوں سے اس کو گود گود کر مار ڈالتی ہیں۔

ہویل کو اپنے بچے سے بڑا پیار ہوتا ہے اگر شکاری اس پر حملہ کرے تو وہ بچے کو ڈھکیل کر سمندر میں ڈبا دیتی ہے اور آپ شکاری کے سامنے پڑ کر برچھیاں اپنے جسم پر لیتی ہے مرنا قبول کرتی ہے مگر شکاری کو یہ موقعہ نہیں دیتی کہ وہ اس کے بچے کو پکڑ لے۔(ماخوذ)

تبصرہ .

ناعاقبت اندیش اور مغربی تہذیب میں رنگا ہوا مسلمان ہوتا اگر چہ مسلمان ہی ہے مگر فرق یہ ہے کہ یہ نماز نہیں پڑھتا بلکہ ڈانس کرتا ہے اور اغیار کو اپنی چھاتی سے لگاتا ہے۔

☆ اس کا فیشن مغرب سے بھی کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔

☆ اس کا ملحدانہ ویپا کا نہ منہ اتنا کھلا ہوتا ہے کہ حرام مال کی کشتیاں بھی اس میں سما جاتی ہیں۔

☆ گستاخی کی دم ایسی کہ جس کی ٹکر سے ایمانی جہاز بھی ٹوٹ جائے۔

☆ اس کی فرعونیت دیکھ کر یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اسے کسی قسم کا اندیشہ وفکر نہ ہوگا۔ مگر ایسا نہیں۔ بعض دفعہ ایسا گھبرا جاتا ہے کہ اسی گھبراہٹ میں اس کا ہارٹ فیل ہوجاتا ہے۔ ☆☆☆☆☆☆

زامور

زامور ایک چھوٹی سی مچھلی کا نام ہے یہ مچھلی انسان کی آواز بڑی محبت سے سنتی ہے اور اُسے اس آواز سے بیحد انس ہے اسی لیے یہ کشتیوں کے ساتھ ساتھ رہتی ہے تاکہ انسانوں کی آواز سنتی رہے جب یہ کسی بڑی مچھلی کو کشتی پر حملہ کرنے کے لئے آتے ہوئے دیکھ لیتی ہے تو یہ فوراً اس کی طرف لپک کر اس کے کان کے اندر گھس جاتی ہے اور اس کے دماغ میں کاٹنا شروع کر دیتی ہے بڑی مچھلی شدت تکلیف سے کشتی سے رخ موڑ کر ساحل کی طرف دوڑتی ہے۔ تاکہ کسی پتھر پر اپنا سر مارے چنانچہ جب اُسے کوئی کنارہ یا پتھر نظر آتا ہے تو وہ اسیر زور زور سے اپنا سر مارنے لگتی ہے اور اسی طرح سر مار مار کر مر جاتی ہے زامور کے اس وصف کے پیش نظر ملاح اُسے بہت چاہتے ہیں اور اُسے کھلاتے پلاتے رہتے ہیں اور اگر کسی شکاری کے جال میں زامور پھنس جائے تو اُسے چھوڑ دیتے ہیں۔ (حیوٰۃ الحیوان ص ۴، ج ۲)

تبصرہ

یہ ایک مچھلی کی کیفیت ہے مگر بعض جنٹل مینوں کو انسان کی آواز سے زیادہ پسند کتے کی آواز ہے۔

☆ یہ مچھلی انسان کی خاطر بڑی مچھلی کو ہلاک کر دیتی ہے۔ مگر حضرت انسان خود بعض دفعہ ''کتوں'' ''بٹیروں'' ''کبوتروں'' کی خاطر اپنے ہی بھائی انسان کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ ☆☆☆☆☆☆

منارہ

یہ ایک عظیم مچھلی کا نام ہے۔ جو سمندر سے نکل کر منارے کی طرح سیدھی کھڑی ہو جاتی ہے اور پھر کشتیوں پر اپنے آپ کو گرا کر انہیں غرق کر دیتی ہے۔ (حیاۃ الحیوان ص ۲۶۵، ج ۲)

تبصرہ

متکبر و مغرور اور منارے کی طرح اکڑا ہوا آدمی قوم کے لئے ایک مصیبت ہوتا ہے۔ ☆☆☆☆☆

رعاد

رعاد ایک چھوٹی مچھلی کا نام ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں اس قدر ٹھنڈک پیدا فرمائی ہے کہ ماہی گیر کے جال میں اگر یہ پھنس جائے اور جال کی رسی ماہی گیر کے ہاتھ میں ہو۔ تو ماہی گیر اس مچھلی کی ٹھنڈک کے باعث کانپنے لگتا ہے ماہی گیر اس مچھلی کے اس وصف کو جانتے ہیں چنانچہ جب انھیں پتہ چلے کہ اُن کے جال میں رعاد پھنس گئی ہے تو وہ جال کی رسی کی رسی کسی درخت سے یا کسی کیل سے باندھ دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ مر جاتی ہے تو پھر اُسے نکال لیا جاتا ہے کیونکہ مرنے کے بعد اس میں پھر وہ وصف باقی نہیں رہتا۔ ہند کے طبیب اِسے گرمی کی بیماریوں میں استعمال کراتے ہیں۔ (عجائب المخلوقات ص ۲۰۰، ج ۱)

تبصرہ

بدعمل افراد جن میں حرارتِ دین باقی نہ رہی ہو اس قدر سرد ہو جاتے ہیں کہ ان کے پاس بیٹھ جانے والا بھی ان سے متاثر ہو کر ٹھنڈا پڑ جاتا ہے اور مذہبی امور میں اس کی سرگرمی باقی نہیں رہتی۔

☆ جنہیں مغربی تہذیب کی ''ٹھنڈک'' لگ گئی ہے شرعی احکام سن کر وہ کانپنے لگتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

عنبر

عنبر ایک بہت بڑی مچھلی کا نام ہے۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت ہم تین سو آدمی غزوہ کے لئے نکلے ہمارے پاس کھانے پینے کا سامان بہت کم تھا۔ حتیٰ کہ نوبت یہاں تک پہونچ گئی۔ کہ ہم ایک ایک کھجور کو منہ میں لے کر بچوں کی طرح اُسے چوس کر بعد میں پانی پی لیتے اور اس طرح دن بھر گذار دیتے اسی دوران ہم سمندر کے ایک کنارے پہونچے ہم نے دیکھا کہ سمندر میں سے ایک عظیم پہاڑ کی طرح کوئی چیز کنارے پر آ گری ہم نے جو اُسے دیکھا تو وہ عنبر مچھلی تھی حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے سپاہی ہیں اللہ نے یہ ہمارا راشن بھیجا ہے۔ چنانچہ ہم تین سو جوان وہاں مہینہ بھر ٹھہرے رہے اور اُسی ایک مچھلی ہی میں سے کھاتے رہے حتیٰ کہ ہم میں وہی توانائی لوٹ آئی جو پہلے تھی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عنبر مچھلی اتنی بڑی تھی کہ بیل جتنا ٹکڑا اس کے جسم سے ہم کاٹتے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ہم میں سے تیرہ آدمی لئے اور ان سب کو اس کی آنکھ کے گھیرے میں بٹھادیا پھر اس کی ایک پسلی لے کر اُسے کھڑا کیا۔ تو سب سے بڑا ایک اونٹ اس کے نیچے سے گذر گیا۔ مہینہ بھر ہم اسی ایک مچھلی کے گوشت سے کھاتے رہے اور جب وہاں سے واپس آئے تو اس کا بہت سا گوشت ساتھ بھی .... مدینہ منورہ لے آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ قصہ بیان کیا تو حضور علیہ السلام نے سن کر فرمایا:

یہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے رزق بھیجا تھا اور پھر فرمایا اگر اس کا گوشت بھی ساتھ لائے ہو۔ تو کچھ ہمیں بھی کھلاؤ۔ چنانچہ ہم نے اس کا گوشت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بھیجا اور آپ نے تناول فرمایا۔ (حیٰوۃ الحیوان ص۱۲۶، ج۲)

تبصرہ

شاعر نے خوب لکھا ہے کہ ؎

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں ● یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا کی۔ تو اللہ تعالٰی نے ان کے لئے سمندروں میں سے بھی راشن مہیا کیا۔ اور ان کے پاس کچھ بھی نہ تھا پھر بھی انہیں سب کچھ ملا اور ہم نے اپنی غفلتوں کے باعث اپنے لئے صدہا مصائب ومشکلات پیدا کرلیں۔ کھانے پینے کی چیزیں نایاب ہونے لگیں اور ہمارے پاس سب کچھ ہونے کے باوجود پھر بھی ہمیں کچھ نہیں ملتا اور حال یہ ہے کہ۔

جب میں کہتا ہوں کہ یا اللہ میرا حال دیکھ
حکم ہوتا ہے کہ اپنا نامۂ اعمال دیکھ

☆☆☆☆☆

سخت جان مچھلی

بحر روم میں ایک ایسی قسم کی مچھلی پائی جاتی ہے جو ہاتھ بھر بڑی ہوتی ہے اُسے پکڑا جائے تو وہ مرتی نہیں بلکہ ہر وقت تڑپتی رہتی ہے اور جب اس کے ٹکڑے کرکے اس کا کوئی ٹکڑا آگ پر رکھا جائے تو وہ ٹکڑا ایک دم اچھل کر آگ سے باہر آجاتا ہے اور بسا اوقات آدمی کے منہ پر آپڑتا ہے اور اگر اس مچھلی کے ہزار ٹکڑے بھی کرکے پکانے کے لئے کسی ہنڈیا میں ڈالئے اور ہنڈیا پر کوئی وزن اور پتھر یا لوہے کی چیز رکھ دیجئے تو جب تک وہ خوب پک نہ جائے گی۔ اس وقت تک وہ مرے گی نہیں۔ (حیٰوۃ الحیوان ص ۲۴، ج ۲)

تبصرہ

ظالم نفس اتنا سخت جان ہوتا ہے کہ یہ مرنے کا نام ہی نہیں لیتا اور اسے مارنا بڑا اہم کام ہے جب تک اسے خوف خدا کی ہنڈیا میں ڈال کر اس پر تقوے کا وزن نہ رکھا جائے اس وقت تک یہ نہیں مرتا۔

☆☆☆☆☆

قوقی

یہ ایک ایسی بڑی مچھلی کا نام ہے جس کے سر پر ایک بڑا زبردست کانٹا ہوتا ہے یہ اس اپنے کانٹے سے اپنا رزق مہیا کرتی ہے چنانچہ جب اُسے بھوک لگتی ہے تو جس جانور کو اپنا شکار بنانا چاہے اس کے سامنے جا کر بناوٹی طور پر مر جاتی ہے اور بے حس وحرکت ہو جاتی ہے وہ بدنصیب جانور اسے مردہ سمجھ کر نگل جاتا ہے اور یہ پیٹ میں پہنچتے ہی اپنے کانٹے سے اس پر حملہ آور ہو جاتی ہے۔ اور اس کی آنتوں کو چیر پھاڑ ڈالتی ہے حتیٰ کہ وہ اُس کا شکار کرنے والا جانور خود اسکا شکار ہو جاتا ہے اور مر جاتا ہے اور یہ اس کا پیٹ پھاڑ کر باہر نکل آتی ہے اور پھر مزے سے اُسے کھانے لگتی ہے۔ (عجائب المخلوقات ص ۲۱۰، ج ا)

تبصرہ

بدعقیدہ شخص بھی "قوقی" سمجھئے۔ جس کے سر پر مکر وفریب کا کانٹا ہوتا ہے اور جو لوگوں کے سامنے کچھ ایسا مسکین بن کر آتا ہے جیسے اس نے اپنا نفس مار ہی ڈالا ہو۔ کئی بدنصیب اس کو حرص وطمع سے خالی سمجھ کر اس کی عقیدت دل میں ڈال دیتے ہیں۔ اور وہ اپنا سکہ جماتے ہی اپنے مکر وفریب کے کانٹے سے اس پر حملہ کر دیتا ہے اور اس کے عقیدہ حقہ کو چیر پھاڑ کر رکھ دیتا ہے اور پھر مزے سے اس کے چندے وغیرہ کھانے لگتا ہے۔ ☆☆☆

قاطوس

یہ ایک ایسی بڑی مچھلی کا نام ہے جو بڑی بڑی کشتیوں کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیتی ہے اور جس کشتی میں حیض والی عورت سوار ہو اس کشتی کے یہ قریب بھی نہیں آتی۔ ملاح اسے خوب جانتے ہیں اور اگر کہیں اس مچھلی کا سامنا ہو جائے تو اس کے سامنے حیض آلود کپڑے پھینکتے ہیں تو وہ بھاگ جاتی ہے۔ (عجائب المخلوقات ص ۲۰۹، ج ا)

تبصرہ

فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوھن اس ارشاد ربانی پر جس کا عمل نہیں۔ وہ برائے نام انسان ہے اس سے تو قاطوس ہی اچھی رہی۔ ☆☆☆☆☆☆☆

دلفین

یہ ایک ایسی مبارک مچھلی ہے۔ جسے کشتی والے دیکھ کر بیحد خوش ہوتے ہیں یہ مچھلی اگر کسی انسان کو ڈوبتے ہوئے دیکھ لے تو فوراً اس کی مدد کو پہونچ جاتی ہے۔ اور اُسے پکڑ کر ساحل کی طرف کھینچ لاتی ہے۔ بعض اوقات اُس کے نیچے ہو کر اُسے اپنی پیٹھ پر سوار کر لیتی ہے اور بعض اوقات اپنی دم اُسے پکڑا کر اُسے ساحل کی طرف لے آتی ہے۔ (عجائب المخلوقات ص ۲۰۰، ج ۱)

تبصرہ

خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَنْفَعُ النَّاسُ کے مطابق وہی انسان اچھا ہے جو دوسروں کو نفع پہونچائے اور جو برائے نام انسان اپنے بھائیوں کے نقصان سے خوش ہوتا ہے اور کسی ڈوبتے کو دیکھ کر اُسے اور بھی ڈبو دینے کا عادی ہو۔ اُس سے تو یہ مچھلی ہی ہزار درجہ اچھی۔ اے کاش! ایسے لوگ مچھلی ہی سے سبق حاصل کریں۔

چُھپے پروں والی مچھلی

سمندر میں ایک ایسی عظیم مچھلی بھی ہے جو اگر کبھی اتفاق سے چھوٹے پانی میں آجائے اور پانی وہاں سے خشک ہو جائے تو وہ کیچڑ میں تڑپنے لگتی ہے اور متواتر سات گھنٹہ تک تڑپتی رہتی ہے اس اضطراب سے اس کی کھال پھٹ جاتی ہے اور نیچے سے دو عظیم پر نکل آتے ہیں جن سے اُڑ کر وہ پھر سمندر میں چلی جاتی ہے۔ (عجائب المخلوقات ص ۱۹۱، ج ۱)

تبصرہ

مغربی تہذیب کی دلدادہ عورت اگر کبھی اتفاق سے کسی پردے کے ماحول میں آجائے تو تڑپنے لگتی ہے او اس اضطراب میں اس کا حجاب پھٹ جاتا ہے اور نیچے سے آزادی کے پر نکل آتے ہیں۔ جن سے اڑ کر وہ بحرِ عریانی میں چلی جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

متفرقات (بلا تبصرہ)

عجیب الخلقت بچہ

۸۲۵ھ میں فاطمہ بنت قاضی جلال الدین بلقینی کے ایک ایسا بچہ پیدا ہوا جس میں مرد وعورت دونوں کی علامات موجود تھیں۔ ہتھیلیوں میں ایک ایک ہاتھ زائد تھا اور سر میں دو سینگ بیل جیسے تھے۔ (تاریخ الخلفاء)

چمکدار اونٹ

۸۲۳ھ میں شہر غزوہ میں ایک اونٹ حلال کیا گیا تو اسکا گوشت اس طرح چمکتا تھا جیسے چراغ چمکتا ہے اس میں سے تھوڑا سا گوشت کتے کو ڈالا۔ تو اس نے نہ کھایا (تاریخ الخلفاء)

عجیب بکرا

ایران اور پاکستان کے شمال میں وادی کاغان میں ایک ایسا بکرا پایا جاتا ہے کہ اگر وہ پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہو اور اسے نیچے سانپ دکھائی دے تو وہ سر کے بل چھلانگ لگا دے گا اور سانپ کو نگل جائے گا اس کا سر اتنا سخت ہوتا ہے کہ اسے چوٹ نہیں لگتی اگر سانپ بھاگ کر کسی سوراخ میں گھس جائے تو بکرا سوراخ پر ناک رکھ کر اس زور سے سانس کھینچتا ہے کہ ہوا کی طاقت سے سانپ باہر آ جاتا ہے جسے بکرا ہڑپ کر جاتا ہے کھانے کے بعد جڑی بوٹیاں کھانے لگ جاتا ہے جس سے اس کے زہر کا اثر نہیں ہوتا بعد میں کھڑا ہو جاتا ہے اور جگالی کرنے لگتا ہے اس دوران اس کے منہ سے جھاگ گرتے ہیں جس جگہ یہ جھاگ گرتے ہیں وہ جم کر پتھر بن جاتے ہیں اور اس پتھر سے سیپیاں اور منکے بنتے ہیں جو ہر قسم کے زہر کے لئے تریاق کا اثر رکھتے ہیں۔ یہ پتھر خطرناک پھوڑوں اور ناسور وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ (ماخوذ) ☆☆☆☆☆☆

عنقاءِ مغرب

یہ ایک بہت بڑا پرندہ ہے جس سے بڑا شاید ہی کوئی پرندہ ہو ہاتھی پر جھپٹ کر اُسے یوں لے اڑتا ہے جیسے چیل چوہے کو لے اُڑتی ہے یہ پرندہ جب اڑتا ہے تو اس کی پرواز سے رعد کی مثل آواز پیدا ہوتی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ جیسے بادل گرج رہے ہیں یہ ہزار سال تک زندہ رہتا ہے یہ پرندہ پہلے زمانہ میں موجود تھا اور لوگ اس سے بیحد پریشان تھے حتیٰ کہ یہ ایک مرتبہ ایک دلہن پر جھپٹ کر اُسے لے اُڑا لوگوں نے اپنے زمانہ کے نبی سے عرض کی کہ اس سے ہمیں نجات دلایئے تو اللہ کے نبی نے دعا کی اور اللہ نے اسے ایک ایسے جزیرے میں محدود کر دیا۔ جہاں کسی انسان کا گذر نہیں۔ (حیٰوۃ الحیوان ص ۱۳، ج ۲)

زرافہ

زرافہ دنیا میں سب سے لمبا جانور ہے جس کی اونچائی تقریباً آٹھ فٹ ہوتی ہے اور اس کی گردن بھی دُنیا کے سب جانوروں سے زیادہ لمبی ہوتی ہے اس کے باوجود یہ آواز نہیں نکال سکتا۔ تیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتا ہے اور اتنی زوردار ٹھوکر لگاتا ہے کہ اگر شیر کو بھی لگ جائے تو وہ بھی زخمی ہو جاتا ہے۔

کنگارو

آسٹریلیا کا سب سے دلچسپ جانور کنگارو ہے جس کی ماں کے تھنوں کے نیچے ایک تھیلی سی ہوتی ہے اس میں وہ اپنے بچے اٹھائے پھرتی ہے۔ کنگارو کا بچہ انسان کی چھنگلی کے برابر ہوتا ہے اور جب تک چلنے پھرنے کے قابل نہ ہو جائے وہیں پڑا دودھ پیتا رہتا ہے کنگارو کی پچھلی ٹانگیں بہت لمبی ہوتی ہیں جن کی بدولت وہ بہت اونچی چھلانگ لگاتا اور تیز دوڑ سکتا ہے مڑتے وقت سامنے کے پاؤں زمین پر نہیں لگاتا۔ اس کے بال نرم کان لمبے منہ چھوٹا رنگ عموماً بھورا اور وزن ایک من کے قریب ہوتا ہے۔

گھوڑے کی چھلانگ ۲۷ فٹ سے زیادہ نہیں ہوتی لیکن کنگارو ستر فٹ تک بغیر کوشش کے چھلانگ لگا سکتا ہے۔

چیونٹا

آسٹریلیا میں ایک قسم کا چیونٹا کبوتر کے برابر ہوتا ہے جس کے منہ میں دانت نہیں ہوتے بلکہ اس کی ایک لمبی چونچ ہوتی ہے جس سے وہ کیڑے مکوڑوں کو ان کے سوراخوں میں سے پکڑ کر باہر نکال لیتا ہے اور کھا لیتا ہے۔

کوالا ریچھ

آسٹریلیا میں سفید اور بھورے رنگ کا دو فٹ لمبا ایک ریچھ پایا جاتا ہے جسے کوالا ریچھ کہتے ہیں۔ یہ ریچھ بڑی آسانی اور پھرتی کے ساتھ درخت پر چڑھ جاتا ہے اس کی جلد بڑی نرم و نازک ہوتی ہے گوشت قطعی نہیں کھاتا۔ پھل پھول اور سبزیوں پر گزارہ کرتا ہے۔

سفید ریچھ

قطب شمالی کے علاقوں میں سفید رنگ کا ایک برفانی ریچھ پایا جاتا ہے جس کا رنگ برف کی طرح سفید اور جسم پر گھنے بال ہوتے ہیں یہ بال اس کے لئے پوشاک کا کام دیتے ہیں۔

اور قطب شمالی کی شدید سردی سے اُسے بچاتے ہیں اس ریچھ کے پنجوں کے نیچے چمڑے کی موٹی تہہ ہوتی ہے جسکے باعث برف پر چلتے ہوئے اُسے تکلیف نہیں ہوتی (ماخوذ)

ریچھنی

ریچھنی جب بچہ دیتی ہے تو وہ اُس وقت گوشت کی ہنڈیا جیسا ہوتا ہے ہاتھ پاؤں کچھ نظر نہیں آتے تو اس کو چیونٹیوں کے چمٹ جانے کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے وہ چند دنوں تک اُسے ہوا میں اُٹھائے ایک جگہ سے دوسری جگہ لئے پھرتی ہے یہاں تک کہ اس میں سختی آجاتی ہے۔ (کتاب الاذکیاء)

شارک مچھلی

شارک مچھلی جسے سمندری شیر کہتے ہیں زمانہ قدیم میں انسان کی "جنگی خدمات" انجام دیتی تھی اس کی کھال کو تلوار کے دستے پر مڑھ دیا جاتا تھا جس سے سپاہی کی گرفت کبھی ڈھیلی نہیں پڑتی۔ پہلی جنگ عظیم کے اختتام پر حکومت جرمنی نے شارک مچھلی کی اتنی کھال فروخت کی تھی جس سے کہ تیس ہزار تلواروں کے دستے بنائے جا سکتے تھے۔

شارک مچھلی کی کھال ایک طرف سے رندے کا کام دیتی ہے اور دوسری طرف سے عمدہ قسم کے ریگ مال کا مختلف ممالک کے بڑھئی آج بھی شارک مچھلی کی کھال سے رندے اور ریگ کا کام لیتے ہیں۔

رارکال

یہ عظیم مچھلی ہندوستان کے سمندروں میں رہتی ہے یہ دنیا بھر کے تمام جانوروں میں سب سے زیادہ لمبی چوڑی مچھلی ہے پانی پر پڑا ہوا یہ ایک چھوٹا سا جزیرہ معلوم ہوتا ہے ذکر ہے کہ جب سکندر بادشاہ کی فوج ہندوستان سے روانہ ہوئی تو جہاز سے سوار شام کے وقت ایک ایسے مقام پر پہونچے جہاں سمندر میں ایسی مچھلیاں جمع تھی لوگوں نے ٹاپو سمجھ کر لنگر ڈال دیا اور لشکر اس جاندار ٹاپو پر اترا، کھونٹے وغیرہ گاڑنے تک تو مچھلی کو خبر بھی نہ ہوئی مگر جب ان لشکریوں نے جا بجا آگ جلائی تب انھوں نے ایک پلٹا کھایا جس سے ہزاروں سپاہی غرقاب ہو گئے۔

اس کا طول ۵۰ گز چال فی گھنٹہ ۱۳ میل اور باقی تمام کیفیت مثل اصلی ہویل کے ہے اسی کے ہم قوم ایک مچھلی ہوگا ہوتی ہے جو سکھانے سے کشتی کو اس طرح کھینچتی ہے جیسے گھوڑا بگھی کو۔ ساز خوشی سے پہن لیتی ہے بلکہ وقت مقررہ پر خود پانی سے باہر منہ نکال کر خدمت کو حاضر ہوتی ہے۔

وہیل

اس زمین پر آج کل زندہ رہنے والے جانوروں میں وہیل مچھلی سب سے بڑا

جانور ہے اور وہیل مچھلیوں کی ایک قسم جو بلیو وہیل کہلاتی ہے اپنے سائز اور وزن میں سب سے بڑی ہوتی ہے بلیو وہیل کا اب تک جو ریکارڈ ہے اس کے مطابق ایک مچھلی ایک سو آٹھ فٹ لمبی اور ۱۳۰ ٹن سے زیادہ وزنی بھی پائی گئی ہے۔

بلیو وہیل برفانی سمندروں میں رہتی ہے تیرتے ہوئے اس کی رفتار زیادہ سے زیادہ ۲۲۶۸ میل فی گھنٹہ تک ہوتی ہے اور اس وقت رفتار کی وجہ سے اس کی طاقت ۵۲۰ گھوڑوں کی طاقت کے برابر ہوتی ہے بلیو وہیل کا بچہ پیدائش کے وقت ۵ فٹ تک لمبا اور سات ٹن سے زیادہ وزنی ہوتا ہے۔

۱۹۳۲ء مین ۸۹ فٹ لمبی اور ۱۱۹ ٹن وزنی ایک بلیو وہیل پکڑی گئی تھی۔ اس مچھلی کی صرف زبان کا وزن تین ٹن تھا۔ (ماخوذ)

کچلوٹ

یہ بھی ایک بہت بڑی مچھلی ہند کے سمندروں میں ہوتی ہے سب باتوں میں مثل ہویل کے مگر بہادر زیادہ ہوتی ہے۔ بہت سے جہازی اس کے شکار کا پیشہ رکھتے ہیں کیونکہ اس کی ہڈی اور چربی سے بڑے دام ملتے ہیں۔ ایک مچھلی میں سے اس قدر تیل نکلتا ہے کہ جس کی قیمت دس ہزار روپیہ ہوتی ہے عنبر بھی اسی کے پیٹ سے نکلتا ہے اس کے دانت کار آمد ہیں اس کا شکار جیسا قیمتی ہے ایسا ہی خطرناک بھی ہے اور ایسا خطرناک کہ کئی شکاری اس کا لقمہ بن جاتے ہیں۔

سونس

یہ دریائی جانور ہے خشکی میں بھی رہتا ہے اس کو سانس لینے کی بہت کم حاجت ہے اور اس کی جان بڑی مشکل سے نکلتی ہے خواہ یہ کتنا ہی زخمی ہوگیا ہو۔ اس کی شکل اور بناوٹ مچھلی کی سی ہے مگر بڑا فرق یہ ہے کہ اس کا منھ گول۔ تمام جسم پر بال۔ دو ہاتھ کہیئے یا پاؤں۔ جن میں پنجہ اور ناخن لگے ہوئے ہیں اس کے کان نہیں ہوتے صرف دو سوراخ ہوتے ہیں آنکھیں بڑی بڑی بھری ہوئے دانت بھیڑیئے کے سے، آواز کتے کی سی، یہ آندھی

بارش اور طوفان وغیرہ میں نہایت خوش اور اچھے موسم میں خاموش پڑا رہتا ہے پانی میں تیرتے وقت اس کا سر و کندھا مثل انسان کے باہر نکلا رہتا ہے۔

ان کو اپنی جگہ مقبوضہ کا بڑا خیال رہتا ہے جس چٹان پر ایک سونس رہتا ہے۔ اس پر دوسرا آ جائے تو جنگ سے فیصلہ ہوتا ہے اگر کئی خاندان ایک ہی چٹان پر رہنے کو مجبور ہو جائیں۔ تو رہتے ہیں مگر ایک دوسرے کے درمیان حدِ فاصل خالی پڑی رہتی ہے بچہ پیدا ہوتے ہی تیرنے لگتا ہے پانی کے کنارے بل میں بچہ دیتے ہیں اس کو پال سکتے ہیں یہ ریچھ کی طرح ناچتی اور سلام کرتی ہے مگر من بھر مچھلیاں روزمرہ کھلانی پڑتی ہیں۔

اسی کا ہم قوم جانور مناطی ہوتا ہے جو نہایت عجیب شکل کا اور بہت بھولا ہوتا ہے ان کے گروہ اکثر دریاؤں میں چڑھ آتے ہیں آگے نر درمیان میں بچے اور پیچھے مادہ چلتی ہے اگر ایک جانور کو پکڑ لیا جائے تو سب اس کے بچانے کی کوشش کرتے کرتے خود مر جانے میں بہتری سمجھیں گے۔ مگر چھوڑ کر نہ بھاگیں گے مادہ کو اگر پکڑ لیا جائے تو اس کا نر اور بچے خود بخود پیچھے لگ جائیں گے یہ اپنے بچوں کو چوچی سے دودھ پلاتا ہے اس طرح کے بہت سے جانور شمالی سمندروں میں ہوتے ہیں وہاں کے باشندے ان کو بڑی نعمت سمجھتے ہیں کیونکہ گوشت کو کھاتے۔ چمڑے کو اوڑھتے، بچھاتے اور تیل نکالتے اور دانتوں کو تجارت کے طور پر بیچتے ہیں۔

دریائی سور

ایک چار پاؤں والی مچھلی روس کے شمالی برفستانی سمندروں میں ملتی ہے اس کا منھ کچھ آدمی کا سا۔ دو لمبے دانت، نیچے کو جھکے ہوئے اور تمام جسم پر چھوٹے چھوٹے بال ہیں یہ خشکی پر نہیں چل سکتی موسم سرما میں ایک یا دو بچے جنتی ہے۔ جو چھاتی سے دودھ پیتے ہیں رات کو اس کے غول یک جا سوتے ہیں جن کی دو چار بھاگتے ہوئے حفاظت کرتے ہیں یہ کسی کو چھیڑتے نہیں مگر مجبور ہوں تو بڑی بہادری سے مقابلہ کرتے ہیں ان میں باہم اس قدر محبت ہوتی ہے کہ اگر ایک جانور کو زخمی کر دیا جائے تو وہ فوراً غوطہ لگاتا ہے اور تھوڑی دیر کے بعد مع اپنے ساتھیوں کے نکلتا ہے اس وقت جہاز کے گرد ہزاروں ایسے جانور جمع

ہو کر بدلہ لینے کو آمادہ ہوتے ہیں جہاز پر چڑھ کر اسے ڈبو دینے کی کوشش کرتے اور آدمیوں پر حملہ کرتے ہیں کوسوں تک اس طرح دق کرتے اور ناک میں دم کر دیتے ہیں۔

دریائی سانپ

علاوہ اور ہزاروں قسم کے چھوٹے سانپوں کے ایک قسم کا اژدہا سمندروں میں ہوتا ہے یہ پچاس ساٹھ گز لمبا اور بہت موٹا ہوتا ہے شکل بالکل سانپ کی سی ہوتی ہے پانی سے باہر سر اٹھا کر چلتا ہے جہازی لوگ اس کا نام سن کر تھراتے ہیں کیونکہ یہ اکثر جہازوں پر حملہ کرتا ہے۔ اور اس پر چڑھ کر ڈبو دیتا ہے مگر یہ اچھی بات ہے کہ اگر انڈے کا تیل ہو۔ تو اس کی بدبو سے پاس نہیں آتا۔ یہ ہندوستان، افریقہ اور آسٹریلیا کے سمندروں میں کئی جگہ دیکھا گیا ہے اور اس کی نسبت جو پرانی روایتیں لغو سمجھی جاتی تھیں وہ اب پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہیں یہ بچہ دیتا ہے عمر شاید ہزار ہا سال کی ہوتی ہوگی یہ آج تک پکڑا نہیں گیا۔ یہ سانپ زہردار ہوتا ہے اور خشکی پر چل سکتا ہے۔

کٹل مچھ

یہ مچھلی نہایت عجیب شکل رکھتی ہے اس کے آٹھ ہاتھ ہوتے ہیں اور دو بڑی ابھری ہوئی آنکھیں، اس کا سر بڑا بھاری اور بیچ میں ہوتا ہے دوسری طرف کو دم ہوتی ہے۔ جس کے آخیر میں دو تھیلیوں کے اندر سیاہ پانی بھرا رہتا ہے جب دشمن پر حملہ کرتی ہے تو اپنا سیاہ فوارہ چھوڑ کر اس کو اندھا کر دیتی ہے اور آٹھوں ہاتھوں سے دباتی ہے سمندر کی تہہ میں رہتی ہے۔ گولی اس پر اثر نہیں کر سکتی۔ جہازی لوگ یہ سمجھتے تھے کہ یہ کوئی سمندر کا دیو ہے اسلئے اس کے ڈر سے کانپتے تھے اس کا جسم حد سے زیادہ چکنا ہوتا ہے ایک مرتبہ ایک جہاز نے ایک کو قید کیا جس میں ۵۰ من بوجھ تھا اور ۵۰ فٹ طول۔ یہ شمالی سمندروں میں ہوتا ہے۔

(ماہ طیبہ مئی ۱۹۵۸ء)

رنگ بدلنے والی

قدرت نے خشکی کے اکثر جانوروں کو یہ خصوصیت بخشی ہے کہ وہ ضرورت کے وقت اپنا رنگ اس منظر کے مطابق بدل سکتے ہیں۔ کئی کیڑے مکوڑے ایسے ہیں جو گھاس پر پڑے ہوئے نظر نہیں آتے صرف اس لئے کہ ان کا رنگ گھاس سے مشابہ ہوتا ہے اس طرح وہ دشمن کی نظروں سے اوجھل ہو کر بچ جاتے ہیں بالکل ایسی ہی خصوصیت بعض مچھلیوں میں پائی جاتی ہے ایک مشہور ماہر حیوانات پورے ایک گھنٹہ تک تالاب میں تیرتی ہوئی مچھلیوں کا مطالعہ کرتا رہا۔ اس نے دیکھا بعض مچھلیاں سطح پر آتے ہی غائب ہو جاتی ہیں ان کا رنگ بالکل پانی کی طرح شفاف ہو کر انھیں نظروں سے اوجھل کر دیتا ہے فلنڈر مچھلی میں تو یہ خصوصیت خاص طور پر پائی جاتی ہے۔

دھوکہ باز

بعض مچھلیاں بڑی چالاک اور دھوکہ باز ہوتی ہیں دشمنوں سے بچنا خوب جانتی ہیں اور اس کے بغیر اتنے وسیع سمندر میں گذارہ بھی کیسے کر سکتی ہے ذرا سوچئے جہاز نما مچھلیوں سے چھوٹی مچھلیاں کیسے بچ سکتی ہیں ایسے موقع پر جب بھی کس خطرے کا سامنا ہوتا ہے وہ اپنی شکل تبدیل کر لیتی ہیں کہ بالکل پودا معلوم ہوتی ہیں اس قسم کی مچھلیاں اپنے شکار کو پکڑنے کے لئے بھی مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتی ہیں اینگلر مچھلی سمندر کی تہہ میں پڑی اپنے منہ سے دھاگے جیسا مادہ خارج کرتی رہتی ہے یہ مادہ سمندر میں تیرتا رہتا ہے۔ بعض مچھلیاں یہ معلوم کرنا چاہتی ہیں کہ یہ دھاگہ کہاں سے آ رہا ہے اور وہ خود بخود ہی شکار کے پاس جا پہونچتی ہیں اینگلر مچھلی ہر چیز کو ہڑپ کر جاتی ہے حتیٰ کہ اپنے سے دوگنی مچھلی کو بھی۔

خطرناک ترین

وہیل اور شارک مچھلیوں کو خطرناک ترین سمجھا جاتا ہے یہ صحیح ہے کہ وہ بڑی بڑی چیزوں کو ہڑپ کر جاتی ہیں لیکن اس میں ان کا کوئی کمال نہیں ان کا قد بت بھی تو بہت بڑا

ہوتا ہے لیکن جنوبی امریکہ کی ایک مچھلی کے متعلق مشہور ہے کہ وہ بہت ہی خطرناک ہے یہ بہت ہی چھوٹی ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود بڑی بڑی مچھلیوں پر حملہ کرنے سے نہیں چوکتی اسے پارنیا کہتے ہیں۔ ان مچھلیوں کا غول اگر وہیل مچھلی پر بھی جا پڑے تو اس کی ہڈی تک نہیں چھوڑتیں۔

اڑنے والی

یہ نظارہ سمندر کا بہترین نظارہ ہوتا ہے جب کہ اچانک ہی سمندر کی تہہ میں شگاف ہوتا ہے اور بہت سی مچھلیاں پانی کی لہروں سے چند فٹ اونچی اُڑتی ہوئی دور تک جاتی ہیں ان کے ننھے منے پر اُس وقت پھیل جاتے ہیں۔

سیپ مچھلی

ایک قسم کا صدف ہے جو پتھر کی طرح سخت خول رکھتا ہے اور دیکھنے میں ٹھیکرا نظر آتا ہے لیکن حقیقتاً مچھلی ہوتی ہے جس کا مونہہ اور دیگر اعضاء نظر نہیں آتے البتہ بوقت ضرورت اپنی لمبی مونچھوں کو باہر نکالتی ہے جو باہر سے خوراک کھینچ کر لے آتی ہیں۔

دہ شاخہ مچھلی

سمندر میں ایک قسم کی خطرناک مچھلی پائی جاتی ہے جس کی دس شاخیں ہوتی ہیں یہ مچھلی ۹۔۱۰ انچ لمبی ہوتی ہے اور پانی میں ۲۰۰ فٹ نیچے رہتی ہے دوسری مچھلیوں کے برعکس یہ پانی میں اُلٹی بھی تیر سکتی ہے۔

شمع مچھلی

امریکہ کے ریڈ انڈین ایک ایسی مچھلی پکڑتے ہیں جسے وہ مقامی زبان میں شمع مچھلی کا نام دیتے ہیں قدرت نے اس مچھلی کے جسم کو ایسی چربی سے تیار کیا ہے جو چھتے کے موم کی تمام خصوصیات رکھتی ہے ریڈ انڈین شمع مچھلی کو پکڑ کر کسی لمبی سوئی سے اس کے جسم

میں سے بتی گزارتے ہیں۔ اور پھر اُسے جلا کر دیئے کے طور پر استعمال میں لاتے ہیں مچھلی کی چربی آہستہ آہستہ پگھلتی ہے اور ایک ہی رفتار کے ساتھ جلتی ہے۔

ایک مچھلی کی خوراک

سلیمان علیہ السلام نے ایک مرتبہ اللہ سے اجازت چاہی کہ ایک روز وہ سارے جانوروں کی دعوت کریں گے اللہ نے اجازت دے دی چنانچہ سلیمان علیہ السلام کئی روز تک سارے جانوروں کے لئے مختلف قسم کے کھانے مہیا کرتے رہے اور پھر ایک دن عرض کی کہ الٰہی میں انتظام کر چکا ہوں۔ مہمانوں کو بھیج دے۔ اللہ نے سب سے پہلے صرف ایک مچھلی کو بھیجا۔ اس مچھلی نے آتے ہی کئی دنوں کی جمع کردہ سارے جانوروں کی خوراک کا ایک ہی لقمہ کر ڈالا۔ اور کہا۔ حضور! یہ تو ایک ہی لقمہ ہے۔ لائیے سارا کھانا سامنے رکھئے۔ سلیمان علیہ السلام حیران رہ گئے اور فرمایا۔ تم نے سارے جانوروں کے لئے جمع کردہ کھانے کا ایک ہی لقمہ کر ڈالا اور باقی کچھ رہنے ہی نہیں دیا اب میں اور کیا لاؤں؟ اور یہ تو بتاؤ کیا تم ہر روز اتنا ہی کھاتی ہو۔ جتنا آج کھایا ہے۔ مچھلی نے عرض کیا۔ حضور! اتنے ہی اندازے کے اللہ تعالیٰ مجھے ہر روز تین لقمے دیتا ہے آج آپ کی دعوت پر آئی تو بھوکی جا رہی ہوں۔ (حیٰوۃ الحیوان ص ۲۲۵، ج ۱)

پنسیا سانپ

پنسیا سانپ ایک قسم کا آبی کیڑا ہے جسے مارِ صد سر کہتے ہیں اس لئے کہ اگر اس کا سر کاٹ کر اُسے پانی میں پھینک دیا جائے تو اس سے کئی اور سر بلکہ آبی کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کیڑے کی شکل آبی پودے کی طرح ہوتی ہے اور کوئی نمایاں اعضاء نہیں ہوتے اس کا جسم ایک دوہری تہہ کی ٹیوب کی طرح ہوتا ہے منہ کے قریب اس ٹیوب میں آٹھ یا دس خول ہوتے ہیں یہ کیڑا پانی میں سرکنڈوں سے چمٹا رہتا ہے اور پاس سے گزرنے والے کیڑوں کو کھا کر پلتا ہے۔

دھری سیپی جانور

سمندروں میں دھری سیپی ایک جانور پایا جاتا ہے جس کے دونوں پہلوؤں پر سانس لینے کے لئے ایک سوراخ ہوتا ہے جسے وہ اپنی مرضی سے کھول اور بند کرسکتا ہے اس کا جسم بہت بڑا اور وزن دو تین من کے قریب ہوتا ہے گرم سمندروں میں ساحلوں کے ساتھ چمٹا رہتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے جیسے ایک بہت بڑا پتھر ہو۔

دریائی پُھول

دریائی پھول ایک بحری جانور ہے جو عموماً چٹانوں کے ساتھ چمٹا رہتا ہے اور دور سے ایک خوش نما پھول نظر آتا ہے پانی کی سطح پر تیرتا ہے تو اس کا رنگ زیادہ چمکدار نظر آتا ہے اور منہ کے ارد گرد چھوٹے اعضاء بھی نظر آتے ہیں بوقت ضرورت اپنے آپ کو سمیٹ کر چاروں طرف سے بند ہو جاتا ہے اور ایک ٹھیکرا سا دکھائی دیتا ہے اور اسی حالت میں تیر کر دوسری جگہ جاسکتا ہے۔ (ماخوذ)

گوہ

اس کی عمر سات سال اور بسا اوقات اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے یہ پانی نہیں پیتی۔ چالیس دن میں صرف ایک قطرہ پیشاب کرتی ہے اس کے دانت الگ الگ نہیں ہوتے بلکہ سب ایک ہی ٹکڑا ہوتے ہیں اس کی بچھوؤں سے بڑی دوستی ہوتی ہے اسی لئے اس کے بل میں بچھو بھی رہتے ہیں تاکہ کوئی شخص اگر اسے پکڑنے کے لئے بل میں ہاتھ ڈالے تو وہ اُسے کاٹ کھائیں۔ (حیٰوۃ الحیوان ص ۶۲ ج ۲)

چوروں کا ساتھی

یہ گوہ جس کا ذکر آپ نے پڑھا اس کی خاصیت یہ ہے کہ جس چیز کو پکڑ لے اُسے چھوڑتا نہیں بعض چور گوہ کو سدھا لیتے ہیں اور اس سے نقب زنی کا کام لیتے ہیں چور گوہ کی کمر میں مضبوط رسی باندھ دیتے ہیں اور انہیں جس مکان میں چوری کرنا ہو اس کی چھت پر

چڑھ جاتے ہیں جب چور دیکھتے ہیں کہ ان کا ساتھی چھت پر چڑھ گیا ہے۔ تو وہ رسی کے دوسرے سرے کو زور سے جھٹکا دیتے ہیں گوہ نے پھسلنا تو سیکھا ہی نہیں اس لئے وہ مضبوطی کے ساتھ فرش سے چمٹ جاتا ہے اب جتنا زور چاہے لگائیے وہ فرش کو چھوڑے گا نہیں۔ یہ ایک ایسی کمند بن جاتی ہے جس کے ذریعے چور بآسانی مکان پر چڑھ جاتے ہیں۔

دیمک

عام لوگ دیمک سے پناہ مانگتے ہیں کہ یہ ننھے ننھے کیڑے فرنیچر اور کتابوں کو تباہ کر دیتے ہیں مگر آپ یہ جان کر حیران ہوں گے علم الاجسام کے ماہرین دیمک سے ایک ایسے اوزار کا کام لیتے ہیں جس کی نقل آج تک انسان تیار نہیں کر سکا۔

زمانہ قدیم کے دفن شدہ ڈھانچے اور ہڈیاں علم الاجسام کے ماہرین کے لئے انسانی ارتقاء کی مرموز کتابوں کی حیثیت رکھتی ہیں قباحت یہ ہوتی ہے کہ اکثر اوقات ان ہڈیوں پر گوشت سوکھ کر چمٹ گیا ہوتا ہے آج تک انسان ایسا کوئی طریقہ دریافت نہیں کر سکا کہ جسے بروئے کار لا کر ہڈی کو نقصان پہونچائے بغیر سوکھے ہوئے گوشت کو جدا کیا جا سکے اس مقصد کے لئے مختلف ماہرین نے ایک خاص نسل کی دیمک پال رکھی ہے۔ جب کسی ہڈی سے گوشت جدا کرنا ہوتا ہے تو اسے دیمک کے قریب رکھ دیتے ہیں۔ دو چار دنوں میں دیمک گوشت کو چاٹ جاتی ہے اور صاف ہڈی نکل آتی ہے۔

بعض ریڈ انڈین قبائل دیمک کے ذریعے اپنے حقے کی نالیاں بناتے ہیں وہ سب سے پہلے ایک موزوں لکڑی انتخاب کرتے ہیں اور اس کے ایک کنارے پر لکڑی کے عین وسط میں ایک چھوٹا سا سوراخ کرتے ہیں اور اس میں دیمک بھر دیتے ہیں چند دنوں میں دیمک گودے کو چٹ کرتی ہوئی لکڑی کو دوسرے کنارے تک کھوکھلا کر دیتی ہے اسی طرح انہیں کسی محنت کے بغیر حقے کی نالی تیار مل جاتی ہے۔

مزدور بندر

انسان زمانۂ قدیم سے بندر کی عقل و ذہانت کا قائل ہے وادئ مصر کے کئی مقابر میں ایسی تصاویر بنی ہیں جن میں بندروں کو آقاؤں کے لئے درختوں سے پھل توڑتے

دکھایا گیا ہے بندروں سے یہ کام آج تک لیا جا رہا ہے ملایا اور ساترا میں بندروں کو درختوں
سے ناریل توڑنے کی خصوصی تربیت دی جاتی ہے کہ کسان سدھائے ہوئے بندروں کی کمر
میں ایک ڈوڑی باندھ دیتے ہیں اور انھیں درخت پر چڑھا دیتے ہیں بندر ایک ناریل کو
ہاتھ لگاتا ہے اگر مالک سمجھتا ہے کہ وہ توڑنے کے قابل ہے تو رسی کے جھٹکے سے بندر کو
اشارہ کرتا ہے اور وہ اُسے توڑ کر نیچے پھینک دیتا ہے ورنہ دوسرے ناریل پر ہاتھ رکھ کر اپنے
مالک کے اشارہ کا انتظار کرتا ہے ان دنوں بندروں کو ڈوری سے نہیں باندھتے بلکہ انہیں
آوازوں کی مدد سے کچے اور پکے پھل کی تمیز سکھاتے ہیں۔

چیونٹیوں سے جراحت

وسطی ایشیاء میں بہت بڑی بڑی چیونٹیاں ہوتی ہیں جن سے زخموں کو سینے کا کام
لیا جاتا ہے۔ وہ یوں کہ جب کوئی شخص زخمی ہوتا ہے تو مقامی حجام (جو فن جراحت میں دسترس
رکھتے ہیں زخم کے دونوں کنارے آپس میں ملا دیتا ہے اور پھر کسی چمٹی کے ساتھ چیونٹی کو
اس کے پچھلے حصہ سے پکڑ کر زخم پر رکھتا ہے چیونٹی اپنے درانتی جیسے تیز دانت زخموں میں
پیوست کر دیتی ہے جب چیونٹی زخم سے چمٹ جاتی ہے تو حجام اسکا پچھلا دھڑ چمٹی سے نوچ
کر علیحدہ کر دیتا ہے اس طرح سارے زخم کو چیونٹیوں کے جبڑوں سے سی دیا جاتا ہے جب
زخم بھر جاتا ہے تو مردہ چیونٹیوں کے جبڑے خود بخود نکل جاتے ہیں۔ (ماخوذ)

حقنہ

بقراط نے حقنہ (اینما) کا عمل ایک پرندے سے حاصل کیا تھا وہ اس طرح کہ
ایک روز بقراط سیر و تفریح کے لئے صبح کے وقت سمندر کے کنارے پہونچا تو کیا دیکھتا ہے
کہ ایک جانور پر پھیلائے ہوئے مضطرب اور بے چین ہے اور بری طرح چیخ رہا ہے اس
پرندے کے چیخنے چلانے پر بقراط کی توجہ ادھر ہوئی اور وہ اس کی تکلیف کے متعلق کچھ سوچنے
لگا۔ معاً اس پرندے کا جوڑا آ گیا اور چند بار اس پرندے کے گرد گھوما اسکے بعد وہ اڑ گیا۔
اور سمندر کا پانی اپنی چونچ میں بھر لایا اور اس بیمار پرندہ کی مقعد میں داخل کر دیا۔ اس پرندے
نے یہ عمل چند بار ہی کیا ہوگا کہ مریض پرندے کو ایک لمبا چوڑا دست ہوا۔ دست کے

تھوڑے ہی دیر بعد مریض پرندے کو اس تکلیف سے نجات مل گئی اور اپنے جوڑے کے ساتھ اڑ گیا بقراط نے جب یہ منظر دیکھا تو اس نے اس فضلہ کو معلوم کیا تو اُسے پتہ چلا کہ پرندے کے پیٹ سے غیر منہضم بدبودار غلیظ قسم کی غذا خارج ہوئی ہے بقراط نے وہیں سے یہ سوچا کہ آنتوں کو صاف کرنے کے لئے یہ طریقہ بے ضرر اور مفید ہے لہٰذا اس نے حقنہ ایجاد کیا اور ابتدا میں سمندر کا کھاری پانی ہی استعمال کیا جس سے اسے بڑی کامیابی حاصل ہوئی پھر اس نے میٹھے پانی میں نمک ملا کر استعمال کیا اس کے بعد آج تک طب قدیم میں بہت سے امراض کے نسخے حقنہ کے موجود ہیں۔ (اسرار قدرت ص ۴۰)

باز اور مرغ

ایک باز نے ایک مرغ سے کہا کہ تم بڑے بے وفا ہو تمہارے مالک نے تمہیں ایک انڈے کی صورت میں لیا پھر تیرے سینے کا انتظام کیا اور اس کے ہاتھوں میں تو بچہ بن کر نکلا پھر اس نے اپنے ہاتھوں سے تجھے کھلایا۔ یہاں تک کہ تو بڑا ہو گیا اور اب تو ایسا ہو گیا ہے کہ تیرے پاس بھی اگر کوئی آئے۔ تو تو اُدھر اِدھر دوڑتا اڑتا اور چیختا پھرتا ہے کبھی کسی دیوار پر چڑھ جاتے ہو کبھی کسی پر اور مجھے دیکھو میں پہاڑوں سے بڑی عمر میں پکڑا جاتا ہوں اور مجھے کھلایا بھی تھوڑا سا جاتا ہے۔ اور ایک ایک دو دن تک بندش میں بھی رہتا ہوں۔ پھر جب شکار کے لئے چھوڑا جاتا ہوں تو اکیلا ہی اڑتا ہوں اور شکار کو پکڑ کر مالک کے پاس لے آتا ہوں۔

مرغ نے جواب دیا کہ تمہاری یہ دلیل بیکار ہے یاد رکھ اگر سیخ پر چڑھے ہوئے کبھی دو باز بھی تو دیکھ لیتا تو کبھی ان کے پاس لوٹ کر نہ آتا اور میں ہر وقت سیخوں کو مرغوں سے بھری ہوئی دیکھتا رہتا ہوں مگر پھر بھی ان کے ساتھ رات دن بسر کر لیتا ہوں۔ تو میں تم سے زیادہ وفادار ہوں۔

بکرا اور مشک

ابو عمیر الصوری کہتے ہیں۔ ایک بکرا ایک مشک کے پاس سے گزرا تو اس کو دیکھ کر

بھاگا۔تو مشک نے اس سے کہا۔تو مجھ سے بھاگتا ہے۔ میں کبھی تیرے ہی مانند تھی۔ اور میرے ہی مانند تو بھی ہو جائے گا۔

چوہا اور بلی

ایک چوہا چھت سے گرا۔تو بلّی اُس کے اٹھنے پر سہارا دینے کے بہانے یہ کہتے ہوئے آئی بِسْمِ اللّٰہِ عَلَیْکَ بسم اللہ میں ابھی پہونچی تو چوہے نے کہا یَدَاکَ عَنِّیْ فَانَافِیْ عَافِیَۃٍ کہ آپ اپنا دست شفقت دور ہی رکھیں میں بالکل ٹھیک ہوں ''بخشو بلی چوہا لنڈورا ہی بھلا۔''

کتا اور بھیڑیا

کسی نے بھیڑیئے سے پوچھا کہ کیا بات ہے کہ تو کتے سے زیادہ تیز دوڑتا ہے؟ اس نے جواب دیا۔اسلئے کہ میں اپنی ذات کے لئے دوڑتا ہوں اور کتا اپنے مالک کیلئے۔

چڑیاں۔بلی اور کتا

چڑیاں صرف اسی گھر میں رہتی ہیں جو آباد ہو اگر لوگ اس گھر میں رہنا ترک کر دیں تو وہ بھی نہیں ٹھہرتیں۔اور کتا گھر والوں کے ساتھ جاتا ہے اور گھر کی طرف التفات نہیں کرتا۔

چڑیوں کا شور

چڑیا پر جب کوئی آفت آتی ہے تو اس کے شور مچانے پر تمام چڑیا جمع ہو جاتی ہیں یہاں تک اگر اس کا بچہ گھونسلے سے گر جائے گا تو وہ فریاد کرتی اور شور مچاتی ہے تو کوئی چڑیا باقی نہیں رہتی جو سن کر نہ آ جائے اور سب اس بچے کے گرد اڑتی ہیں اور اس کو اپنے افعال سے حرکت دیتی ہیں اور اس میں قوت وحرکت پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔حتیٰ کہ وہ ان کے ساتھ اڑنے لگتا ہے۔

ہُد ہُد نے دعوت کی

مروی ہے کہ ہُد ہُد نے ایک روز حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ

کی دعوت کرنا چاہتا ہوں سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ میری تنہا کی! اس نے کہا نہیں بلکہ پورے لشکر کی فلاں جزیرہ میں فلاں دن۔ تو حضرت سلیمان علیہ السلام لشکر سمیت وہاں پہونچ گئے تو ہُد ہُد نے فضا میں اڑ کر ٹڈی کا شکار کیا اور اس کو توڑ مروڑ کر دریا میں ڈال دیا اور کہا کہ اے نبی اللہ! اگر گوشت تھوڑا ہے تو شوربا تو مل ہی جائے گا حضرت سلیمان علیہ السلام ایک سال تک جب اس کو یاد کرتے ہنستے رہے۔

شیر اور بکری

شیر اکثر اوقات بکری کو اپنے داہنے پنجہ سے تھام کر بائیں پنجہ سے اس کا سینہ پھاڑتا ہے اور اس کو اس کے پچھلے حصہ پر جھکا لیتا ہے تو اس کے خون کی دھارا اس کے مونہہ میں جانے لگتی ہے گویا وہ کسی فوارہ کے پاس کھڑا ہے یہاں تک کہ جب پی لیتا ہے اور اس کو خون سے خالی کر لیتا ہے تو پھر اس کا پیٹ پھاڑتا ہے۔

بلی اور چوہا

بلی چوہے کو چھت میں دیکھتی ہے تو اپنے ہاتھ کو اس طرح حرکت دیتی ہے گویا اس کو نیچے اترنے کا اشارہ کر رہی ہے بار بار ایسا ہی کرتی ہے تو وہ واپس آجاتا ہے اور وہ ایسا اپنی نگاہ کا اثر ڈالنے کے لئے کرتی ہے اور اس وقت تک کرتی رہتی ہے کہ وہ گر پڑے۔

چوہا اور بچھو

جب چوہے اور بچھو کو ایک شیشے کے برتن مین بند کر دیا جاتا ہے تو چوہا بچھو کے ڈنک کی سمت کو پہلے کاٹ دیتا ہے اور اس کے اثر سے بے خوف ہو کر جس طرح چاہتا ہے اُسے مار ڈالتا ہے۔ (کتاب الاذکیا)

چڑیاں اور سانپ

چڑیوں کو سانپ سے بڑی عداوت ہوتی ہے سانپ کو کہیں دیکھ لیں تو ساری مل کر اس کے گرد جمع ہو جاتی ہیں اور چیخ چیخ کر اُسے اپنی چونچیں مارنے لگتی ہیں سانپ زخمی ہو جاتا ہے اور پھر اس کے زخموں پر چیونٹیاں آجاتی ہیں جن کی وجہ سے سانپ مر جاتا ہے۔ (عجائب المخلوقات ص ۲۵۶، ج ۲)

چڑیا نے سانپ کو مار ڈالا

ابن الاعرابی نے ہشام سے نقل کیا کہ ایک سانپ نے ایک سفید رنگ اور خوش آواز چڑیا کا انڈا کھالیا۔ چڑیا نے سانپ کے سر پر پھڑ پھڑانا شروع کر دیا اور اس کے قریب ہوتی جاتی تھی حتیٰ کہ سانپ نے جب چڑیا پر حملہ کرنے کو اپنا منہ کھولا اور اُسے پکڑنا چاہا تو چڑیا نے ایک دم اس کے منہ میں چھوٹی سی ایک ہڈی ڈال دی جو سانپ کے حلق میں اٹک گئی اور وہ اس سے مر گیا۔ (کتاب الاذکیاء)

رونے والا پرندہ

سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمہ کو ایک بادشاہ نے ایک ایسا پرندہ بھیجا تھا جس کی یہ خاصیت تھی کہ جس کے کھانے میں زہر ملا ہوا ہوتا وہ کھانا اگر دسترخوان پر آتا تو اُس پرندے کی آنکھوں سے آنسو بہنے شروع ہو جاتے تھے اور آنسوؤں کا پانی نیچے گرتے ہی پتھر بن جاتا تھا۔ (حیوٰۃ الحیوان ص ۲۰۸، ج ۲)

مقروبی

یہ ایک نہایت ہی چھوٹا کیڑا ہوتا ہے اس قدر چھوٹا کہ ایک چیونٹیوں کے قد میں ایک لاکھ سے زیادہ سما جاتے ہیں باوجود اس کے اپنے تمام اعضا رکھتا ہے اور اس کی رگوں میں دوران خون عام حیوانات کی طرح ہوتا ہے۔ (اسرار قدرت ص ۴۳)

دُودھ دینے والا بکرا

صادق آباد ۵ رجون (نامہ نگار) بظاہر یہ بات ناقابل یقین ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ چک نمبر ۱۵۱ میں ایک ٹیلر ماسٹر کا 2½ ڈھائی سالہ بکرا دودھ دیتا ہے یہ بکرا روزانہ اڑھائی سیر دودھ دیتا ہے اس بکرے کا دودھ لوگ لینے کے لئے ہر وقت ٹیلر ماسٹر محمد انور کے مکان پر چھائے رہتے ہیں۔ (جنگ ۶ رجون ۶۳ء)

سینگوں والی مچھلی

ماسکو۔ ایک روسی باشندے میکائل سکوتوف نے حال ہی میں ایک عجیب الخلقت

مچھلی پکڑی ہے اس کے متعلق ماہرین کا بیان ہے کہ انھوں نے اس سے قبل کبھی ایسی مچھلی نہیں دیکھی تھی یہ مچھلی تقریباً نو انچ لمبی ہے اس کے سر پر دو سینگ ہیں اور تمام جسم پر مخروطی کانٹے ہیں اس کی سب سے نرالی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا جسم عام مچھلیوں کی طرح نہیں۔ بلکہ ہشت کونہ ہے ماہرین نے اس کے منہ اور دانتوں کی شکل کا اندازہ لگایا ہے کہ یہ دوسری مچھلیوں کا شکار کرنے والی مچھلیوں میں سے ہے۔ (کوہستان)

ایک رات میں ۵۶ سانپ مارنے کا ریکارڈ

رحیم یار خاں ۱۶ رجون حبیب کالونی رحیم یار خاں میں محمد شریف حقہ فروش نے ایک رات میں ۵۶ سانپ مارے واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ اس مکان سے آدھی رات کو ایک چھوٹا سا سانپ نکلا جسے محمد شریف نے ہلاک کر دیا تھوڑی دیر میں اسی قسم کا ایک اور سانپ نکلا اس نے اسے بھی ہلاک کر دیا پانچ منٹ بعد ایک اور ایسا ہی سانپ نکلا اس پر محمد شریف چوکنا ہو گیا اور وہ دروازے کے سامنے چارپائی پر ڈنڈا لے کر بیٹھ گیا اور سانپ نکلنے شروع ہو گئے اور وہ مارتا رہا۔ اس طرح صبح پانچ بجے تک اس نے ۵۶ سانپ مارے ان سانپوں کی لمبائی ۱۹ انچ سے چھ فٹ تک تھی۔ (جنگ)

شیر اور مگرمچھ کی جنگ

لکھنؤ ۷ رجون ۔ دریائے گنگا کے کنارے ایک جنگلی شیر اور ایک مگرمچھ میں زبردست لڑائی ہوئی دونوں کے درمیان چار گھنٹے تک متواتر جنگ جاری رہی بالآخر مگرمچھ شیر کو زیر کرنے میں کامیاب ہو گیا شیر نے کئی بار مگرمچھ کو دریا سے باہر نکالنے کی کوشش کی۔ لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ اور جب شیر تھک ہار کر دریا کے کنارے بیٹھ گیا تو مگرمچھ نے دریا سے سر نکال کر اسے ہڑپ کر لیا۔ (جنگ)

کوّے کی ذہانت

سیالکوٹ (ڈاک سے) ایک کوّے نے اپنے بچے کو آزاد کرانے کے لئے مقامی قومی ہائی اسکول کے ایک طالب علم اعجاز احمد قریشی کو دس روپے رشوت دی اعجاز احمد کوے کا

ایک بچہ پکڑ لایا تھا جس پر اس کے گھر بے شمار کوے چلانے لگے لیکن اس نے کوے کے بچے کو نہ چھوڑا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک کوا دس روپے کا ایک نوٹ اپنی چونچ میں دبائے ہوئے آیا اور اعجاز احمد کے قریب نوٹ گرا کر مکان کی منڈیر پر بیٹھ کر کائیں کرنے لگا کوے کی ذہانت اور بچے سے اس قدر محبت دیکھ کر اعجاز نے بچہ کو چھوڑ دیا۔ جو اڑ کر دوسرے کوؤں میں جا ملا۔ اعجاز یہ دس روپے اپنے پاس نہیں رکھنا چاہتا اس کا کہنا ہے کہ جن صاحب کا یہ نوٹ ہو وہ نمبر اور گمشدگی کی تاریخ بتا کر وصول کر سکتے ہیں۔ (کوہستان)

مرغ

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ بیٹا! کسی رات مرغ سے کم نہ رہنا۔

دیکھو مرغ آدھی رات سے ذکرِ الٰہی شروع کر دیتا ہے۔

مرغ میں ایثار و کرم ہے یہ اپنی مادہ کو اپنے سے پہلے کھلاتا ہے۔ دل بیدار رکھتا ہے سونے میں اس کی آنکھیں بند اور دل جاگتا رہتا ہے۔ (اسرار قدرت)

پہچان

بکریاں اپنے ریوڑ میں بچے جنتی ہیں اور چرواہا صبح ان بکریوں کو چرانے کے لئے جاتا ہے اور شام کو واپس لاتا ہے اور جب انھیں بچوں کے پاس لاتا ہے تو ہر بچہ اپنی ہی ماں کے پاس جاتا ہے کوئی بچہ اپنی ماں کے سوا دوسری بکری کے پاس نہیں جاتا۔ (عجائب المخلوقات ص ۱۹۲ ج ۲)

یاد رکھئے

چیونٹیاں انڈے لے کر کسی اونچی جگہ گھر بنانے جا رہی ہوں تو سمجھ لو کہ دو تین گھنٹے کے اندر بارش ہونے والی ہے۔

☆ بادل کے دن چیلوں کا آسمان پر منڈلانا بھی بارش ہونے کی علامت ہے۔

☆ سانپ کی کینچلی لے کر اس کا فلیتہ بنا کر اُسے مٹی کے دیئے میں سرسوں کا تیل ڈال کر جلانے سے اس کی روشنی میں سانپ ہی سانپ نظر آئیں گے۔ (ماخوذ)

مثنوی شریف کی سبق آموز
جانوروں کی حکایات

شیر اور خرگوش

ایک جنگل میں ایک شیر آ گیا اور جنگل کے تمام جانوروں کو حکم دیا کہ ہر روز تم خود ہی کوئی جانور میرے لئے منتخب کر کے میری قیام گاہ پر بھیج دیا کرو۔ جانوروں نے کہا بہت اچھا اور پھر ہر روز قرعہ ڈالتے اور جس کا نام نکلتا اُسے شیر کی خوراک کے لئے بھیج دیتے۔

ایک روز قرعہ میں خرگوش کا نام نکل آیا خرگوش نے جانے میں پہلو تہی کی تو سب نے کہا۔ ایسا نہ کرو۔ ورنہ شیر ہم سب کو ایک بار ہی ختم کر دے گا خرگوش نے کہا اللہ کا نام لو خدا نے چاہا تو میں شیر ہی کو ختم کر کے آؤں گا لو میں چلتا ہوں۔ تم دعا کرنا۔ یہ کہہ کر خرگوش چل دیا اُدھر شیر اپنی خوراک پہونچنے میں تاخیر ہوتے دیکھ کر بڑے غصہ میں تھا تھوڑی دیر کے بعد خرگوش گھبرایا ہوا پہونچا تو شیر نے پوچھا تم دیر سے کیوں آئے خرگوش بڑی عاجزی سے بولا حضور! آج آپ کی خوراک کے لئے ہم دو بھائی آ رہے تھے کہ راستے میں ایک اور شیر مل گیا اور اس نے ہم پر حملہ کر دیا میرا ساتھی تو اس کے قبضہ میں آ گیا اور میں کسی ترکیب سے بھاگ آیا ہوں۔ شیر نے یہ بات سنی تو غصہ میں اٹھا اور کہنے لگا چلو مجھے دکھاؤ وہ شیر کہاں ہے خرگوش نے کہا چلئے حضور میں وہ شیر بھی اور اپنا ساتھی بھی جو اس کے پاس ہے دکھاتا ہوں چنانچہ شیر کو وہ ایک کنوئیں کے کنارے پر لے آیا۔ اور کنوئیں کے کنارے پر اُسے کھڑا کر کے خود اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور کنوئیں کے اندر اشارہ کر کے کہنے لگا۔ حضور وہ شیر کھڑا ہے اور اس کے ساتھ میرا ساتھی بھی شیر نے جو کنوئیں میں جھانکا تو اُسے پانی میں اپنا اور اپنے ساتھ خرگوش کا عکس نظر آیا اس نے سمجھا یہی وہ میرا دشمن شیر ہے اور اس کے ساتھ وہ دوسرا خرگوش بھی کھڑا ہے غصہ میں آ کر اس پر حملہ کرنے کے لئے جو کودا تو دھڑام سے کنوئیں میں جا پڑا۔ خرگوش نے کہا میرا سلام قبول کرائے جنگل کے بادشاہ کہ میں واپس

جار ہا ہوں خرگوش کی اس ترکیب سے شیر ہلاک ہو گیا اور وہ بجائے اس کے کہ شیر کا لقمہ بنتا۔ شیر کو کنوئیں کا لقمہ بنا کر واپس آ گیا۔

تبصرہ

شیر نے اپنے عکس کو اپنا غیر سمجھ کر اس پر حملہ کر دیا حالانکہ یہ اس کا حملہ خود اپنی جان پر حملہ تھا اسی طرح جو شخص اپنے کسی بھائی سے دھوکہ وفریب کرتا ہے تو وہ کسی دوسرے پر ظلم نہیں کرتا بلکہ خود اپنی ہی جان پر ظلم کرتا ہے۔ ☆☆☆☆☆☆

ہُد ہُد اور کوّا

ایک بار حضرت سلیمان علیہ السلام نے سارے پرندوں کو حکم دیا کہ وہ دربار میں حاضر ہوں اور سب اپنا اپنا کمال جو وہ رکھتے ہیں بیان کریں۔ چنانچہ سارے پرندے جمع ہو گئے اور سب نے اپنا اپنا کمال بیان کرنا شروع کیا ہد ہد کی باری آئی تو وہ کہنے لگا۔ حضور مجھ میں یہ کمال ہے کہ میں آسمان کی بلندیوں پر بہت اونچا بھی اڑتا ہوں تو اتنی دور سے بھی زمین کے اندر کی تمام چیزیں دیکھ لیتا ہوں اور بتا سکتا ہوں کہ زمین کے کسی حصہ میں پانی ہے اور کسی حصہ میں نہیں ہُد ہُد کا یہ بیان سن کر کوّا بولا کہ اے اللہ کے پیغمبر، ہُد ہُد جھوٹ بولتا ہے اگر اس کی نظر اتنی ہی تیز ہے تو جب یہ جال میں پڑے ہوئے دانہ کو دیکھ کر اس پر لپکتے ہوئے جال میں پھنس جاتا ہے اس وقت اِسے جال کیوں نظر نہیں آتا اگر یہ سچا ہوتا تو جال میں کبھی نہیں پھنستا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہد ہد سے پوچھا کہ کوے کے اس اعتراض کا تمہارے پاس کیا جواب ہے تو ہُد ہد نے عرض کیا یا نبی اللہ! نظر تو میری واقعی اتنی ہی تیز ہے جتنی میں نے بتائی ہے مگر جال میں پھنستے وقت میری نظر پر قضا وتقدیر کا پردہ پڑ جاتا ہے۔

تبصرہ

تقدیر کے آگے تدبیر نہیں چلتی اور کوئی چاہے کتنا ہی بڑا دلیر بہادر قوی اور حکیم دوانا کیوں نہ ہو موت آ جائے تو سب کچھ دھرا دھرایا رہ جاتا ہے۔

☆ صاحب کمال افراد کے کمالات کا اقرار نہ کرنا اور ان کے کمالات کو سن کر اعتراض کر دینا کریں ہے اور کوّا اپن کھانے والوں میں بھی یہ بات پیدا ہو جاتی ہے۔☆

شیر اور لومڑی

ایک شیر بوڑھا ہوگیا اور دوڑنے بھاگنے اور شکار کرنے سے رہ گیا اس نے یہ حیلہ کیا کہ بیمار بن کر ایک غار میں بیٹھ گیا۔ اس کی بیماری کی خبر پا کر جانور اس کی بیمار پرسی کیلئے غار میں آنے لگے اور جو جانور بھی غار کے اندر حال پوچھنے جاتا شیر اس پر حملہ کر کے اُسے کھا جاتا ایک دن لومڑی بھی حال پوچھنے آئی۔ لیکن غار کے دروازے پر ہی کھڑی ہو کر پوچھنے لگی۔ حضور کا مزاج کیسا ہے؟ شیر نے اندر سے کہا۔ بیٹی! جیتی رہو۔ اچھا ہوں۔ مگر باہر کیوں کھڑی ہو اندر آ جاؤ لومڑی بولی میں اندر اس لیے نہیں آئی کہ جانوروں کے قدموں کے جتنے نشان میں دیکھ رہی ہوں سب اندر جانے ہی کے ہیں باہر نکلنے کا نشان ایک بھی نہیں۔

تبصرہ

دور اندیشی سے کام لینے والا ہلاکت سے بچ جاتا ہے۔ ☆☆☆☆☆☆

ریچھ اور آدمی

ایک بہت بڑے اژدہا نے ایک ریچھ کو پکڑ لیا۔ ریچھ نے شور مچانا شروع کیا تو ایک آدمی نے اس پر ترس کھا کے کسی طرح اُسے اژدہا کے منہ سے چھڑا لیا، ریچھ اس احسان کے بدلے اُس آدمی کا مطیع ہوگیا اور کتے کی طرح اُس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ وہ آدمی جب کبھی سو جاتا تھا تو ریچھ اس کی مکھیاں جھلا کرتا تھا ایک روز کسی دانا شخص نے یہ منظر دیکھ کر اُس سے کہا کہ ریچھ کی دوستی اچھی نہیں اس سے ہر وقت کسی نقصان ہی کا اندیشہ ہے تم اس پر بھروسہ نہ کرو اُس نے جواب دیا آپ اپنی نصیحت اپنے پاس رکھیں مجھے ریچھ پر اعتماد ہے ایک دن ایسا ہوا کہ وہ آدمی سو رہا تھا اور ریچھ اس کی مکھیاں جھل رہا تھا کہ ایک مکھی اس کے منہ پر بار بار پھر آ بیٹھتی ریچھ اسے اڑاتا تو وہ پھر آ بیٹھتی ریچھ بڑا دق ہوا اور غصہ میں آ کر ایک بڑا پتھر لایا اور وہ پتھر پورے زور سے اس مکھی کو مارا۔ مکھی تو اڑ گئی اور وہ آدمی وہیں ڈھیر ہوگیا۔

تبصرہ

نادان کی دوستی دشمن کی دشمنی سے بھی زیادہ خطرناک اور مہلک ہوتی ہے۔

☆ جس طرح ریچھ نے اپنے خیال میں دوستی کا حق ادا کیا اور اس دوست نے ہی سے اس شخص کی جان لے لی اسی طرح قرآن کے آج نئے مفسر بھی اپنی جدت آمیز تفسیر سے بزعم خویش قرآن کا حق تفسیر ادا کرتے ہیں اور اسی اپنی نئی تفسیر سے لوگوں کا ایمان لے لیتے ہیں۔

اونٹ اور چوہا

ایک اونٹ اپنی مہار توڑ کر تنہا ہی ایک جانب کو چلنے لگا راستے میں ایک چوہے نے دیکھا کہ اونٹ بغیر ساربان کے جا رہا ہے اور اس کی مہار کسی کے ہاتھ میں نہیں تو بل سے نکل کر اس نے اونٹ کی نکیل پکڑ لی اور اونٹ کا قائد بن کر اس کے آگے چلنے لگا اور بڑا خوش ہونے لگا کہ آج میں اونٹ کا امام بن گیا ہوں اونٹ نے یہ بات دیکھی تو دل ہی دل میں کہنے لگا کہ اس میرے خود ساختہ رہبر کو ابھی پتہ چل جائے گا کہ اس کی بساط کیا ہے اور یہ کتنے پانی میں ہے؟ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد ایک ندی آ گئی تو اُسے دیکھ کر یہ "رہبر" صاحب وہیں کنارے پر رک گئے اونٹ نے پوچھا کیوں جناب! آپ رک کیوں گئے چلئے آگے چوہا بولا۔ پانی دیکھ کر دل ڈر گیا ہے اونٹ بولا۔ ٹھہرو میں دیکھتا ہوں کہ پانی کتنا ہے۔ چنانچہ اونٹ ندی میں گیا اور چوہے سے کہنے لگا۔ رہبر صاحب! ڈریئے نہیں پانی صرف زانو تک ہے بغیر کسی ڈر کے اندر آ جائیے۔ چوہا بولا! واہ صاحب واہ! زانو تک ہے مگر کس کے زانو تک؟ آپ کے زانو تک ہے نا اور جو پانی آپ کے زانو تک ہے وہ میرے تو سر سے بھی کہیں اوپر تک ہوگا اور مجھ جیسے ہزاروں کو ڈبو دے گا۔ چوہے کا یہ جواب سن کر اونٹ نے طنز سے کہا بس اسی بل بوتے پر میری نکیل پکڑی تھی اور میرے رہبر بن گئے تھے؟ پہلے اپنی طرف دیکھ تو لیتے کہ تم کتنے پانی میں ہو! لو اب میری سنو یہ ندی جسے دیکھ کر تم ڈر گئے ہو ایک تم کیا تم جیسے سیکڑوں چوہے میرا دامن پکڑ لیں تو میں انہیں اپنے اوپر بٹھا کر اس ندی سے پار لگا سکتا ہوں۔

تبصرہ

جو خود گمراہ ہو وہ اگر دوسروں کا رہبر بن جائے تو ہدایت پانا مشکل ہے۔

☆ آج کل یورپ کے بل سے نکل کر سائنس کا چوہا قرآن کے آگے لگ گیا ہے اور سمجھتا یہ ہے کہ میں قرآن کا بھی امام ہوں مگر جس وقت سامنے پل صراط کو دیکھا تو یہ

چوہا وہیں رک گیا؟ قرآن نے فرمایا کہ کیا اِسی بل بوتے پر میرے آگے لگے تھے؟ لو پیچھے ہٹو اور میرا دامن پکڑو کہ یہاں سے پار لگانا میرا کام ہے۔☆☆☆☆☆☆

گدھا اور گھوڑے

ایک کمہار کا ایک گدھا بیحد کمزور تھا بھوک سے اس کی ہڈیاں نکل آئی تھیں اور جسم پر جا بجا زخم تھے شاہی اصطبل کے مہتمم نے ایک مرتبہ اس گدھے کو دیکھا تو کمہار سے اُس نے کہا کہ تم اپنا گدھا کچھ دنوں کے لئے شاہی اصطبل میں بھیج دو وہاں اس کو خوراک بھی اچھی ملے گی اور اس کا علاج بھی ہو جائے گا، چنانچہ کمہار نے اپنا گدھا شاہی اصطبل میں بھیج دیا۔ گدھا جس وقت اصطبل میں پہونچا تو وہاں کے ٹھاٹھ دیکھ حیران رہ گیا۔ گھوڑوں کی خدمت کے لئے سائس کھڑے تھے جو انہیں وقت پر دانہ گھاس دیتے اور صبح وشام ان کو ملتے بھی تھے اور روزانہ بھنگی بھی آتے جو اُن کی لید وغیرہ اُٹھا کر لے جاتے اور جگہ صاف ستھری کر جاتے تھے۔ گدھے نے گھوڑوں کی یہ خاطر و مدارات دیکھی تو کہنے لگا۔ الٰہی! ایک یہ گھوڑے بھی ہیں جن کی اس قدر عزت ہے اور جو مصالحہ دار غذائیں کھاتے ہیں اور ایک میں بھی ہوں جو بھوک سے مر رہا ہوں تو نے پیٹ تو دونوں ہی کو دیا ہے پھر یہ گدھے اور گھوڑے میں فرق کیوں رکھا ہے۔

اتفاقاً جنگ چھڑ گئی اور شاہی اصطبل کے سارے گھوڑے میدان جنگ میں بھیج دیئے گئے دوسرے روز وہ گھوڑے میدانِ جنگ سے واپس آئے تو سب زخموں سے چور تھے اور لہولہان ہو رہے تھے چہرے اُترے ہوئے اور رونق غائب تھی سب کے بدن نیزوں سے چھلنی ہو رہے تھے طبیب آپہونچے۔ جنہوں نے گھوڑوں کو لٹالٹا کر ان کے بدنوں سے تیر نکالے گدھے نے گھوڑوں کی تکلیف کا یہ منظر دیکھا تو وہیں پکار اُٹھا۔ الٰہی! میری غلطی معاف کر میں نے کل جو کچھ کہا میری بھول تھی۔ الٰہی مجھے اس اصطبل سے جلدی نکال میں اپنے کمہار کے پاس ہی اچھا ہوں مجھے کوڑیوں پر چرنا منظور اور بھوک سے مرنا منظور ہے مگر یہاں کے گھاس دوانہ کو میرا دور ہی سے سلام۔

تبصرہ

خدا تعالیٰ جس حال میں رکھے اسی میں خوش رہنا چاہیے اور اللہ نے ہر چیز کو اپنے

کام لئے پیدا کیا ہے کسی دوسرے کی ریس کر کے اپنے دائرہ عمل سے نکلنا اچھا نہیں ہوتا.☆

لوہار اور کتا

ایک گاؤں میں ایک لوہار تھا جس کا کاروبار بڑا عروج پر تھا دن بھر اس کی دکان پر ہتھوڑا بجتا رہتا تھا لوہار کا ایک کتا بھی تھا جو دکان میں دن بھر سویا رہتا تھا اور جس کی آنکھ ہتھوڑے کی متواتر ضرب سے بھی نہ کھلتی تھی لوہار جس وقت کھانے کے لئے بیٹھتا تھا۔ تو اس کے کھانے کی آواز سے کتا جھٹ بیدار ہو جاتا تھا ایک دن لوہار نے کتے سے کہا کہ میرے ہتھوڑے کی اتنی شدید آواز سے تو تم نہیں جاگتے۔ مگر میرے لقمہ کی خفیف آواز سے بھی تم جاگ پڑتے ہو یہ کیا بات ہے کتے نے جواب دیا۔ ہتھوڑے کی آواز میں کوئی غرض نہیں ہوتی۔ اور لقمہ کی آواز میں میری غرض ہوتی ہے۔

تبصرہ

☆ ہر کوئی اپنے مطلب ہی کی بات سنتا ہے۔

☆ اور غافل انسان اذان، نماز اور وعظ کی آواز سنتا ہے تو سو رہتا ہے اور گانے بجانے اور سینما تھیٹر کی آواز سنتا ہے تو چوکنا ہو کر اس کے پیچھے ہو لیتا ہے۔ ☆☆☆

بھیڑ اور شیر

ایک بھیڑ بڑی اونچی چھت پر کھڑی تھی۔ نیچے ایک شیر گزر رہا تھا۔ بھیڑ نے اُسے دیکھ کر شیر کو گالیاں دینا شروع کیں۔ شیر نے گالیاں سنیں تو کہنے لگا۔ تیری کیا مجال تو مجھے گالیاں دے یہ تو چھت مجھے گالیاں دے رہی ہے یعنی چھت پر ہونے سے تو بے باک ہو گئی ہے۔

تبصرہ

کسی دنیوی عہدے پر فائز ہو کر اگر کوئی شخص "مولوی" کو گالیاں دیتا ہے تو اس کی مجال کہ ایسا کرے وہ تو اس کے عہدے نے اسے بیباک کر دیا ہے۔ ☆☆☆☆☆☆

سانپ چور

ایک سپیرا کسی چوک میں سانپوں کا تماشہ دکھا رہا تھا اس نے ایک خوبصورت

سانپ نکال کر دکھایا تو ایک دوسرے سپیرے نے اُسے دیکھ کر دل میں ارادہ کرلیا کہ کسی صورت میں اس سانپ کو چرالاؤں گا چنانچہ وہ اُسی رات اُس سپیرے کے گھر نقب لگا کر وہ سانپ چرالایا وہ سانپ ہفتہ میں ایک بار مستی میں آیا کرتا تھا وہ صبح اس کی مستی کا دن تھا صبح ہونے پر چور نے جو زنبیل میں ہاتھ ڈالا۔ تو سانپ نے جو مستی میں تھا اُسے ڈس لیا اور وہ فوراً مر گیا سانپ کے اصل مالک کو اس واقعہ کا علم ہوا تو وہ سجدے میں گر کر خدا کا شکر ادا کرنے لگا کہ شکر ہے کہ مستی کے دن سانپ میرے پاس نہ رہا ورنہ میرا بھی یہی حشر ہوتا۔

تبصرہ

☆ خدا جو کرتا ہے اچھا ہی کرتا ہے اور اس کے ہر کام میں حکمت مضمر ہوتی ہے اگر کوئی دُعا ہماری قبول نہ ہو۔ تو اس میں بھی کوئی حکمت ہوتی ہے کوئی چیز چرالی جائے تو اس میں بھی کوئی حکمت ہوتی ہے اسی طرح اللہ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور مضمر ہوتی ہے۔

اونٹ بیل اور دُنبہ

ایک اونٹ، بیل اور دُنبہ یہ تینوں کہیں جا رہے تھے اور تینوں ہی بھوکے تھے اتفاقاً راستے میں گھاس کا ایک ڈھیر انہیں مل گیا اور تینوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اُسے کون کھائے؟ اگر تینوں ہی کھاتے ہیں۔ تو تینوں میں سے کوئی بھی سیر نہ ہوگا۔ اس لئے ایک کھالے۔ تاکہ ایک تو سیر ہو جائے مگر کھائے کون؟ آخر فیصلہ یہ ہوا کہ تینوں میں سے جو عمر میں بڑا ہو۔ وہ کھائے چنانچہ دُنبہ بولا کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام جب قربان ہونے لگے اور ان کی جگہ جنت سے جو دنبہ آیا تھا اُس دُنبے کا میں چھوٹا بھائی ہوں بیل بولا اور جب حضرت آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر تشریف لائے تھے اور انھوں نے جس بیل کے ساتھ زمین میں ہل چلایا تھا اس بیل کا میں بڑا بھائی ہوں اونٹ نے جو دیکھا کہ اب تو کوئی زمانہ ہی باقی نہیں رہا تو اس نے اپنی لمبی گردن ایک دم گھاس کے ڈھیر میں ڈالی اور گھاس کھانے لگا اور کہنے لگا جو دیکھنے میں بڑا نظر آئے وہی بڑا ہے۔

تبصرہ

سائنس اور فلسفے کی موشگافیوں میں پڑ کر اپنے فرض سے غافل نہ ہونا چاہئے۔ کوئی کچھ کہے۔ مسلمان کو اپنا کام کرنا چاہئے۔ ☆☆☆☆☆☆

اونٹ اور خچر

ایک بار ایک خچر نے اونٹ سے پوچھا کہ میں کوہ وصحرا میں کوچہ وبازار میں منہ کے بل گر پڑتا ہوں بالخصوص چڑھائی سے اترائی کی طرف چلتے ہوئے اس بری طرح گرتا ہوں کہ لہولہان ہوجاتا ہوں اور مجھ پر اگر سامان لادا جائے تو کرایہ دار سے مار بھی کھاتا ہوں مگر اے اونٹ تو کبھی نہیں گرا حالانکہ میں بھی ایک چوپایہ اور تو بھی ایک چوپایہ۔ پھر اس کی کیا وجہ؟

اونٹ نے خچر کو جواب دیا اے خچر تو مثل کب ہے؟ میرا سر بلند ہے اور میری نظر عالی ہے میں ہر ایک گڑھے اور اونچی نیچی راہ کو دیکھ لیتا ہوں اور دور تک کا راستہ میری نظر میں ہوتا ہے اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ میں اولادِ حلال ہوں حرامی نہیں ہوں مگر تو اولادِ زنا سے ہے پھر جب کمان ہی ٹیڑھی ہو تو تیر سیدھا کیسے جاسکتا ہے؟

تبصرہ

اولیاء کرام کے سر بلند ہیں اور نظریں ان کی عالی ہیں ساٹھ سال کے بعد جو کچھ بھی ہونے والا ہو۔ ان اللہ والوں کی نظر وہاں تک پہونچ جاتی ہے پھر جو خچر کی طرف پست نظر ہو وہ ان کی مثل کیسے ہوسکتا ہے۔ ☆☆☆☆☆☆

طوطا اور عطار

ایک عطار کے پاس ایک خوبصورت طوطا تھا۔ جو بڑی میٹھی باتیں کیا کرتا تھا طوطا دن بھر دکان پر رہتا اور اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے لوگوں کو خوش کرتا تھا اور اس کی وجہ سے عطار کی دکان خوب چلتی تھی۔ ایک دن عطار گھر گیا ہوا تھا اور طوطا دکان پر تھا۔ اتفاقاً ایک بلی دکان پر آ گئی اور طوطا اس سے ڈر کر ایک طرف اڑ کر بھاگا اس کے بھاگنے سے دکان کی چند تیل کی بوتلیں گر گر ٹوٹ گئیں عطار دکان پر آیا تو ٹوٹی ہوئی بوتلیں دیکھیں اور ان کا تیل فرش پر بہتے دیکھا تو اُسے غصہ آ گیا اور طوطے کی شرارت سمجھ کر اُس کے سر پر اس قدر مارا کہ طوطا گنجا ہو گیا۔ طوطے نے پٹنے کے بعد بولنا چھوڑ دیا عطار کی دکان چلتی ہی طوطے کی خوش بیانی

سے تھی وہ چپ ہوا تو اس کی دکان کی بکری کم ہوگئی عطار پریشان ہوگیا اور ہزار کوشش کی کہ طوطا بولے مگر طوطا نہ بولا۔ تین دن کے بعد وہ حیران و پریشان دکان پر بیٹھا تھا اور اسی فکر میں تھا کہ ایک فقیر جو سر سے گنجا تھا دکان پر آیا۔ طوطے نے فقیر کا سر بھی جو گنجا دیکھا تو ایک دم بول اٹھا۔ اور چلا کر کہنے لگا۔ اے گنجے فقیر! تو کیوں گنجا ہوگیا۔ شاید تو نے بھی تیل کی بوتلیں گرائی ہیں طوطے کی یہ بات سن کر لوگ ہنسنے لگے کہ اس نے گدڑی والے کو اپنی مثل سمجھ لیا۔

تبصرہ

اللہ والوں کو کھاتے پیتے دیکھ کر اپنی مثل سمجھ لینا جانور پن ہے اس لئے ان اللہ والوں کو کبھی اپنی مثل نہ سمجھنا چاہیئے۔

جانوروں کی بولیاں

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک شخص نے عرض کی: یا نبی اللہ! مجھے جانوروں کی بولیوں کا علم عطا کر دیجئے میرا شوق ہے کہ جانوروں کی باتیں میں سمجھ لیا کروں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ تمہارا شوق اچھا نہیں۔ جانوروں کی باتیں نہ سمجھ سکنے میں بھی کئی راز ہیں تم اپنی اس خواہش سے باز آ جاؤ وہ شخص نہ مانا۔ اور ضد کرنے لگا کہ مجھے ضرور یہ علم عطا کر دیجئے ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے پوچھا کہ میں اسے کیا جواب دوں تو ارشاد ہوا کہ ہم نے انسان کو نیکی بدی کا اختیار دے دیا ہے۔ تم نے جب اسے منع کیا ہے۔ مگر وہ نہیں مانتا تو تم اس کا مطالبہ پورا کرو۔ نتیجہ کا وہ خود ذمہ دار ہے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کا نام لے کر اُسے جانوروں کی باتیں سمجھنے کا علم عطا فرما دیا وہ شخص خوشی خوشی گھر آیا تو اس کی خادمہ نے کھانے کے لیے دستر خوان بچھایا اور کھانا چنا۔ اس شخص نے ایک مرغ اور ایک کتا پال رکھا تھا کھاتے ہوئے اس نے ایک بوٹی پھینکی تو وہ مرغ نے اٹھالی اور کتا منہ دیکھتا رہ گیا کتے نے مرغ سے کہا ظالم! تمہاری خوراک تو دانہ دنکا ہے اور گوشت کھانا میرا کام ہے تم نے یہ کیا کیا کہ میری خوراک تو دانہ دنکا ہے۔ اور گوشت کھانا میرا کام ہے تم نے

یہ کیا کیا کہ میری خوراک لے لی۔ مرغ نے کہا رات بھر صبر کرو۔ کل ہمارے مالک کا بیل مر جائے گا کل جتنا جی چاہے گوشت کھا لینا اس شخص نے جب یہ بات سنی تو اسی وقت بیل فروخت کر دیا دوسرے روز کتے نے مرغ سے پھر یہ شکوہ کیا کہ تم نے کل جو کچھ بھی کہا تھا جھوٹ نکلا مرغ نے کہا میری عادت جھوٹ بولنے کی ہرگز نہیں میں نے سچ ہی کہا تھا مگر مالک نے اپنی بلا غیر کے سر ڈال دی ہے اچھا صبر کرو کل اس کا گھوڑا مر جائے گا اس کا گوشت مزے سے کھانا اُس شخص نے یہ بات سنی تو گھوڑا بھی بیچ دیا تیسرے دن کتے نے پھر شکایت کی تو مرغ بولا ہمارا مالک بڑا بے وقوف ہے یہ اپنی آئی دوسروں پر ڈال رہا ہے اس نے گھوڑا بھی بیچ دیا۔ جو خریدنے والے کے ہاں جا کر مر گیا مگر مالک نے یہ اچھا کام نہیں کیا اس لئے کہ اگر بیل اور گھوڑا اس کے گھر مرتے تو وہ اس کی جان کا فدیہ ہو جاتے اور اب جب کہ اس نے انہیں اپنے گھر سے نکال دیا ہے موت خود اس پر وارد ہو گی اور کل یہ ہمارا مالک خود مر جائے گا۔ صبر کرو مالک کے مرنے پر بہت کچھ پکے گا۔ اور ہم دونوں خوب جی بھر کر کھائیں گے اس شخص نے یہ بات سنی تو اس کے ہوش گم ہو گئے کہ اب کیا کرے دوڑتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور رو رو کر عرض کرنے لگا کہ مجھے موت کے پنجہ سے بچا لیجئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں تو پہلے ہی کہتا تھا کہ تم اپنی ضد سے باز آ جاؤ۔ جانوروں کی باتیں نہ سمجھنے میں بھی کئی راز ہیں سن لو تمہارے گھر میں ایک موت واقع ہونے والی تھی۔ بیل مرجاتا تو تمہارا گھوڑا اور تم بھی بچ جاتے مگر تم نے بیل کو کھسکا دیا اس کے بعد وہ موت گھوڑے پر واقع ہونی تھی تم نے اسے بھی ہٹا دیا اب وہ موت تم پر وارد ہو گی اور اب تمہاری آئی ہوئی قضا نہیں ٹل سکتی۔ یہ بات جو تمہیں اب نظر آ رہی ہے میں اُسی روز دیکھ رہا تھا چنانچہ وہ شخص دوسرے روز مر گیا۔

تبصرہ

مال پر اگر کوئی نقصان واقع ہو تو صبر و شکر سے کام لینا چاہئے اور یہ سمجھنا چاہئے کہ ہماری جان پر کوئی آفت آنے والی تھی جسے اللہ نے مال پر ڈال کر ہماری جان بچا لی۔☆

☆☆☆☆☆ **تمت** ☆☆☆☆☆